علم صرف پر ایک جاندار تحقیق

نظر ثانی شدہ
جدید ایڈیشن

كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ

كنز النوادر

في

القوانين والمصادر

اردو شرح ارشاد الصرف

از افادات

شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا اُستاد نصر اللہ خان نور اللہ مرقدہ

بانی ، مدرسہ عربیہ بحر العلوم توحید آباد رحیم یار خان

ترتیب و تزئین

ابو اسامہ حضرت مولانا عبید اللہ خضداری فاضل دیوبند ہند

ناشر

حافظ زبیر احمد

معلم دار العلوم خضدار ٹاؤن شپ بلوچستان

0333-2530638, 0333-3348235, 0333-7997133

(نظر ثانی شدہ جدید ایڈیشن)

کذلک نصرف الآیات لقوم یشکرون (الاعراف)

علم صرف پر ایک جاندار تحقیق

کنز النوادر

في

القوانین والمصادر

اردو شرح: ارشاد الصرف

از افادات

شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا استاد نصر اللہ خان نور اللہ مرقدہ

بانی: مدرسہ عربیہ بحر العلوم توحید آباد ضلع رحیم یار خان

ترتیب و تزئین

ابو اسامہ حضرت مولانا عبید اللہ الخضداری فاضل دیوبند ہند

ناشر دار العلوم حمادیہ

٠٣٣٣_٢٥٣٠٦٣٨
٠٣٣٣_٣٣٣٨٤٣٥
٠٣٣٣_٧٩٩٧١٣٣

ناشر

دار العلوم حمادیہ ٹاؤن شپ خضدار بلوچستان

نام کتاب ـــــــ کنز النوادر فی القوانین والمصادر

تصنیف ـــــــ مولانا عبید اللہ خضداری

طبع اول ـــــــ جمادی الآخر ۱۴۱۲ھ

طبع سولہواں ـــــــ دو ہزار (۲۰۰۰)

کمپیوٹر کتابت ـــــــ عطاء اللہ خضداری زید شرفہٗ - ۰۳۳۳۷۹۸۷۲۲۳

ملنے کے پتے

① ـــــ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ کوڈ نمبر ۷۴۸۰۰

② ـــــ مولانا قاری ظفر اللہ مدرسہ توحید آباد پوسٹ رحیم آباد تحصیل صادق آباد۔ رحیم یار خان

③ ـــــ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

④ ـــــ فاروقیہ کتب خانہ مسجد روڈ شہر خضدار بلوچستان

⑤ ـــــ مکتبہ اسلامیہ علامہ یوسف بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

⑥ ـــــ مکتبہ اصلاح تبلیغ حیدر آباد ۰۳۲۰۳۰۱۵۲۲۸

⑦ ـــــ مکتبہ شمسیہ کاسی روڈ کوئٹہ ۰۳۱۳۸۲۸۸۵۲۱

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رحمٰن ورحیم کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے بندہ حقیر کو ''كَنْزُ النَّوادِر فِي الْقَوانِينِ والمَصَادِرِ'' (شرح ارشاد الصرف) حصہ قوانین کے لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ ارشاد الصرف کی آج تک بہت سی شرحیں لکھی جا چکی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی جس قدر زیادہ سے زیادہ خدمت کی جائے کم ہے۔ بعض مخلص دوستوں کے اصرار پر میں نے اس کارِ عظیم کیلئے قلم اٹھانے کی جرأت کی۔ باین ہمہ وہ حرف آخر نہیں۔ اس میں صواب وخطاء کا احتمال ہے۔ اصلاحی مشورہ قبول کرنے میں کوئی دریغ نہ ہوگا۔ کیونکہ راقم کی حیثیت علمی میدان میں ایک طالب علم کی ہے۔ اگرچہ بتقاضائے قلت استعداد وفقدان مہارت کہیں غلطی ہوگئی تو مطلع کرنے پر دعا گو ہوں گا۔

تحریر مسائل میں زیادہ تر مدارا نوادر الاصول، فیوض عثمانی، مایغنیك فی الصرف، نغزك، بھترال، احسن الصرف اور بدایة الصرف رہی ہے۔ خواص الابواب، مصباح اللغات اور مصادر انجاد الصرف سے ماخوذ بتلخیص ہیں اور بعض دیگر کتب سے بھی امداد لی گئی ہے۔ حق تعالیٰ ہمیں مشغلہ طلب علم کو اہم المشاغل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور یہ کتاب اہل علم کیلئے نافع ومفید ثابت ہو۔ وماتوفیقی إلّا بِاللہ العلیّ العظیم۔

بقدر وسع دراصلاح کوشند

اگر اصلاح نتوانند پوشند

عبدہ عبید اللہ خضداری عفا اللہ عنہ

خضدار بلوچستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ ارشاد الصرف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَوْصُوْفِ بِالتَّصْرِيْفِ الْمَنْعُوْتِ بِالتَّخْفِيْفِ الَّذِيْ اِنْعَامُهٗ صَحِيْحٌ عَلَى الْعِبَادِ غَيْرُ مُعْتَلٍّ بِعِلَلِ طَاعَاتِ الْعِبَادِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُضَاعَفِ قَدْرُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ الْاَمْجَادِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ غَيْرُ مَهْمُوْزٍ سَجَايَاهُمْ اِلٰى يَوْمِ التَّنَادِ۔

امّا بعد۔ ہر علم کے شروع کرنے سے پہلے سات چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) مقام علم (۲) تعریف علم (۳) موضوع علم (۴) غرض علم (۵) واضع علم (۶) وجہ تسمیہ کتاب (۷) مصنف کتاب۔

سوال ان سات چیزوں کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

جواب مقام کا معنی ''مرتبہ''۔ مقام کا جاننا اس لئے ضروری ہے تا کہ پڑھنے میں مزید شوق پیدا ہو۔

تعریف کا جاننا اس لئے ضروری ہے تا کہ طلب مجہول مطلق لازم نہ آئے۔

موضوع کا جاننا اس لئے ضروری ہے تا کہ مقصود اور غیر مقصود میں امتیاز ہو جائے۔ غرض کا جاننا اس لئے ضروری ہے تا کہ سعی مبتدی عبث نہ ہو۔

واضع کا جاننا اس لئے ضروری ہے تا کہ اس کی علمی مرتبہ کی وجہ سے اس فن کی اہمیت دل میں بیٹھ جائے اور محنت کرنے میں مزید دلچسپی پیدا ہو۔

وجہ تسمیہ کتاب کا جاننا اس لئے ضروری ہے تا کہ معلوم ہو کہ مذکورہ کتاب کیلئے اس نام کا تجویز کیوں عمل میں لایا گیا۔

مصنف کا جاننا اس لئے ضروری ہے تا کہ اس کے مرتبہ علمیت سے کتاب کی اہمیت معلوم ہو کہ اس کتاب کا مصنف جو اتنے مرتبہ والا ہے تو اسکی تصنیف کردہ کتاب بھی اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔ ایسے ہی علم صرف کے شروع کرنے سے پہلے ان سات چیزوں کا معلوم کرنا ضروری ہے۔

مقام علم الصرف ''اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ'' علم صرف جمیع علوم کیلئے بمنزلہ ماں کے ہے، جس طرح ماں کا درجہ تمام رشتداروں میں مقدم ہے اسی طرح علم صرف کا درجہ بھی تمام علوم میں مقدم ہے۔ یعنی باعتبار ضرورت واہمیت کے نہ باعتبار شان وفضیلت۔ ①

تعریف علم الصرف '' اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَبْنِيَةِ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ الْاَصْلِ وَالْبِنَاءِ وَالتَّعْلِيْلِ''۔ ②

ترجمہ علم صرف نام ہے ایسے چند قوانین کا جن کے ذریعے سے تین کلموں کے اوزان کی حالات معلوم کئے جاتے ہیں باعتبار اصل، بناء، تعلیل کے۔

موضوع علم الصرف ''كَلِمَاتُ لُغَتِ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ وَالْبِنَاءِ'' عربی زبان کے کلمات باعتبار صیغہ اور بناء کے۔ ③

غرض علم الصرف ''صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ فِي الصِّيْغَةِ'' ذہن کو بچانا صیغہ کی غلطی سے۔ ④

واضع علم الصرف حضرت معاذ بن مسلم الہروی رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، محقق قول یہی دوسرا ہے۔

وجہ تسمیہ کتاب ارشاد الصرف کا معنی راستہ دکھلانے والا علم صرف کا ''اِرْشَادٌ'' مصدر مبنی للفاعل ہے بمعنی ''مُرْشِدٌ'' ، ''الصَّرف'' کا مضاف لفظ عِلم محذوف ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے ''مُرْشِدٌ اِلٰى عِلْمِ الصَّرْفِ'' یعنی یہ کتاب علم صرف کی طرف رہنمائی کرنے والی کتاب ہے۔

مصنف کتاب حضرت مولانا خدا بخش صاحب مہندی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔ اسکے خلاف بات غیر محقق ہے۔ ⑤

---

① :← صرف کے لغوی معنی پھیرنا۔ اصطلاحی معنی ''تَحْوِيْلُ الْاَصْلِ الْوَاحِدِ (المصدر) اِلٰى اَمْثِلَةٍ مُخْتَلِفَةٍ لِحُصُوْلِ الْمَعَانِي الْمَقْصُوْدَةِ''۔

② :← تعریف کا لغوی معنی ''مَا يُعْرَفُ بِهِ الشَّيْئُ''۔ اصطلاحی معنی ''مَا يُمَيَّزُ بِهِ الشَّيْئُ عَنْ جَمِيْعِ مَا عَدَاهُ''۔

③ :← موضوع کا لغوی معنی ''رکھا ہوا''۔ اصطلاحی معنی ''مَا يُبْحَثُ فِي الْعِلْمِ عَنْ عَوَارِضِهِ الذَّاتِيَّةِ''۔

④ :← غرض کا لغوی معنی ''مطلوب''۔ اصطلاحی معنی ''مَا يَكُوْنُ بَاعِثًا لِلْفِعْلِ''۔

⑤ :← مہند ایک قریہ ہے بہاولپور کا، مولانا خدا بخشؒ نے دو سال یعنی ۱۹۲۹ء اور ۱۹۳۰ء پیر جھنڈا ضلع حیدرآباد میں زیر قیادت امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ پڑھاتے رہے ہیں۔

چند اصطلاحات مستعملہ

لغت: لغت کا لغوی معنیٰ ''بولی''۔ اصطلاحی معنی ''مَايُعَبِّرُ بِهٖ كُلُّ قَوْمٍ عَنْ اَغْرَاضِهِمْ''۔ الفاظ کا وہ ذخیرہ جس کے ذریعہ سے ہر قوم اپنے مقاصد کا اظہار کرتی ہو۔

اصطلاح: اصطلاح کا لغوی معنی ''صلح کرنا''۔ اصطلاحی معنی ''اِتِّفَاقُ قَوْمٍ مَخْصُوْصٍ عَلٰى اَمْرٍ مَخْصُوْصٍ''۔ کسی مخصوص جماعت کا کسی مخصوص بات پر اتفاق کرنا ایک مخصوص تعبیر کے ذریعے سے۔

صیغہ: صیغہ کا لغوی معنیٰ ''سونے کو پگھال کر سانچہ میں ڈالنا''۔ اصطلاحی معنیٰ ''وہ شکل جو کسی لفظ کے حرکات وسکنات کو ترتیب دینے کے بعد حاصل ہو جیسے ض، ر، ب۔ بعد از ترتیب حروف وحرکات وسکنات ضَرَبَ ہوا۔

منصرف: وہ اسم ہے جس پر تینوں حرکتیں مع تنوین آسکیں۔ جیسے حَمْدٌ۔

غیر منصرف: غیر منصرف وہ اسم ہے جس پر کسرہ اور تنوین نہ آئیں۔ یعنی موضع جر میں ہمشہ مفتوح ہوگا۔ جیسے اَحْمَدُ۔

معرب: معرب وہ ہے جس کا آخر'' عامل کے عمل کے مختلف ہونے۔۔۔سے'' بدلے۔ لفظاً یا تقدیراً۔

تنوین: '' هِيَ نُوْنٌ سَاكِنَةٌ تَتْبَعُ حَرَكَةَ آخِرِ الْكَلِمَةِ لَالِتَاكِيْدِ الْفِعْلِ وَلَايُكْتَبُ'' وہ نونِ ساکنہ جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے بعد ہو فعل کے تاکید کیلئے نہ ہو۔ اور یہ نون صرف پڑھنے میں آتا ہے لکھنے میں نہیں آتا۔ جیسے زَيْدٌ، حَمْدٌ۔ ان میں نون ساکن پڑھا جاتا ہے لیکن لکھا نہیں جاتا۔

حروف جارہ: حروف جارہ سترہ ہیں۔ ؎

باءو۔ تاؤ۔ کاف و۔ لام۔ واؤ۔ منذو۔ مذخلا ۞ رب۔ حاشا۔ من۔ عدا۔ فی۔ عن۔ الی۔ حتیٰ۔ علی

حرف ندا: حروف ندا پانچ ہیں: یا۔ ایا۔ ھیاء۔ ای۔ ہمزہ مفتوحہ۔ یعنی اَ۔

حروف جازمہ:

ان، ولن پس کے اذن۔ این چار حرفِ معتبر
نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضاء

حروف ناصبہ: ان ولم۔ لما ولام امر، لائے نہی نیز
پنج حرف این جازمِ فعل اندہریک بے دغا

بدان: اَسْعَدَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِي الدَّارَيْنِ کہ کلمات لغت عرب برسہ قسم است۔ اسم است، وفعل است، وحرف است۔ اسم چوں رَجُلٌ وفَرَسٌ، وفعل چوں ضَرَبَ ودَحْرَجَ، حرف چون مِنْ والٰی۔

تشریح

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حمد سے اپنی کتاب کا آغاز کیوں نہیں کی؟

جواب (۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہی حمد ہے۔(۲) اصل نسخہ میں خطبہ مسنونہ موجود ہے لہذا تاویل کی کوئی ضرورت نہیں خطبہ مسنونہ کو کتاب ارشاد الصرف سے بعد والوں نے نکالا ہے اور اصل نسخہ دار العلوم ٹاؤن شپ خضدار کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

سوال مصنفؒ نے ابتداء میں بدان کا لفظ کیوں لایا؟

جواب طالب علم کو ہوشیار اور خبردار کرنے کیلئے لایا ہے۔

سوال مصنفؒ نے بدان کہا ببین یا بشنو وغیرہ کیوں نہیں کہا؟

جواب بدان کا تعلق دل سے ہے۔ کسی چیز کا دل سے جاننا سب سے اولیٰ ہے۔

سوال جب کتاب فارسی زبان میں ہے تو جملہ دعائیہ اَسْعَدَكَ اللّٰهُ الخ عربی زبان میں کیوں لایا؟

جواب عربی زبان میں دعاء خداوند قدوس کے ہاں جلد قبول ہونے کی امید ہے۔

سوال لغت کے ساتھ عرب کی قید کیوں لگائی جبکہ تمام لغات کے کلمات تین قسم پر ہیں؟

جواب عرب کی تخصیص مقصود کے اعتبار سے ہے ورنہ کوئی زبان ان تین قسموں سے خالی نہیں ہیں۔

سوال کلمات کو تین قسموں میں کیوں بند کیا؟

جواب کلمات کو تین قسموں میں بند کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ اپنے معنی مرادی پر خود بخود دلالت کرے گا یا نہ اگر نہیں تو وہ حرف ہے اگر بذات خود دلالت کرے گا "یعنی وہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہوگا" تو پھر دو حال سے خالی نہیں یعنی وہ معنی تینوں زمانوں سے کسی زمانہ کے ساتھ متصل ہوگا یا نہ اگر نہ ہوگا تو وہ اسم ہے اگر ہوگا تو وہ فعل ہے۔

سوال مصنفؒ نے یہاں اسم کو مقدم کیوں کیا جبکہ دوسروں نے فعل کو مقدم کیا ہے؟

جواب یہ مصنفؒ کی مسامحت ہے صرفیوں کے ہاں فعل کا درجہ اسم سے مقدم ہے۔

کیونکہ علم صرف میں تغیّرات وتصریفات سے بحث ہوتی ہے اور فعل میں تغیرات زیادہ ہیں اس لئے صرفی حضرات کے نزدیک فعل کا درجہ مقدم ہے۔

> واسم بر سہ قسم است ثلاثی ورباعی وخماسی۔ ثلاثی سہ حرفی راگویند چون زَیْدٌ. رباعی چہار حرفی راگویند چون جَعْفَرٌ خماسی پنج حرفی راگویند چون سَفَرْجَلٌ. وفعل بر دو قسم است ثلاثی ورباعی۔ ثلاثی چون ضَرَبَ ورباعی چون دَحْرَجَ۔

تشریح

قولہ اسم بر سہ قسم است: یہاں سے اسم متمکن جامد کی تقسیم شروع ہوتی ہے۔ یعنی اسم جامد[۱] متمکن باعتبار تعداد حروف اصلیہ کے تین قسم پر ہے (۱) ثلاثی (۲) رباعی (۳) خماسی۔

ثلاثی الخ: بضم "ثا" ثُلَاثَةٌ بفتح "ثا" کی طرف منسوب ہے۔ اور ثلاثی کا ضمہ نسبت کی وجہ ہے۔ جس لفظ کے آخر میں تائے تانیث ہو نسبت کے وقت اسکا حذف ضروری ہے تو ثَلَاثَةٌ سے ثُلاثی ہو گیا اسی طرح رباعی، خماسی ہر ایک اَرْبَعَةٌ، اور خَمْسَةٌ کی طرف منسوب ہیں۔ (نوادر الاصول)

سوال اسم اُحادی اور ثُنائی بھی تو ہوتا ہے جیسے "ک" خطاب اور "ما"۔ "من" پس ان کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

---

[۱] ← مصنفؒ نے ان اقسام کا مقسم اسم جامد کو قرار دیا نہ کہ مطلق اسم معرب کو اس لئے کہ مصدر اور اسمائے مشتقہ خماسی نہیں ہوتے ہیں اور اسم معرب کی اقسام ثلاثہ کی طرف تقسیم اس امر کو مقتضی ہے کہ مصدر اور اسمائے مشتقہ خماسی ہوں۔

جواب یہ اسماء غیر متمکنہ ہیں اور اس جگہ تقسیم اسم متمکن کی ہے۔

سوال واضع نے اسم سداسی کو وضع کیوں نہیں کیا؟

جواب ① ایک تو ثقل سے بچنے کی خاطر ② التباس سے بچنے کی خاطر کیوں کہ کلمہ کی صالح بنا کم از کم تین حرف پر ہوتی ہے تو سداسی کی صورت میں یہ وہم پڑتا کہ یہ ایک کلمہ ہے یا دو کلمے ہیں۔

قولہ فعل بر دو قسم است: فعل سے مراد متصرف ہے۔ فعل اور مصدر اور اسم مشتق باعتبار تعداد حروف اصلیہ کے دو دو قسم پر ہیں ① ثلاثی ② رباعی [1]

فعل ثلاثی کی مثال جیسے ضَرَبَ۔ فعل رباعی کی مثال جیسے دَحْرَجَ۔ مصدر ثلاثی کی مثال جیسے ضَرْبٌ۔ مصدر رباعی کی مثال جیسے دَحْرَجَۃٌ۔ اسم مشتق ثلاثی کی مثال جیسے ضَارِبٌ۔ اسم مشتق رباعی کی مثال جیسے مُدَحْرِجٌ۔

سوال واضع نے فعل خماسی کیوں وضع نہیں کیا؟

جواب اگر فعل خماسی وضع کیا جاتا تو اس کے ساتھ جب ضمیر مرفوع متصل لاحق ہوتا تو وہی دو خرابیاں لازم آتیں جو کہ اسم سداسی کو وضع کرنے میں لازم آتی تھیں۔

فائدہ: علم صرف کا موضوع دو چیزیں ہیں ① افعال متصرفہ ② اسمائے متمکنہ۔ علماء صرف تمام معرب اسماء سے بحث کرتے ہیں جنکا اشتقاق ممکن ہو جیسے وَلَدٌ، جَمَلٌ ضَارِبٌ وغیرہ۔ البتہ دو قسم کے اسماء سے بحث نہیں کرتے ① عجمی اسماء جیسے ابراھیم، یوسف، یعقوب وغیرہ۔ ② مبنی اسماء جیسے ضمائر، اسمائے اشارات الخ۔ اور افعال میں صرف افعال متصرفہ سے بحث کرتے ہیں جیسے کَتَبَ وغیرہ افعال جامدہ سے بحث نہیں کرتے جیسے نِعْمَ، بِئْسَ، حَبَّذَا وغیرہ۔

---

[1] ← فعل مع اپنے تمام قسموں کے اور تمام اسماء جو فعل سے مشتق ہوتے ہیں اور مصدر دو قسم پر ہیں۔ ثلاثی اور رباعی نہ کہ خماسی اس لئے کہ فعل تصرف اور لحوقِ ضمائر کے لحاظ سے اسم سے ثقیل ہے اور جب کہ فعل خماسی الاصل نہیں لہذا مصدر اور مشتقات جو اس کے تابع ہیں تعلیل میں، نیز خماسی الاصل نہ ہوں گے۔

بدان کہ میزان در کلام عرب فا وعین ولام است۔

تشریح

سوال میزان کو کلمات عرب کے ساتھ خاص کیوں کیا؟

جواب میزان کی عرب کے ساتھ تخصیص بوجہ مقصد کے ہے (یعنی عربی زبان میں مہارت حاصل کرنا)

سوال میزان کیلئے انتیس: حروف ھجا میں سے فا عین لام کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے؟

جواب حروف باعتبار مخارج کے تین قسم پر ہیں شفوی، وسطی، حلقی۔ میزان کیلئے ان میں سے ایک ایک حرف لیا تو کل تین ہوئے یعنی شفوی میں سے فا، حلقی میں سے عین، وسطی میں سے لام۔

سوال پہلے فا پھر عین پھر لام اس طرح ترتیب دینے کی کیا وجہ ہے؟

جواب میزان کیلئے ایسے کلمہ کی ضرورت تھی جو اعم الافعال ہو یعنی تمام فعلوں (کاموں) کو شامل ہو جب ان حروف کو اس ترتیب سے رکھا گیا تو کلمہ بن گیا۔ فعل بمعنی کام تو اب جہان میں جتنے بھی کام ہونگے سب کو لفظ فعل شامل ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے مقصد ان حروف سے اور اسی ترتیب سے پورا ہوتا تھا اسی وجہ سے میزان کیلئے ان حروف کو اسی ترتیب سے خاص کیا گیا۔

سوال میزان کیلئے وزن ثلاثی کا انتخاب کیوں کیا گیا؟

جواب اگر میزان کیلئے وزن رباعی ہوتا تو ثلاثی کے وزن نکالتے وقت ایک حرف کم کرنا پڑتا اگر خماسی ہوتا تو رباعی کا وزن نکالتے وقت ایک حرف کم کرنا پڑتا، ثلاثی کا وزن نکالتے وقت دو حرف کم کرنے پڑتے تو کم کرنے سے بڑھانا بہتر ہے۔

وحروف بردو قسم است حرف اصلی وحرف زائد، حرفِ اصلی آن است کہ درمقابلہ فاؔ وعینؔ ولامؔ بود چون ضَرَبَ بروزن فَعَلَ وحرفِ زائد آن است کہ درمقابلہ این حروف نبود چون اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

تمہید: ہرشیٔ کوتو لنے کیلئے ایک ترازو ہوتا ہے، کلمات عرب کوتو لنے کیلئے اہل عرب نے ایک میزان اورترازو مقرر کیا ہے جس کے ذریعہ سے حروف اصلیہ اورحروف زوائد کو جدا کیا جاتا ہے وہ ترازو ''ف، ع، ل'' ہے۔ جوحرف ف، ع، ل، کے مقابلہ میں ہوگا وہ حرف اصلی ہوگا اور جوان کے مقابلہ میں نہیں ہوگا وہ زائد ہوگا۔

فائدہ حروف کی دوقسمیں ہیں ① حروف معانی ② حروف مبانی۔

حروف معانی ان حروف کو کہا جاتا ہے جو کسی معنی پر دلالت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، جیسے: مِنْ، اِلٰی، حَبَّۃ میں تائے تانیث۔

حروف مبانی ان حروف کو کہا جاتا ہے جو کسی معنی کے لئے تو وضع نہیں کئے گئے ہوں لیکن ان کے ذریعے سے کلمات کو بنایا جاتا ہو جیسے: اَلِف، با، تا۔ ان حروف کو تہجی بھی کہتے ہیں۔

حروف مبانی دوقسم پر ہیں۔ ① حروف اصلیہ ② حروف زائدہ۔

حروف اصلی حروف اصلیہ وہ ہیں جو مجرد ومزید فیہ کے تمام گردانوں میں پائے جائیں یعنی ماضیؔ مضارعؔ اسم فاعلؔ اسم مفعول، جحدؔ، امرؔ، نہیؔ، اسم ظرف وغیر جیسے: ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَارِبٌ مَضْرُوْبٌ وغیرہ اب ''ض، ر، ب'' ساری گردانوں میں موجود ہیں۔

حکم حرف اصلی: حرف اصلی کا حکم یہ ہے کہ وزن نکالتے وقت ان حروف کے مقابلہ میں فاؔ، عینؔ، لامؔ لائیں گے جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ، یَضْرِبُ بروزن یَفْعِلُ الخ۔

حروف زائدہ حروف زائدہ وہ ہیں جو اسی باب کے گردانوں کے تمام صیغوں میں نہ پائی جائیں۔ جیسے یَضْرِبُ کا ''یا'' ضَارِبٌ میں نہیں ضَارِبٌ کا ''الف'' ضَرَبَ میں نہیں الخ۔

حکم حرف زائدہ: حروف زائدہ کا حکم یہ ہے کہ وزن نکالتے وقت ان حروف کو فاؔ، عینؔ، لامؔ کے مقابلہ میں نہیں

لائیں گے بلکہ خود اپنی حالت پر برقرار رہیں گے جیسے یَضْرِبُ بروزن یَفْعِلُ میں ''یا'' ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ میں ''الف'' خود اپنی حالت پر آئے ہوئے ہیں۔

فائدہ بعض دفعہ ایک حرف اصلی کو تکرار سے لایا جاتا ہے۔اس صورت میں پہلی بار وہ اصلی اور دوسری بار وہ زائدہ شمار ہوتا ہے۔ پھر یہ تکرار یا عین کلمہ میں ہوگا یا لام کلمہ میں ہوگا۔عین کلمہ اکیلا تکرار سے آسکتا ہے، جیسے: خَفَيْفَدٌ بروزن فَعَيْعَلٌ۔ عَقَنْقَلٌ بروزن فَعَنْعَلٌ۔لام کلمہ بھی اکیلا تکرار سے آسکتا ہے جیسے: خَفَيْدَدٌ بروزن فَعَيْلَلٌ، حَمَصِيْصٌ بروزن فَعَلِيْلٌ۔مگر فا کلمہ اکیلا تکرار سے نہیں آسکتا عند البصر یین۔ ہاں اس کے ساتھ عین کلمہ بھی تکرار سے ہو تو پھر فا کلمہ تکرار سے آسکتا ہے جیسے مَرْمَرِيْسٌ بروزن فَعْفَعِيْلٌ۔ لایضاعف الفاء وحدہ عند البصریین۔(شرح النظام:۲۱۶،شرح الشافیہ:۶،جار بردی:۱۴۴)

حروفِ زائدہ کی پہلی تقسیم

حروف زائدہ دو قسم پر ہیں:

(۱) اپنے ماقبل والے حرف اصلی کی جنس میں سے ہوگا

(۲) یا اپنے ماقبل والے حرف اصلی کی جنس میں سے نہ ہوگا۔

قسم اول کا حکم قسم اول کا حکم یہ ہے کہ وزن نکالتے وقت میزان میں سے جو حرف اس کے ماقبل والے حرف اصلی کے مقابلہ میں ہے وہی حرف اس زائد کے مقابلہ میں آئے گا یعنی یہ زائد وزن نکالتے وقت اس حرف اصلی کے تابع ہوگا جیسے جَلْبَبَ بروزن فَعْلَلَ ''با'' اول اصلی ہے اس کے مقابلہ میں لام ہے۔''با'' دوم زائد ہے اس کے مقابلہ میں بھی لام زائد لائیں گے۔اس قسم کے زائد حروف تہجی کے انتیس حروف میں سے آسکتے ہیں۔

قسم دوم کا حکم قسم دوم کا حکم یہ ہے کہ موزوں میں جس شکل پر حرف زائد ہے وزن میں بھی اسی شکل پر آئے گا جیسے ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ، مَحْمُوْدٌ بروزن مَفْعُوْلٌ۔ اس قسم کے حروف زائدہ دس ہیں جنکا مجموعہ ''سَئَلْتُمُوْنِيْهَا'' ہے۔

فائدہ مجمودہ جس کسی کلمہ میں کوئی حرف مکرر واقع ہو تو اُس کی دو صورتیں ہیں (۱) تکرار کسی ایک حرف کا ہوگا

④ یا دو حروف کا، اگر تکرار کسی ایک حرف کا ہو تو ان میں سے دوسرا حرف زائد ہوگا اور پہلا حرف اصلی بشرطیکہ ان کے درمیان کوئی اصلی حرف موجود نہ ہو جیسے قِنَّبٌ بروزن فِعَّلٌ، زُهْلُوْلٌ بروزن فُعْلُوْلٌ۔ پہلی مثال میں تکرار حرف ''نون'' کا ہے ان کے درمیاں کوئی حرف موجود نہیں اور دوسری مثال میں تکرار ''لام'' کا ہے اور ان کے درمیاں کوئی حرف اصلی موجود نہیں لہذا قِنَّبٌ میں دوسرا ''نون'' اور زُهْلُوْلٌ میں دوسری ''لام'' زائد ہوگا۔

اگر مکرر حرف کے درمیاں کوئی حرف اصلی موجود ہو تو ہم جنس دونوں حرف اصلی ہوں گے جیسے حَدْرَدٌ بروزن فَعْلَلٌ، دَرْدَبِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ دونوں مثالوں میں چونکہ دونوں دالوں کے درمیاں ''ر'' حرف اصلی ہے تو لہذا دونوں دال اصلی ہوں گے۔

اگر تکرار دو حرف کا ہے تو ان میں سے دوسرے دونوں حرف زائد ہوں گے اور پہلے دونوں حرف اصلی بشرطیکہ پہلے اور دوسرے ہم جنس حروف کے درمیاں کوئی حرف اصلی نہ ہو جیسے: مَرْمَرِيْسٌ بروزن فَعْفَعِيْلٌ، صَمَحْمَحٌ بروزن فَعَلْعَلٌ پہلی مثال میں تکرار ''م'' اور ''ر'' کا ہے اور دوسری مثال میں ''م'' اور ''ح'' کا ہے اور ان کے درمیاں کوئی حرف اصلی بھی نہیں لہذا دونوں مثالوں میں دوسرے دونوں ہم جنس حرف زائد ہوں گے۔

اگر دونوں ہم جنس حروف کے درمیاں کوئی حرف اصلی موجود ہو تو دونوں ہم جنس حرف اصلی ہوں گے جیسے سَلْسَبِيْلٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ اس مثال میں چونکہ دوسرے ''س'' اور ''ل'' کے درمیاں ''ب'' حرف اصلی موجود ہے تو ''س'' اور ''ل'' ثانی دونوں اصلی ہوں گے۔

مذکورہ جملہ صورتوں میں ہم جنس حرف کے زائد ہونے کے لئے شرط ہے کہ ان کے علاوہ حروف اصلیہ کی تعداد کم از کم تین باقی ہو ورنہ ہم جنس حرف اصلی ہوں گے جیسے: زَلْزَلَ صَرْصَرَ بروزن فَعْلَلَ۔

حروف زائدہ کی دوسری تقسیم

حروف زائدہ کی تین قسمیں ہیں۔

① زائد برائے اشتقاق۔

② زائد برائے نقل باب۔

③ زائد برائے الحاق۔

زائد برائے اشتقاق زائد برائے اشتقاق اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی گردان کے ایک صیغہ سے دوسرا صیغہ بناتے وقت کوئی حرف زیادہ کیا جائے جیسے ضَرَبَ (ماضی) سے یَضْرِبُ (مضارع) بناتے وقت ''یا'' زیادہ کیا گیا ہے۔اس کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اس باب کے صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم میں وہ حرف نہ پایا جائے۔

زائد برائے نقل زائد برائے نقل باب اس کو کہتے ہیں ایک باب سے دوسرا باب بناتے وقت جو حرف زیادہ کیا جائے جیسے کَرُمَ (مجرد) سے اَکْرَمَ (مزید) بناتے وقت ہمزہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اسکی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اس باب کے صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم میں تو وہ حرف پایا جائے لیکن اس مادہ کے مجرد کے صیغہ واحد مذکر غائب میں وہ حرف نہ پایا جائے۔

زائد برائے الحاق زائد برائے الحاق اس کو کہتے ہیں کہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہموزن کرتے وقت کسی حرف کا اضافہ کیا جائے جیسے جَلَبَ کو دَحْرَجَ کے ہموزن کرنے کی خاطر دوسری با بڑھا کر جَلْبَبَ کردیا گیا اس کی پہچان نے کا کوئی خاص طریقہ نہیں کیونکہ اس کا تعلق زیادہ سماع سے ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں۔

فائدہ زوائد اشتقاق اور زوائد نقل باب غرض معنوی کیلئے لائے جاتے ہیں اور زوائد الحاق غرض لفظی کیلئے لائے جاتے ہیں یعنی رعایت وزن وسجع۔الحاق سے صرف وزن کی مطابقت مقصود ہوتی ہے۔

فائدہ صرفیوں کے ہاں زوائد میں سے زوائد نقل باب اور زوائد الحاق کا اعتبار ہوتا ہے۔زائد برائے اشتقاق کا

اعتبار نہیں اسی وجہ سے ضَرَبْتُ ،یَضْرِبُ وغیرہ کوثلاثی مجرد کہاجا تا ہے ثلاثی مزید فیہ نہیں کہاجا تا ہے۔

فائدہ علم صرف کا مقصود صیغہ کی پہچاں ہے اور صیغہ کی صحت وزن کی صحت پر موقوف ہے۔اور وزن کی صحت حروف اصلیہ اور زوائد کی پہچان پر موقوف ہے اور حروف زوائد کی پہچان کے تین طریقے ہیں۔

① **اشتقاق!** یعنی ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کی فرع ہونا اشتقاق کی علامت یہ ہے کہ اصل اور فرع دونوں حروف اصلی اور معنی میں شریک ہوں پس جو حروف اصل اور فرع دونوں میں پایا جائے وہ اصلی ہوگا اور جو فرع میں پایا جائے نہ اصل میں وہ فرع میں زائد ہوگا۔ جیسے یَضْرِبُ کی یا اصل (مصدر) ضَرْبٌ میں نہیں ہے۔اسی طرح اگر کوئی حرف اصل (مصدر) میں پایا جائے نہ فرع میں وہ حرف اصل میں زائد ہوگا جیسے کَرَاهِیَةٌ مصدر کا الفَ، یَا، تَا۔ فرع (ماضی) کَرِہَ میں نہیں ہیں۔

② **عدم نظیر!** یعنی اگر کسی حرف کو اصلی قرار دینے کی صورت میں کلمہ اوزان عرب سے خارج ہوجا تا ہے تو وہ حرف زائد ہوگا نہ کہ اصلی جیسے قَرَنْفُلُ بروزن فَعَنْلُلٌ،نون کو اگر اصلی قرار دیں تو اسکا وزن فَعَلُلُلٌ ہوگا اور یہ وزن کلام عرب میں نہیں پایا جاتا ہے اور نون کو زائد قرار دینے کی صورت میں خروج کلام عرب سے لازم نہیں آتا کیونکہ مزید کے اوزان محصور نہیں ہیں۔

③ **غلبہ!** یعنی اگر حروف زوائد میں سے کوئی حرف ایسے موقع میں واقع ہو کہ اس موقع میں وہ اکثر زائد ہوتا ہے تو وہ زائد قرار دیا جائیگا۔بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو۔جیسے کہ کِتَابٌ بروزن فِعَالٌ کا الف جو کہ ہمیشہ زائد ہوتا ہے۔

فائدہ جو حروف بطور غلبہ کے زائد ہوتے ہیں ان کا مجموعہ ''سَئَلْتُمُوْنِيْهَا'' ہے۔زائد ہونے کے مواقع درج ذیل ہیں۔

① **سین:** کی زیادتی اسماء جوامد میں چند مقامات میں ملی ہے ① تاء زائدہ سے پہلے سین ہو جیسے اِسْتَبْرَقٌ بروزن اِسْتَفْعَلٌ۔(ریشم) ② کبھی آخر میں زائد ہوتی ہے جیسے: قُدْمُوْسٌ بروزن فُعْلُوْسٌ (پرانا)

④ ہمزہ: شروع کلمہ میں زائد ہوتا ہے جبکہ ہمزہ کے علاوہ صرف تین حرف اصلی ہوں چاہے کوئی زائد حرف ہو یا نہ ہو جیسے: اِصْبَعٌ بروزن اِفْعَلٌ۔ (انگلی) اِبْرِيْقٌ. اِصْلِيْتٌ بروزن اِفْعِيْلٌ۔ اگر ہمزہ کے بعد دو حرف اصلی ہوں چاہے کوئی زائد حرف ہو یا نہ ہو ہر صورت میں ہمزہ اصلی ہوگا جیسے اِبِلٌ بروزن فِعِلٌ (اونٹ)۔ اِزَارٌ بروزن فِعَالٌ۔ اگر ہمزہ کے بعد چار حرف اصلی ہوں تو ہمزہ اصلی ہوگا چاہے کوئی زائد حرف ہو یا نہ ہو جیسے: اِصْطَبْلٌ بروزن فِعْلَلٌ۔ اِبْرِيْسَمٌ بروزن فِعْلِيْلَلٌ۔ (ریشم)

③ لام: ابتداء اور درمیان میں زائد نہیں ہوتا ہے، البتہ چند الفاظ کے آخر میں زائد آیا ہے۔ جیسے زَيْدٌ سے زَيْدَلٌ بروزن فَعْلَلٌ۔ عَبْدَلٌ بروزن فَعْلَلٌ۔ (عبد)۔ فَحْجَلٌ بروزن فَعْلَلٌ۔ (پھیلانا)

④ تا: اسماء میں تامطولہ ''ت'' کبھی شروع کلمہ میں زائد آتی ہے جیسے تِمْسَاحٌ بروزن تِفْعَالٌ (مگر مچھ) تَخْضُوْضٌ بروزن تَفْعُوْلٌ۔ (سیاہ زیادہ میٹھا کھجور) اور کبھی آخر کلمہ میں زائد ہوتی ہے بشرطیکہ ماقبل میں واو یا یاء مدہ زائدہ ہو اور تاء کے علاوہ تین حرف اصلی بھی ہوں جیسے عَنْكَبُوْتٌ بروزن فَعْلَلُوْتٌ (مکڑی)۔ عِفْرِيْتٌ بروزن فِعْلِيْتٌ (سخت خبیث)۔ وگرنہ تاء اصلی ہوگی جیسے هَرُوْتٌ بروزن فَعُوْلٌ (شیر) هَرِيْتٌ بروزن فَعِيْلٌ (شیر)۔

البتہ تامدوّرہ (ۃ) ہمیشہ کلمہ کے آخر میں زائدہ ہوتی ہے بشرطیکہ اس کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں جیسے فَاطِمَةٌ بروزن فَاعِلَةٌ۔ (نام ہے) جَنَّةٌ بروزن فَعْلَةٌ۔ (باغ)۔ ثُبَةٌ بروزن فُعَلٌ (ریوڑ)۔ قُلَةٌ بروزن فُعَلٌ (گلی ڈنڈا)

⑤ میم: شروع کلمہ میں اکثر زائد ہوتی ہے جیسے مَدْيَنٌ بروزن مَفْعَلٌ۔ (ایک شہر کا نام ہے) مِنْخَرٌ بروزن مِفْعَلٌ۔ (ناک) بشرطیکہ میم کے علاوہ تین حرف اصلی ہوں وگرنہ میم اصلی ہوگی جیسے: مَلِكٌ بروزن فَعِلٌ۔ (بادشاہ) اگر میم کے بعد چار حرف اصلی ہوں تو میم اصلی ہوگی بشرطیکہ اسماء مشتقہ میں سے نہ ہوں جیسے: مَرْزَنْجُوْشٌ بروزن فَعْلَنْلُوْلٌ (ایک قسم کی سبزی) کبھی کبھی درمیان کلمہ اور آخر میں بھی زائد ہوتی ہے جیسے دُلَامِصٌ بروزن فُعَامِلٌ۔ هِرْمَاسٌ بروزن فِعْمَالٌ (چیتے کا بچہ) حُلْقُوْمٌ بروزن فُعْلُوْمٌ (حلق) سَرْطَمٌ بروزن فَعْلَمٌ

(بے ڈول)۔

⑥ **واو:** واو شروع کلمہ میں ہمیشہ اصلی ہوگی جیسے: وَرَنْتَلٌ بروزن فَعَنْلَلٌ۔ البتہ جب دوسری جگہ یا تیسری جگہ یا چوتھی جگہ یا پانچویں جگہ ہو(چاہے ساکن یا متحرک) زائد ہوگی بشرطیکہ اس کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں خواہ مدہ ہو یا غیر مدہ جیسے: کَوْثَرٌ بروزن فَوْعَلٌ۔ عُمُودٌ بروزن فُعُوْلٌ (ستون) عَجُوْزٌ بروزن فَعُوْلٌ۔ کبھی کبھی واو متحرکہ درمیان میں بھی زائد ہوتی ہے جیسے: جَدْوَلٌ بروزن فَعْوَلٌ (نالہ) قَلَنْسُوَةٌ بروزن فَعَنْلُوَةٌ۔ عُنْفُوَانٌ بروزن فُعْلُوَانٌ۔

⑦ **نون:** نون جب تیسری جگہ ساکن غیر مدغم ہو اور اس کے بعد دو حرف ہوں یا دو سے زیادہ تو نون زائد ہوگی جیسے غَضَنْفَرٌ بروزن فَعَنْلَلٌ (شیر) قَلَنْسُوَةٌ بروزن فَعَنْلُوَةٌ (ٹوپی) جِعِنْظَارٌ بروزن فِعِنْلَالٌ۔

۞ اگر نون آخر کلمہ میں بعد از مدہ زائد ہو تو زائد ہوگی بشرطیکہ نون کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں اور اس کا مشتق منہ بھی معلوم نہ ہو جیسے: سُلْطَانٌ بروزن فُعْلَانٌ۔ (بادشاہ) زَيْتُوْنٌ بروزن فَعْلُوْنٌ (یہ ایک درخت کا نام ہے) غِسْلِيْنٌ بروزن فِعْلِيْنٌ (پیپ) وگرنہ اصلی ہوگی جیسے زَمَانٌ۔ دُخَانٌ لِسَانٌ۔ بروزن فِعَالٌ۔

۞ اگر نون ساکن دوسری جگہ پر واقع ہو تو اصلی ہوگی جیسے: عَنْبَرٌ بروزن فَعْلَلٌ (زعفران) قِنْطَارٌ بروزن فِعْلَالٌ (مال کثیر) عَنْدَلِيْبٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ (بلبل)

اگر اشتقاق اسکی زیادتی پر دلالت کرے تو زائد ہوگی جیسے: عَنْبَسٌ بروزن فَنْعَلٌ (شیر) جِنْدَبٌ بروزن فِنْعَلٌ (ٹڈی) نون متحرک شروع کلمہ میں اکثر زائد ہوتی ہے جیسے: نِبْرَاسٌ بروزن نِفْعَالٌ (چراغ) نَرْجَسٌ بروزن نَفْعَلٌ (ذخیل)

⑧ **یا:** یاء شروع کلمہ میں ہو اور اس کے علاوہ تین حروف اصلیہ ہوں تو زائد ہوگی جیسے یَلْمَعٌ بروزن یَفْعَلٌ (چمکدار) یَنْبُوعٌ بروزن یَفْعُوْلٌ (چشمہ)

۞ اگر حروف اصلیہ تین سے زائد ہوں تو یا اصلی ہوگی جیسے یَسْتَعُوْرٌ بروزن فَعْلَلُوْلٌ (باطل)۔

❁ اگرحروف اصلیہ تین سے کم ہوں پھر بھی یا اصلی ہوگی جیسے یحیٰی بروزن فَعْلٰی (نام ہے)

❁ اگر یاء کے بعد الف ہو تو یاء اصلی ہوگی جیسے یاقُوْتٌ بروزن فَاعُوْلٌ (قیمتی پتھر)

❁ اگر یاء ساکنہ کے علاوہ تین حرف اصلی ہوں تو یاء زائدہ ہوگی خواہ مدہ ہو یا غیر مدہ جیسے: دِیْبَاجٌ بروزن فِیْعَالٌ (ریشمی کپڑا) دَیْسَرٌ بروزن فَیْعَلٌ (لومڑی)

❁ اگر یاء ساکنہ کے علاوہ تین حروف اصلیہ نہیں تو یاء اصلی ہوگی جیسے: دِیْوَانٌ بروزن فِعْلَانٌ (مجموعہ کتب) مَیْدَانٌ بروزن فَعْلَالٌ (کشادہ جگہ)

⑨ **ھا:** ھاء کی زیادتی چند کلمات میں سماعا ہے جیسے اُمَّھَاتٌ بروزن فُعْلَھَاتٌ (مائیں) ھِجْزَعٌ بروزن ھِفْعَلٌ (بزدل) ھِرْکَوْلَۃٌ بروزن ھِفْعَوْلَۃٌ (موٹے کولھوں والی عورت) ھِبْلَعٌ بروزن ھِفْعَلٌ (کمینہ) اَھْرَقَ یُھْرِقُ اصلی میں اَرْوَقَ یُرْوِقُ تھے یہاں ھاء زائد ہے۔

⑩ **الف:** ہمیشہ زائد ہوتا ہے، اور دائما ساکن ہوتا ہے اس لئے کلمہ کے آغاز میں نہیں آسکتا خواہ درمیان کلمہ میں ہو یا آخر میں بشرطیکہ اس کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں جیسے کِتَابٌ بروزن فِعَالٌ (کتاب) قِرْطَاسٌ بروزن فِعْلَالٌ (کاغذ) حَبَنْطٰی بروزن فَعَنْلٰی۔ طُوْبٰی بروزن فُعْلٰی (ایک درخت کا نام ہے)۔

❁ اگر الف کے علاوہ تین حرف اصلی نہیں تو وہ الف ہمیشہ بدل از واو یا یاء ہوگی جیسے: دارٌ ''دَوَرٌ'' نابٌ ''نَیَبٌ'' عصا ''عَصَوٌ'' ھُدیٰ ''ھُدَیٌ'' تھے۔

فائدہ: جب کسی کلمہ میں ابتداء اور آخر والی زیادتی کا تعارض آجائے تو آخر والی زیادتی معتبر ہوگی۔ کیونکہ زیادتی کا اصل محل آخر کلمہ ہے جیسے اِنْسَانٌ بروزن فِعْلَانٌ۔ مَیْدَانٌ بروزنِ فَعْلَانٌ سے واضح ہے۔

فائدہ جلیلہ واضح ہو کہ اہل فن نے جستجو کر کے اس مسئلہ پر کافی تحقیق کی ہے کہ کبھی حرف زائد فا کلمہ سے پہلے ہوتا ہے جیسے اِصْبَعٌ بروزن اِفْعَلٌ اور کبھی فا کلمہ کے بعد ہوتا ہے جیسے کَوْکَبٌ۔ بروزن فَوْعَلٌ اور کبھی عین کلمہ کے بعد جیسے حِمَارٌ بروزن فِعَالٌ اور کبھی لام کلمہ کے بعد جیسے فِرْسِنٌ بروزن فِعْلِنٌ چاہے شش اقسام میں کلمہ ثلاثی ہو یا رباعی یا خماسی۔ مزید اسکی تفصیل ''المعجم الأوزان الصرفیہ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

وحرف اصلی درثلاثی سہ است فاؔ وعینؔ ویک لامؔ چون ضَرَبَ بروزن فَعَلَ وحرف اصلی دررباعی چہاراست فاؔ وعینؔ ودولامؔ چون دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ وحرف اصلی درخماسی پنج است فاؔ وعینؔ وسہ لامؔ چون جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ۔

تشریح

حرف اصلی ثلاثی میں تین ہیں فاؔ عینؔ ایک لامؔ اور رباعی میں چہار ہیں فاؔ،عینؔ دولامؔ اور خماسی میں پانچ ہیں فاؔ،عینؔ،تین لامؔ۔

سوال رباعی اور خماسی میں لام کوتکرار سے کیوں لائے فایاعین کوتکرار سے کیوں نہیں لائے؟

جواب زیادتی ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے تولام آخر میں تھااس لئے لام کوتکرار سے لائے۔

فائدہ افعال،مصدراوراسماءمشتقات میں ثلاثی یارباعی مجردیامزیدفیہ کی پہچان کے لئے معیارفعل ماضی کا پہلا (واحد مذکرغائب کا) صیغہ ہے،اوراسم جامد کے مجردیامزیدفیہ ہونے کامدارخوداسی اسم پرہوتا ہے کسی دوسری چیز پرنہیں۔جیسے:جَبَلٌ، کَلْبٌ یہ مجردہیں، جِبَالٌ، اَکْلُبٌ یہ مزیدفیہ ہیں۔

ثلاثی بردوقسم است،ثلاثی مجردوثلاثی مزیدفیہ۔ثلاثی مجردآنست کہ برسہ حرف اصلی چیزے زیادہ نہ بود چون ضَرَبَ بروزن فَعَلَ وثلاثی مزیدفیہ آن است کہ برسہ حرف اصلی اوچیزے زیادہ بود چون اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ ورباعی نیز بردوقسم است رباعی مجردورباعی مزیدفیہ،رباعی مجردآن است کہ برچہارحرف اصلی اوچیزے زیادہ نہ بود چون دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ ورباعی مزیدفیہ آن است کہ برچہارحرف اصلی اوچیزے زیادہ بود چون تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ، خماسی نیز بردوقسم است خماسی مجردوخماسی مزیدفیہ، خماسی مجردآنست کہ برپنج حرف اصلی اوچیزے زیادہ نہ بود چوں جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ ،خماسی مزیدفیہ آن ست کہ برپنج حرف اصلی اوچیزے زیادہ بود چون خَنْدَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ۔

تشریح

فائدہ افعال اوراسماءمشتقہ میں ثلاثی مجردوثلاثی مزید،رباعی مجردورباعی مزیدفیہ کادارومدار ماضی کے صیغہ واحد

مذکر غائب پر ہے یعنی صیغہ واحد مذکر غائب ماضی کے تین حرف اصلی ہیں اور کوئی حرف زائد نہیں تو ساری گردان ثلاثی مجرد کہلائے گی جیسے ضَرَبَ اگر تین حرف اصلی سے اور کوئی حرف زیادہ ہے تو ساری گردان ثلاثی مزید کہلائے گی جیسے اَکْرَمَ ، کیونکہ زوائد اشتقاق کا مجرد مزید کے مسئلہ میں کوئی اعتبار نہیں ۔ رباعی مجرد و مزید کی شرح کو ثلاثی مجرد و مزید کی شرح پر قیاس کریں۔

فائدہ فعلوں میں حروف اصلی وزوائد مل کر چھ تک ہو سکتے ہیں[1] اور اسموں میں سات تک ہو سکتے ہیں[2]۔

فعل ثلاثی کی امثلہ: ایک حرف زائد ہو جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔ دو حرف زائد ہوں جیسے تَضَارَبَ بروزن تَفَاعَلَ تین حرف زائد ہوں جیسے اِسْتَخْرَجَ بروزن اِسْتَفْعَلَ۔

فعل رباعی کی امثلہ: ایک حرف زائد ہو جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ دو حرف زائد ہوں جیسے اِحْرَنْجَمَ بروزن اِفْعَنْلَلَ۔

اسم جامد ثلاثی کی امثلہ: ایک حرف زائد ہو جیسے حِمَارٌ بروزن فِعَالٌ ، دو حرف زائد ہوں جیسے سُلْطَانٌ بروزن فُعْلَانٌ تین حرف زائد ہوں جیسے قَلَنْسُوَةٌ بروزن فَعَنْلُوَةٌ۔ تین حرف اصلی اور چار حرف زائد کی اسماء جامدہ میں مثال اب تک نظر سے نہیں گزری۔

اسم جامد رباعی کی امثلہ: ایک حرف زائد ہو جیسے صُنْدُوْقٌ بروزن فُعْلُوْلٌ دو حرف زائد ہوں جیسے عَنْكَبُوْتٌ بروزن فَعْلَلُوْتٌ تین حرف زائد ہوں جیسے عَبُوْثَرَانِ بروزن فَعُوْلَلَانِ۔

اسم جامد خماسی کی امثلہ: ایک حرف زائد ہو جیسے خَنْدَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ دو حرف زائد ہوں جیسے اِصْطَفْلِيْنٌ بروزن فِعْلَلِيْنٌ بمعنی گاجر۔

---

[1] **تنبیہ** کوئی فعل چھ حرف سے تجاوز نہیں کرے گا تائے تانیث ، علامت تثنیہ ، وجمع وغیرہ غیر معتبر مانی گئی ہیں ۔ پس اِسْتَخْرَجْتُ يَسْتَخْرِجَانِ يَسْتَخْرِجُوْنَ جیسے کلمات سے جو چھ حرف سے زائد پر مشتمل ہیں اعتراض وارد نہیں ہوگا۔

[2] جاننا چاہئے کہ سات حروف سے مراد ماسوائے تا تانیث اور الف تانیث اور یا تصغیر اور علامت تثنیہ وجمع ہیں ۔ لہذا مُسْتَخْرَجَاتٌ مُسْتَخْرَجَتَانِ جیسے کلمات سے کہ یہ آٹھ یا نو حرف تک پہنچ گئے ہیں کوئی اعتراض وارد نہیں ہوگا۔

اوزان اسم جامد ثلاثی مجرد: اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان میں عقلی احتمالات بارہ تھے یعنی تین حرکتیں فا کلمہ میں ضمہ، فتحہ، کسرہ باقی سکون بوجہ ابتدا کے محال ہے اور عین کلمہ میں چار احتمالات ضمہ، فتحہ کسرہ سکون۔ لام کلمہ چونکہ محل اعراب ہے لہذا اس کی حرکت کا اعتبار نہیں۔ تو فا کلمہ کی تین احتمالوں کو عین کلمہ کی چار احتمالوں سے ضرب دینے سے بارہ احتمالات بنتے ہیں مگر استعمال میں دس ہیں وہ یہ ہیں۔

① فَعْلٌ جیسے فَلْسٌ (پیسہ) ② فَعَلٌ جیسے فَرَسٌ (گھوڑا) ③ فَعِلٌ جیسے كَتِفٌ (کندھا) ④ فَعُلٌ جیسے عَضُدٌ (بازو) ⑤ فِعْلٌ جیسے حِبْرٌ (دانشمند) ⑥ فِعَلٌ جیسے عِنَبٌ (انگور) ⑦ فِعِلٌ جیسے اِبِلٌ (اونٹ) ⑧ فُعْلٌ جیسے قُفْلٌ (تالا) ⑨ فُعَلٌ جیسے صُرَدٌ (کنجشک)[1]۔ ⑩ فُعُلٌ جیسے عُنُقٌ (گردن)

دو احتمال بوجہ ثقل کے استعمال نہیں ہوئے وہ یہ ہیں فُعِل ضمہ فا و کسرہ عین۔ فِعُل کسرہ فا ضمہ عین۔

اوزان اسم جامد ثلاثی مزید فیہ: ثلاثی مزید ''اسم جامد'' کے اوزان عند المحققین غیر محدود ہیں۔ صرف امام سیبویہؒ نے تین سو آٹھ بتلائے ہیں۔

اوزان اسم جامد رباعی مجرد: اسم جامد رباعی مجرد کے اوزان باعتبار عقل کے اڑتالیس ہوتے ہیں اس طرح کہ فا کلمہ کی تین احتمال ہیں اور عین کلمہ کی چار احتمال پس تین کو چار سے ضرب دینے سے بارہ وزن ہوتے ہیں۔ اور پھر لام اول کے چار احتمال ہیں پس بارہ کو چار میں ضرب دینے سے اڑتالیس وزن ہوئے لیکن استعمال میں صرف پانچ وزن ہیں۔

① فَعْلَلٌ جیسے جَعْفَرٌ (نام مرد) ② فِعْلِلٌ جیسے زِبْرِجٌ (آرائش) ③ فُعْلُلٌ جیسے بُرْثُنٌ (پنجۂ شیر) ④ فِعْلَلٌ جیسے دِرْهَمٌ (چاندی کا سکہ)[2] ⑤ فِعَلٌّ جیسے قِمَطْرٌ (صندوق)

اوزان اسم جامد خماسی مجرد: اسم جامد خماسی مجرد میں عقلی احتمالات ایک سو بانوے ہیں وہ یوں کہ لام ثانی کے چار

---

① یہ ایک پرندہ ہے جسے لٹورا کہتے ہیں۔

② یہ چاندی کا ایک سکہ ہے جس کا وزن تین ماشہ ایک رتی ایک بٹہ پانچ ہوتی ہے۔

احتمالات کو رباعی مجرد کے اڑتالیس اوزان سے ضرب دینے سے ایک سو بانوے احتمالات ہوجاتے ہیں لیکن استعمال میں صرف چار اوزان ہیں۔

① فَعْلَلٌ جیسے سَفَرْجَلٌ (میوہ بہی) ② فُعَلِلٌ جیسے قُذَعْمِلٌ (شتر قوی) ③ فَعْلَلِلٌ جیسے جَحْمَرِشٌ (پیرزن، زن بدخو) ④ فِعْلَلٌّ جیسے قِرْطَعْبٌ (چیز قلیل)

اوزان اسم جامد خماسی مزید فیہ: اسم جامد خماسی مزید فیہ کے مشہور اوزان پانچ ہیں ① فَعْلَلُوْلٌ جیسے عَضْرَفُوْطٌ (چھپکلی) ② فُعَلِیْلٌ جیسے خُذَعْبِیْلٌ (باطل چیز) ③ فِعْلَلُوْلٌ جیسے قِرْطَبُوْسٌ (ناقہ بزرگ ومصیبت) ④ فَعَلَّلٰی جیسے قَبَعْثَرٰی (بچہ شتر لاغر) ⑤ فَعْلَلِیْلٌ جیسے خَنْدَرِیْسٌ (پرانی شراب) دیگر اوزان شاذ ہیں۔

☆ بدانکہ جملہ اقسام اسم وفعل از ہفت اقسام بیرون نیست۔ بیت صحیح است ومثال است ومضاعف لفیف وناقص ومہموز واجوف صحیح آن است کہ مقابلہ فاوعین ولام اسم یا فعل حرف علت ہمزہ وتضعیف نہ بود چون ضَرَبَ ضَرْبٌ بروزن فَعَلَ فَعْلٌ، وحرف علت سہ است واو، الف، یا چون جمع کنی وائے شود۔ مہموز آن است کہ دروے ہمزہ مقابل فا یا عین یا لام بود چون اَمَرَ اَمْرٌ بروزن فَعَلَ فَعْلٌ ومہموز العین آن است درمقابلہ عین کلمہ اسم یا فعل ہمزہ بود چون سَئَلَ سَئْلٌ بروزن فَعَلَ فَعْلٌ. مہموز اللام آن است کہ درمقابلہ لام کلمہ اسم یا فعل ہمزہ بود چون قَرَءَ قَرْءٌ بروزن فَعَلَ فَعْلٌ۔

تشریح

قولہ اسم وفعل: یہاں اسم سے مراد اسمائے متمکنہ اور فعل سے افعال متصرفہ ہیں یعنی اسمائے متمکنہ۔۔۔اور افعال متصرفہ باعتبار اقسام حروف کے سات قسم ہیں۔

اصول چار ہیں ① صحیح ② معتل ③ مضاعف ④ مہموز۔

فروع: دس ہیں ① مہموز الفاء ② مہموز العین ③ مہموز اللام ④ مثال ⑤ اجوف ⑥ ناقص ⑦ مضاعف ثلاثی ⑧ مضاعف رباعی ⑨ لفیف مقرون ⑩ لفیف مفروق۔

سوال اس تقسیم میں صرف اصول یا صرف فروع کا لحاظ کیوں نہیں کیا۔اصول کے ساتھ بعض فروع کو ذکر کر دیا؟

جواب مصنفؒ نے اصول کا لحاظ تو کیا ہے مگر معتل کے فروع کو بھی ذکر کر دیا کیونکہ یہ فروع استعمال میں اصول کے مثل تھے اس لئے ان کو بھی اصول کا درجہ دیا۔

صحیح: صحیح وہ کلمہ ہے کہ جس کے فاؔ عینؔ، لامؔ کے مقابلہ میں ہمزہ حرف علت دو حرف اصلی صحیح ایک جنس کے نہ ہوں جیسے ضَرَبَ ضَرْبٌ بروزن فَعَلَ فَعْلٌ۔ ①

وجہ تسمیہ صحیح کو صحیح اس لئے کہتے ہیں کہ صحیح کا معنی تندرست چونکہ یہ کلمہ حرف علتؔ ہمزہؔ وغیرہ کی تغیر سے سالم ہوتا ہے اس لئے اس کو صحیح کہتے ہیں۔اور اس کا دوسرا نام سالم ہے۔

حرف علت حرف علت تین ہیں واؔو، الفؔ، یاؔء۔ جنکا مجموعہ وائی ہے۔

مہموز مہموز وہ کلمہ ہے جس کے فاؔ عینؔ، لامؔ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو۔ پھر مہموز تین قسم پر ہے۔ ① مہموز الفاء ② مہموز العین ③ مہموز اللام۔

مہموز الفاء: مہموز الفاء اس کو کہتے ہیں کہ مقابلہ فا کلمہ اسم یا فعل کے ہمزہ ہو جیسے اَمَرَ اَمْرٌ بروزن فَعَلَ فَعْلٌ۔

مہموز العین: مہموز العین اس کو کہتے ہیں کہ مقابلہ عین کلمہ اسم یا فعل کے ہمزہ ہو جیسے سَئَلَ سَئْلٌ بروزن فَعَلَ فَعْلٌ۔

مہموز اللام: مہموز اللام اس کو کہتے ہیں کہ مقابلہ لام کلمہ اسم یا فعل کے ہمزہ ہو جیسے قِرَائَۃٌ قَرَءَ بروزن فِعَالَۃٌ فَعَلَ۔

وجہ تسمیہ مہموز مہموز کو مہموز اس لئے کہتے ہیں کہ مہموز کا معنی ہمزہ دیا ہوا چونکہ اس میں بھی ہمزہ ہوتا ہے اور مہموز کا معنی کوز پشت، چونکہ جس کلمہ میں ہمزہ ہوتا ہے اس کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

---

① ← الف اور ہمزہ کا فرق: الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور بغیر جھٹکے کے ادا ہوتا ہے جیسے ضَارِبٌ اور ہمزہ تینوں حرکتوں کو قبول کرتا ہے اور ساکن بمع جھٹکے کے ادا ہوتا ہے۔ جیسے اَمَرَ اُمِرَ سُئِلَ سَأْلٌ۔

ومضاعف آن است کہ دوحرف اصلی اوازیک جنس بود، مضاعف بردوقسم است، مضاعف ثلاثی ،مضاعف رباعی، مضاعف ثلاثی آن است کہ درمقابلہ عین ولام اسم وفعل دوحرف ازیک جنس بودچون مَدٌّ ومَد بروزن فَعَلٌ و فَعَلَ کہ دراصل مَدَدٌ و مَدَدَ بود۔ ومضاعف رباعی آن است کہ درمقابلہ فآوولام اول عینَ ولامَ ثانی اسم وفعل دوحرف ازیک جنس بودچون زَلْزَلَ زِلْزَالاً بروزن فَعْلَلَ فِعْلَالاً۔

تشریح

قولہ مضاعف: مضاعف وہ کلمہ ہے جس کے اندر دوحرف صحیح ایک جنس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں ہوں۔

مضاعف کی دوقسمیں ہیں۔① مضاعف ثلاثی ② مضاعف رباعی۔

مضاعف ثلاثی: مضاعف ثلاثی وہ کلمہ ہے جس میں دوحرف صحیح[1] ایک جنس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں ہوں یعنی ایک حرف تکرار سے ہوجیسے مَدٌّ مَد بروزن فَعَلٌ فَعَلَ۔ تَرَّ بروزن فَعَلَ ،سَلِسَ بروزن فَعِلَ۔

مضاعف رباعی: مضاعف رباعی وہ کلمہ ہے جس میں تکرار ثانی مثل تکرار اول کے ہو یعنی دوحرف تکرار سے ہوں جیسے زَلْزَلَ زِلْزَالاً بروزن فَعْلَلَ فِعْلَالاً۔ کہ اس میں زا بھی تکرار سے ہے اورلام بھی تکرار سے ہے توکل اصلی حرف چار ہوئے۔

سوال مضاعف خماسی کوواضع نے کیوں وضع نہیں کیا؟

جواب اگرمضاعف خماسی وضع کیا جاتا تواس میں تین حرف اصلی کاتکرار سے آنا ضروری ہوتا توپھرکل حرف اصلی چھ بن جاتے، حالانکہ حرف اصلی چھ کبھی بھی نہیں ہوتے ہیں، اس لئے واضع نے مضاعف خماسی کو وضع ہی نہیں کیا ہے۔

وجہ تسمیہ مضاعف کومضاعف اس لئے کہتے ہیں کہ مضاعف کامعنی ہے دوگنا کیا ہوا چونکہ اس میں بھی دوحرف ایک جنس کے ہوتے ہیں اس مناسبت سے اس کومضاعف کہا جاتا ہے۔

---

① ← تبیان ص:۶۹

ومثال آن است کہ درمقابلہ فاکلمہ اسم یافعل حرف علت بود چون وَعْدٌ وَعَدَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔
واجوف آن است کہ درمقابلہ عین کلمہ اسم یافعل حرف علت بود چون قَوْلٌ قَالَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔
وناقص آن است کہ درمقابلہ لام کلمہ اسم یافعل حرف علت بود چون رَمْیٌ رَمیٰ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔
ولفیف آن است کہ دوحرف اصلی اوحرف علت باشند۔ ولفیف بردوقسم است۔ لفیف مقرون، لفیف مفروق۔ لفیف مقرون آن است کہ درمقابلہ عین ولام اسم یافعل حرف علت بود چون طَیٌّ وَطَویٰ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔ ولفیف مفروق آن است کہ درمقابلہ فاولام کلمہ حرف علت بود چون وَشْیٌ وَشیٰ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

تشریح

مثال: مثال وہ کلمہ جس کے فآء کے مقابلہ میں حرف علت ہو۔ پھر مثال کی دوقسمیں ہیں: ① مثال واوی ② مثال یائی۔

مثال واوی: مثال واوی وہ کلمہ جس کے فآء کے مقابلہ میں واؤ ہو جیسے وَعْدٌ وَعَدَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

مثال یائی: مثال یائی وہ کلمہ جس کے فآء کے مقابلہ میں یآء ہو جیسے یَسْرٌ یَسَرَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

وجہ تسمیہ مثال اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا معنی ہے ''ہم مثل ہونا'' تو یہ قلت تعلیل کی وجہ سے صحیح کی ہم مثل ہے۔ اس مناسبت سے اس کو مثال کہتے ہیں۔

سوال مثال الفی کو ذکر کیوں نہیں کیا جبکہ الف بھی حرف علت میں سے ہے؟

جواب الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ابتداء بالسکون محال ہے اس لئے مثال الفی ہو نہیں سکتا۔

اجوف: اجوف وہ کلمہ جس کے عین کے مقابلہ میں حرف علت کا ہو۔ پھر اجوف کی دوقسمیں ہیں: ① اجوف واوی ② اجوف یائی۔

اجوف واوی: اجوف واوی وہ کلمہ جس کے عین کے مقابلہ میں واؤ ہو جیسے قَوْلٌ قَوَلَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

اجوف یائی : اجوف یائی وہ کلمہ جس کے عین کے مقابلہ میں یاء ہو جیسے بَيْعٌ بَيَعَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

وجہ تسمیہ اجوف کو اجوف اس لئے کہتے ہیں کہ اجوف کا معنی ہے کھوکھلا چونکہ اس کلمہ کے درمیان (عین) میں حرف علت ہوتا ہے جو تعلیل سے گر جاتا ہے یا تبدیل ہو جاتا ہے بہر حال حرف علت ثابت نہیں رہتا اس مناسبت کی وجہ سے اس کو اجوف کہتے ہیں۔ جیسے: قَوَلَ سے قَالَ۔ يَقْوُلُ سے يَقُوْلُ۔ اُقْوُلْ سے قُلْ۔

ناقص: ناقص وہ کلمہ جس کے لام کے مقابلہ میں حرف علت کا ہو۔ پھر ناقص کی دو قسمیں ہیں:

① ناقص واوی ② ناقص یائی۔

ناقص واوی: ناقص واوی وہ کلمہ جس کے لام کے مقابلہ میں واؤ ہو جیسے دَعْوٌ دَعَوَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

ناقص یائی: ناقص یائی وہ کلمہ جس کے لام کے مقابلہ میں یاء ہو جیسے رَمْيٌ رَمَيَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

وجہ تسمیہ ناقص کو ناقص اس لئے کہتے ہیں کہ ناقص کا معنی ہے نقص والا چونکہ لام کے مقابلہ میں حرف علت ہوتا ہے جو کہ تعلیل سے گر جاتا ہے۔ یا تبدیل ہو جاتا ہے تو کلمہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اس مناسبت کی وجہ سے اس کو ناقص کہتے ہیں۔ جیسے: دَعَوَ سے دَعَا۔ تَدْعُوُ سے اُدْعُ۔

سوال اجوف الفی اور ناقص الفی کا ذکر کیوں نہیں کیا جبکہ الف بھی حروف علت میں سے ایک حرف ہے۔

جواب صاحب دستور المبتدی نے ایک قاعدہ لکھا ہے کہ افعال متصرفہ اور اسمائے متمکنہ میں الف اصلی کبھی نہیں ہوتا بلکہ واؤ یا یاء سے تبدیل شدہ ہوتا ہے اس لئے اجوف ناقص الفی استعمال میں ملے نہیں۔

لفیف : وہ کلمہ جس کے اندر دو حرف اصلی حرف علت کے ہوں پھر لفیف کی دو قسمیں ہیں:

① لفیف مقرون ② لفیف مفروق۔

لفیف مقرون: لفیف مقرون وہ کلمہ جس میں بلا فصل دو حرف اصلی حرف علت کے ہوں جیسے طَوْيٌ طَوَيَ بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

لفیف مفروق: لفیف مفروق وہ کلمہ جس کے فاء و لام کے مقابلہ میں دو حرف علت کے ہوں جیسے وَشْيٌ وَشَيَ

بروزن فَعْلٌ فَعَلَ۔

وجہ تسمیہ لفیف کا معنی لپیٹا ہوا چونکہ حروف اصلیہ اس میں زیادہ حرف علت ہی ہوتے ہیں تو گویا کہ کلمہ حروف علت میں لپٹا ہوا ہے۔

باز اسم بر دو قسم است اسم جامد، اسم مصدر۔ اسم جامد آن است کہ از وے چیزے اشتقاق کردہ نشود چون رَجُلٌ و فَرَسٌ۔ اسم مصدر آن است کہ از وے چیزے اشتقاق کردہ شود و در آخر معنی پارسی آن دال و نون یا تا و نون باشد چون اَلضَّرْبُ زدن وَ الْقَتْلُ کشتن۔

تشریح

باز اسم بر دو قسم است[1]: یہ اسم متمکن کی تیسری تقسیم ہے باعتبار مشتق وغیر مشتق ہونے کے اور اس میں تین اقوال ہیں۔

قول اول اسم دو قسم پر ہے ① جامد ② مصدر۔ وہ مشتق کو فعل کے تابع کرتے ہیں۔

قول دوم اسم دو قسم پر ہے ① جامد ② مشتق۔ وہ مصدر کو مشتق کہتے ہیں۔

قول سوم اسم تین قسم پر ہے ① جامد ② مصدر ③ مشتق۔ عند المحققین یہی قول اصح ہے۔

اسم جامد: جو فعل کیلئے ماخذ نہ ہو اور وہ خود بھی مصدر سے نہ بنا ہو اور صرف ذات پر دلالت کرے جیسے: رَجُلٌ بمعنی مرد۔

اسم مصدر: جو فعل کیلئے ماخذ ہو اور وہ خود کسی سے نہ بنا ہو اور صرف وصف پر دلالت کرے جیسے ضَرْبًا بمعنی مارنا۔

اسم مشتق: جو مصدر سے بالواسطہ یا بلا واسطہ بنے اور ذات مع الوصف پر دلالت کرے جیسے ضَارِبٌ بمعنی مارنے والا مَضْرُوْبٌ بمعنی مارا ہوا۔ اسم مشتق کی نو قسمیں ہیں ① اسم فاعل ② اسم مفعول ③ صفت مشبہ ④ اسم ظرف ⑤ اسم آلہ ⑥ اسم تفضیل ⑦ اسم مبالغہ ⑧ مصدر میمی ⑨ مصادر مزید فیہ۔

---

[1] ← اسم کی چار قسمیں ہیں، وجہ حصر: اگر موضوع لہ حدث ہو تو مصدر اور اسم مصدر ہے، اگر موضوع لہ محض ذات ہو تو اسم جامد اور اسم ذات ہے، اگر موضوع لہ دونوں ہوں تو مشتق ہے۔ پھر اگر ذات کا غلبہ ہے تو اسم مشتق اگر معنی حدثی کا غلبہ ہے تو اسم صفت، یہ اسم صفت عامل ہوگا مثل فعل کے بوجہ غلبہ ہونے معنی حدثی کے۔

بدانکه! عرب از ہر مصدر دوازدہ چیزے را اشتقاق میکنند ماضیؔ ومضارعؔ واسم فاعلؔ واسمؔ مفعول و جحد و نفی وامر و نہیؔ واسم زمانؔ واسم مکانؔ واسم آلہؔ واسم تفضیلؔ۔ ماضی زمانہ گزشتہ را گویند، مضارع آیندہ را گویند، اسم فاعل نام کنندہ کار را گویند، اسم مفعول نام کردہ شدہ را گویند، جحد انکار ماضی، نفی انکار مستقبل، امر فرمودن کارے، نہی باز داشتن از کارے، اسم زمان نام وقت کردن کارے، اسم مکان جائے کردن کارے، اسم آلہ آنچہ کارے بوے کنند، اسم تفضیل نام بہتر کار کنندہ را گویند۔

تشریح

سوال مصنفؒ نے فعل تعجب کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب ① وہ فعل غیر متصرف تھا اس لئے ذکر نہیں کیا ② القلیل کالمعدوم کے پیش نظر فعل تعجب کو حصر میں نہیں لایا باقی صغیر وکبیر میں طلباء عزیزان کی سہولت کیلئے مذکور ہے۔

فائدہ ہر مصدر سے بارہ چیزوں کے اشتقاق کی بات صرف مبتدیوں کی سہولت کیلئے ہے وگرنہ حقیقت یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے مصدر سے آٹھ چیزیں، تین فعل پانچ اسماء یعنی ماضی، مضارع، امر، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل۔ اور غیر ثلاثی مجرد کے مصدر سے چھ چیزیں تین فعل تین اسم یعنی ماضی، مضارع، امر، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف کی اشتقاق کی جاتی ہیں۔

باب اول صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چون اَلضَّرْبُ زدن الخ

قولہ باب: باب کا لغوی معنی دروازہ، اصطلاحی معنی: الفاظوں کا گروہ جنکا لفظاً ومعنیً آپس میں ربط ہو۔ جس طرح دنیا میں کسی خاص گروہ پر جن کا آپس میں تعلق ہو خاندان، قوم کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح علم الصرف میں وہ کلمات جو ایک ماخذ سے مشتق ہوں اور ان کا آپس میں لفظی ومعنوی مناسبت بھی ہو تو ان پر باب کا اطلاق ہوتا ہے۔

قولہ اول: ثلاثی مجرد میں اولیت کسی باب کی خاصیت نہیں بلکہ جو باب صحیح میں زیادہ مستعمل ہے اس کو پہلا باب کہا گیا۔ جو مثال میں زیادہ مستعمل تھا تو اس کو وہاں پہلا باب کہا گیا۔ جو اجوف میں زیادہ مستعمل تھا اسکو وہاں

پہلا باب کہا گیا۔

قولہ صرف: بمعنی گردان، قولہ صغیر، وہ ہے جس میں ایک صیغہ معلوم کا اور ایک صیغہ مجہول کا ہو۔

(سوال) آپ نے فرمایا کہ صغیر وہ ہے جس میں ایک صیغہ معلوم کا اور ایک صیغہ مجہول کا ذکر ہو تو پھر ضَرْبًا کو دو دفعہ کیوں ذکر کیا ہے؟

(جواب) ضَرْبًا (مصدر) کو دو دفعہ ذکر کر کے اس طرف اشارہ کیا کہ مصدر بھی معلوم و مجہول ہوتا ہے پہلے ضَرْبًا کا معنی مارنا دوسرے ضَرْبًا کے معنی مارا جانا۔ پہلے ضَرْبٌ کو مصدر معلوم دوسرے ضَرْبًا کو مصدر مجہول کہا جاتا ہے لفظاً وصورۃً ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا ہے، البتہ موقع استعمال سے دونوں میں فرق ہوتا ہے۔

(سوال) ضَارِبٌ سے پہلے ''هُوَ'' اور ''مَضْرُوْبٌ'' سے پہلے ''ذَاكَ'' اور ''اَلْاَمْرُ'' کے بعد ''مِنْهُ'' وغیرہ کیوں لائے گئے ہیں؟

(جواب) ① ''هُوَ'' اور ''ذَاكَ'' کا اضافہ جملہ بنانے کی خاطر کیا ہے۔

(جواب) ② ربط معنوی کی خاطر گویا کہ کہنے والا خبر دے رہا ہے'' کہ اس مرد نے مارا اور وہ مارتا ہے یا مار یگا۔ پس وہ مارنے والا ہے اور وہ مرد مارا گیا، مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا پس وہ مارا ہوا ہے۔ صیغہ امر اس باب سے اِضْرِبْ ہے اور نہی اس باب سے لَاتَضْرِبْ ہے، اور ظرف اسی باب سے مَضْرِبٌ ہے الی آخرہ۔

(سوال) اسم فاعل سے پہلے '' فھو'' اور اسم مفعول سے پہلے فذاك کیوں لائے اس کے برعکس کیوں نہ لائے۔ اور یہ ''فا'' کونسی فا ہے؟

(جواب) ''فھو'' میں ''فا'' جزائیہ ہے شرط مقدر ہے اصل میں عبارت تھی ''اِذَا كَانَ اَلْاَمْرُ كَذَالِكَ فَهُوَ ضَارِبٌ'' ''ھو'' کو اسم فاعل کے ساتھ اور ذاك کو اسم مفعول کے ساتھ ذکر کیا ہے انکے اعراب کو ظاہر کرنے کی خاطر کیونکہ اسم فاعل اور اسم مفعول اسماء معربہ میں سے ہیں اور یہ یہاں مرفوع ہیں بنا بر خبریت کے۔ پھر ''ھو'' کا ذکر اسم فاعل کے ساتھ خاص کیا گیا ہے کیونکہ اسم فاعل اسماء ظواہر میں سے ہے اور اسم ظاہر کی وضع غیبوبت کیلئے ہے یعنی اسم ظاہر کا استعمال کرنا ایسا ہے جیسے ضمیر غائب کا استعمال کرنا اور ''ھو'' ضمیر بھی غائب کی ہے

تو اس مناسبت کیوجہ سے غائب کی ضمیر کو اسم فاعل کے ساتھ جوڑا گیا۔ اور ''ذالك'' کو اسم مفعول کے ساتھ خاص کیا گیا کیونکہ اسم مفعول کے اندر مفعول مالم یسم فاعلہ کی طرف اسناد ہوتا ہے اور مفعول کی طرف اسناد بعید ہوتا ہے فاعل کی طرف اسناد قریب ہوتا ہے اور ذاک اسم اشارہ بعید کیلئے ہے اسی مناسبت کیوجہ سے اسم اشارہ بعید کو اسم مفعول کے ساتھ جوڑا گیا۔

فائدہ اسمائے مشتقہ یعنی اسم فاعل و اسم مفعول وغیرہما کے کل چھ قیاسی صیغے ہیں تین مذکر تین مؤنث کیلئے۔ ان میں غائب مخاطب متکلم پر دلالت نہیں ہوتی کیونکہ صیغہ صفت کا ذات مبہم پر دلالت کرتا ہے اور غائب وغیرہ ذات معین پر دلالت کرتے ہیں۔ باقی مکسر اور تصغیر کے صیغے سماع پر موقوف ہیں ان کے لئے کوئی قاعدہ نہیں۔

فائدہ اسم ظرف و اسم آلہ میں تذکیر تانیث نہیں ہوتی کیونکہ جگہ اور وقت اور آلہ مذکر و مؤنث نہیں ہوا کرتے ہیں۔

فائدہ تعلیل کے اعتبار سے فعل اصل ہے اور مصدر اس کی فرع ہے اور اشتقاق کے اعتبار سے مصدر اصل ہے اور فعل اس کی فرع ہے۔

تعلیل: کسی کلمہ کی اصل معلوم کر کے اس پر قانون کی کیفیت اور طریقہ بیان کرنے کو تعلیل کہتے ہیں۔

قوانین کے پڑھنے سے پہلے چند فوائد کا معلوم کرنا ضروری ہے

فائدہ اول لفظ'' قانون'' غیر عربی لفظ ہے۔لغت میں قانون کہتے ہیں '' مِسْطَرُ الْکِتَابِ'' کو یعنی وہ آلہ جس سے سطریں سیدھی کی جائیں ۔اصطلاح میں '' قَاعِدَۃٌ کُلِّیَّۃٌ مُنْطَبِقَۃٌ عَلٰی جَمِیْعِ جُزْئِیَّاتِ مَوْضُوْعِھَا'' یعنی وہ قاعدہ کلیہ جو اپنے موضوع کی تمام جزئیات پر ہر جگہ سچا آئے جیسا کہ نحو کا قاعدہ ہے فاعل کا مرفوع ہونا یعنی فاعل جہاں بھی ہوگا مرفوع ہوگا[۱] ۔

فائدہ دوم جب بھی قانون کا نام لیا جائے گا تو اس کی اتفاقی مثال سے لیا جائے گا یعنی جو اس کی اتفاقی مثال ہے وہ اس قانون کا نام ہے۔

فائدہ سوم حکم دو قسم پر ہے[۲] (۱) وجوبی (۲) جوازی۔حکم وجوبی وہ ہے جس کے پڑھنے کا طریقہ صرف ایک ہو۔حکم جوازی وہ ہے جس کے پڑھنے کے طرق متعدد ہوں۔

فائدہ چہارم شرط دو قسم پر ہے[۳] (۱) وجودی (۲) عدمی۔وجودی وہ شرط ہے جس کا ہونا ضروری ہو عدمی وہ شرط ہے جس کا نہ ہونا ضرور ہو۔پھر ہر ایک ان میں سے دو دو قسم پر ہے (۱) وجودی کامل (۲) وجودی ناقص (۳) عدمی کامل (۴) عدمی ناقص۔

وجودی کامل : وجودی کامل وہ ہے فقط ایک شرط کی موجود ہونے سے حکم قانون جاری ہو جائے۔

وجودی ناقص: وجودی ناقص وہ ہے فقط ایک شرط کے موجود ہونے سے حکم قانون جاری نہ ہو۔

عدمی کامل: عدمی کامل وہ ہے کہ فقط ایک شرط کے نہ ہونے سے حکم قانون جاری ہو جائے۔

عدمی ناقص: عدمی ناقص وہ ہے کہ چند شرائط نہ ہونے کے بعد حکم قانون جاری ہو۔

فائدہ پنجم مثال کہتے ہیں وہ جزئی جو قاعدہ کی توضیح کے لئے بیان کیا جائے۔

پھر مثال کی دو قسمیں ہیں: (۱) احترازی (۲) اتفاقی۔
مثال احترازی وہ ہے جس میں شرط نہ پائی جائے۔مثال اتفاقی وہ ہے جس میں شرط پائی جائے۔

❁❁❁

---

(۱) ←: مناسبت لغوی واصطلاحی کے درمیان جس طرح مسطر سے سطور ٹیڑھے ہونے سے محفوظ رہتے ہیں اسی طرح انسان بھی قانون کے ذریعے سے صیغہ میں غلطی کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲) ←: ھُوَ اَثَرٌ مُرَتَّبٌ عَلَی الشَّیْئِ وہ اثر جو کسی چیز پر مرتب کیا گیا ہو۔

(۳) ←: اَلشَّرْطُ مَا یَتَوَقَّفُ عَلَیْہِ وُجُوْدُ الشَّیْئِ۔شرط وہ ہے جس پر کسی چیز کا وجود موقوف ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قوانین ثلاثی مجرد

قانون: اجتماع دوعلامات تانیث در فعل مطلقاً ممنوع است ودر اسم وقتیکہ از یک جنس باشد۔

اس قانون کا نام ہے ضَرَبْنَ کا پہلا قانون اس کیلئے ایک حکم ہے۔

فعل کیلئے ایک شرط اور اسم کیلئے دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ دو علامت تانیث میں سے ایک کا حذف کرنا واجب ہے[1]۔ فعل کی **شرط** یہ ہے کہ دو علامات تانیث کی جمع ہوں، مطلقاً احترازی مثال ضَرَبَتْ یہاں ایک علامت تانیث ہے۔ اتفاقی مثال ضَرَبْتُنَّ سے (تاء اور نون چونکہ دونوں تانیث کی علامتیں ہیں جن کا اجتماع فعل میں ناجائز ہے، اس لئے تاء کو حذف کر دیا جو واحد کی علامت ہے اور نون کو باقی رکھا جو جمع کی علامت ہے) ضَرَبْنَ پڑھنا واجب ہے۔ اسم کی **پہلی شرط** یہ ہے کہ

---

[1] ←۔ علامات تانیث نزد صرفیان نو ⑨ ہیں چار فعل میں اور پانچ اسم میں۔ فعل کی علامتیں یہ ہیں۔ ① تا ساکنہ جیسے ضَرَبَتْ ② نون مفتوحہ جیسے ضَرَبْنَ ③ تا متحرکہ مکسورہ جیسے ضَرَبْتِ ④ یا ساکنہ جیسے تَضْرِبِیْنَ۔ اسم کی علامتیں یہ ہیں ① الف مقصورہ تانیثی جیسے حُبْلٰی ② الف ممدودہ تانیثی جیسے حَمْرَاءُ ③ تا متحرکہ مدوّرہ جیسے ضَارِبَۃٌ ④ تائے مطولہ جیسے ضَارِبَاتٌ جو کہ اصل میں ضَارِبَتَاتٌ تھا بعض مقامات میں تائے مدوّرہ کو تائے مطولہ کی صورت میں لکھا جاتا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ⑤ تا مقدرہ جیسے اَرْضٌ کہ اصل میں اَرْضَۃٌ تھا۔ شافیہ

سوال دوعلامات تانیث میں تا کو حذف کیا نون کو حذف کیوں نہیں کیا؟

جواب اگر نون کو حذف کرتے تو واحدہ مؤنثہ غائبہ سے التباس ہوتا۔

فائدہ مفرد کی تائے تانیث جمع مؤنث سالم کی الف وتا کے وقت گر جاتی ہے تاکہ ایک شے پر دو متضاد علامتوں کا جمع ہونا لازم نہ آئے جیسے کہ ضَارِبَۃٌ کی تا ضَارِبَاتٌ میں گر گئی۔

دوعلامات تانیث ہوں احترازی مثال ضَارِبَۃٌ یہاں ایک علامت تانیث ہے۔**دوسری شرط** یہ ہے کہ دوعلامات تانیث ایک جنس کی ہوں احترازی مثال ضُرْبَیَاتٌ یہاں ''یا''ضُرْبٰی کے الف مقصورہ سے بدل ہے اور ''تا''کی جنس سے نہیں، اتفاقی مثال ضَارِبَتَاتٌ سے ضَارِبَاتٌ پڑھناواجب ہے۔

اعتراض اِثْنَتَا عَشَرَۃَ کے اندر دوعلامات ازیک جنس موجود ہیں اور حکما کلمہ بھی ایک ہے قانون کیوں جاری نہیں۔کیا گیا؟

جواب اِثْنَتَا اصل میں اِثْنَیَا تھا حقیقت میں ''یا'' ہے عارضی طور پر اسے ''تا'' کردیا گیاہے عارضی چیز کا کوئی اعتبار نہیں۔

قانون: اجتماع اربع حرکات متوالیات در یک کلمہ وحکم وے ممنوع است۔

اس قانون کا نام ضَرَبْنَ کادوسرا قانون اس کیلئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ چار حرکتوں میں سے ایک حرکت کا حذف کرناواجب ہے۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ چار حرکات ہوں۔احترازی مثال ضَرَبَ۔ یہاں تین حرکات ہیں **دوسری شرط** یہ ہے کہ پے در پے ہوں یعنی ان کے درمیان کوئی ساکن نہ ہو۔احترازی مثال تَدَحْرَجَ۔ یہاں ''حا'' درمیان میں ساکن ہے۔**تیسری شرط** یہ ہے کہ چار حرکات ایک کلمہ میں ہوں خواہ حقیقتاً ایک کلمہ ہو یا حکما۔احترازی مثال ضَرَبَتَ یہ نہ حقیقت میں ایک کلمہ ہے نہ حکما۔اتفاقی مثال حقیقۃ کی دَحَرَجَ سے دَحْرَجَ .یَضَرِبُ سے یَضْرِبُ۔حکما کی ضَرَبَنَ سے ضَرَبْنَ پڑھنا واجب ہے[1]۔

---

[1] ← کلمہ دوقسم پر ہے حقیقی، حکمی۔کلمہ حقیقی وہ ہے جس کوواضع نے ایک معنی کیلئے وضع کیا ہوجیسے دَحْرَجَ۔کلمہ حکمی وہ ہے جس کوواضع نے ایک معنی کیلئے وضع نہ کیا ہو بلکہ ہرایک کلمہ کوجدا جدا معنی کیلئے وضع کیا ہولیکن ان کا آپس میں اتصال اتنا شدید ہوکہ وہ حکما ایک کلمہ کہا جائے جیسے ضَرَبْنَ یہ کلمہ فعل اور فاعل دوالگ چیزیں ہیں لیکن نون ضمیر کوالگ نہیں کیا جاسکتا ہےاس لئے حکما ایک کلمہ ہے،اسی وجہ سے ہرضمیر مرفوع متصل متحرک کے ماقبل کوساکن کیا جاتا ہے جیسے ضَرَبْنَ. اَکْرَمْنَ. اِکْتَسَبْنَ۔اس سے آگے ماضی کے تمام صیغوں میں یہ قانون جاری ہوگا۔

اعتراض ضَرَبَةٌ میں جملہ شرائط کے موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری کیوں نہیں ہوا؟

جواب ضَرَبَةٌ میں تا کی حرکت عارضی ہے کیونکہ تا خود عارضی ہے تو اس کی حرکت بھی عارضی ہے اس لئے تو بوقت وقف ''ھا'' بن کر ساکن ہوجاتی ہے۔

اعتراض عُلَبِطٌ (گوسفند) هُدَبِدٌ (شیر خفتہ) میں قانون کیوں جاری نہیں ہوا؟

جواب اصل میں عَلَابِطٌ، هُدَابِدٌ تھے الف درمیان میں ساکن ہے بوجہ خفت حذف کی گئی ہے۔

فائدہ نون جمع مؤنث کا فعل میں ہمیشہ مفتوح آتا ہے اور ماقبل اسکا وجوباً ساکن ہوتا ہے اسی قانون سے جیسے: ضَرَبْنَ يَضْرِبْنَ تَضْرِبْنَ۔ اور ماضی کے تمام صیغوں میں لام کلمہ مبنی بر سکون ہوتا ہے اسی قانون سے، جیسے: ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا۔ الخ

تنبیہ! افعال اور اسماء مشتقہ میں فاکلمہ کو ساکن اسی قانون سے کر دیا تو الی اربع حرکات سے بچنے کی خاطر۔ جیسے: اَكْرَمَ يَضْرِبُ۔ مَضْرُوْبٌ۔ اَضْرَبُ۔

> قانون: ہر الف کہ داخل شود بر ضمیر مجرور متصل آن الف را بیا بدل کنند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے عَلٰى لَدٰى کا اس کیلئے ایک حکم اور ایک شرط یہ ہے کہ **حکم** یہ ہے کہ الف کو یا سے بدلنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ الف کے بعد ضمیر مجرور متصل ہو احترازی مثال عَلٰى خُلُقٍ یہاں الف کے بعد خا ہے ضمیر نہیں اتفاقی مثال عَلَيْهِمْ اِلَيْنَا لَدَيْهِمْ جو اصل میں عَلٰى اِلٰى لَدٰى تھے۔

> قانون: ہر واوے کہ واقع شود آخر اسم غیر متمکن ماقبلش مضموم آن را حذف و ماقبلش را ساکن می کنند وجوباً مگر واو ھو۔

اس قانون کا نام ہے ضَرَبْتُمْ اَنْتُمْ کا اس کیلئے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ واو کو حذف اور ماقبل کو ساکن کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واوَ ہو۔ احترازی مثال حَيٌّ، هِيَ یہاں یا ہے **دوسری شرط** یہ ہے کہ واوَ آخر میں ہو احترازی مثال اَنْزَلْتُمُوْهُ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال يَدْعُوْ

یہاں فعل کے آخر میں ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ اسم بھی غیر متمکن ہو[۱] احترازی مثال اَدْلُوْ یہ اسم متمکن ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واؤ کا ماقبل مضموم ہو احترازی مثال ضَرَبْتَوْ۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ وہ کلمہ صالحہ بناء سے کم نہ ہو۔ احترازی مثال هُوَ یہ صالح بناء سے کم ہے۔ صالح بناء اسم وفعل وہ ہے جس کے حروف بوقت وضع کم از کم تین ہوں ۔اتفاقی مثال ضَرَبْتُمُوْا اَنْتُمُوْا سے ضَرَبْتُمْ اَنْتُمْ پڑھنا واجب ہے۔[۲]

فائدہ مگر واو'' هُوَ '' کا مطلب یہ ہے کہ هو ضمیر کی واو حالت رفعی میں قانون جاری نہیں ہوگا جیسے هُوَ رَبُّكُمْ مگر حالت نصبی وجری میں قانون وجوبا جاری ہوگا جیسے: اِنَّ هُوَ سے اِنَّهٗ۔ اَنْزَلْنَاهُوَ سے اَنْزَلْنَاهُ۔ بِحَمْدِ هُوَ سے بِحَمْدِهٖ۔

قانون: در ہر ماضی مجہول حروفِ متحرکہ راحرکت ضمہ وماقبل آخر را کسرہ باقی رابرحال خودمی دارند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے ماضی مجہول کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔ **حکم** یہ ہے کہ حروفِ متحرکہ کو حرکت ضمہ ماقبل آخر کو کسرہ باقی کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ ماضی معلوم سے ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال ضَرَبَ جبکہ ماضی مجہول بنا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ اتفاقی مثال ضَرَبَ، اِحْدَوْدَبَ سے ضُرِبَ اُحْدُوْدِبَ پڑھنا واجب ہے۔

ملحوظہ: یہ قانون جامع ہے جملہ ابواب کیلئے۔ مصنفؒ نے ماضی مجہول کے لئے تین قوانین ذکر کئے ہیں ایک قانون یہ جو کتاب ارشاد میں ہے اور دو قوانین ثلاثی مزید فیہ میں مذکور ہیں اب ان قوانین کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ قانون تینوں قوانین کی کفایت کرتا ہے۔

---

۱ ← اسم دو قسم پر ہے متمکن اور غیر متمکن۔ متمکن وہ ہے کہ عامل کے عمل کو قبول کرے۔ یہ معرب ہوتا ہے۔ غیر متمکن وہ ہے کہ اعراب کو قبول نہ کرے یہ مبنی ہوتا ہے۔

۲ ← ایسا اسم غیر متمکن جسکے آخر سے واو حذف ہوا ہو جب اس کے ساتھ ضمیر منصوب متصل مل جائے تو حذف شدہ واو کو واپس لانا واجب ہے جیسے دَعَوْتُمُوْهُمْ۔ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا۔ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا۔

قانون: در ہر مضارع مجہول بر حرف اول ضمہ و ماقبل آخر را فتحہ می خواندن واجب است۔

اس قانون کا نام مضارع مجہول کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔ **حکم** یہ ہے کہ حرف اول پر ضمہ ماقبل آخر پر فتحہ پڑھنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ مضارع معلوم سے مضارع مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبُ جبکہ مضارع مجہول بنانے کا ارادہ نہ ہو۔ اتفاقی مثال یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ۔ یَعْلَمُ سے یُعْلَمُ۔ یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ پڑھنا واجب ہے۔

قانون: در ہر اسم فاعل ثلاثی مجرد غالباً بروزن فَاعِلٌ می آید واز غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع معلوم آن باب می آید بآوردن میم مضمومہ بجائے حرف اتین وکسرہ دادن ماقبل آخر را اگر نباشد تنوین تمکن در آخرش در آرند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے اسم فاعل کا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں، ہر حکم کیلئے ایک ایک شرط۔

پہلا حکم یہ ہے کہ اسم فاعل کو فَاعِلٌ کے وزن پر غالباً پڑھنا واجب ہے [1]۔ **شرط** یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کا باب ہو۔ احترازی مثال یُکْرِمُ یُدَحْرِجُ۔ اتفاقی مثال یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ اسم فاعل کو اسی باب کے مضارع معلوم کے وزن پر پڑھنا واجب ہے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ وہ یہ کہ حرف مضارع کی جگہ میم مضموم علامت اسم فاعل ماقبل آخر کو کسرہ آخر میں تنوین تمکن علامت اسمیت کی لانا۔ **شرط** یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا نہ ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبُ اتفاقی مثال یُصَرِّفُ، یُدَحْرِجُ سے مُصَرِّفٌ، مُدَحْرِجٌ پڑھنا واجب ہے۔

---

[1] ← اسم فاعل ثلاثی مجرد سے اکثر فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، کبھی کبھی غیر فَاعِلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جبکہ مبالغہ کے معنی کیلئے ہو جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ سے عَلِیْمٌ یہ صفت مشبہ نہیں بلکہ اسم فاعل مبالغہ کے معنی کیلئے ہے، کیونکہ یہ متعدی باب ہے، صفت مشبہ لازمی باب سے آتا ہے۔

فائدہ اسم فاعل صرف ثلاثی مجرد کی گردان میں جمع مکسر اور تصغیر کے صیغے آتے ہیں۔

قانون: ہر مدّہ زائدہ کہ واقع شود در مفرد مکبر بدوم جاوقت بنا کردن جمع اقصیٰ وصیغہ تصغیر آن رابواو مفتوحہ بدل کنند وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے مدّہ زائدہ کا قانون۔اس کے سمجھنے سے پہلے ایک مقدمہ کا جاننا ضروری ہے۔

مقدمہ میں تین فائدے ہیں۔

فائدہ اول: ''و،ا،ی'' ان کے تین نام ہیں ① حروف مدہ ② حروف لین ③ حروف علت۔واؤ کہتی ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہو۔الف کہتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو۔ یاء کہتی ہے کہ میرا ماقبل مکسور ہو۔

مدہ : مدہ ان کو اس وقت کہیں گے جب یہ حروف ساکن ماقبل کی حرکت کے موافق ہوں جیسے اُوْتِيْنَا۔

لین : لین ان کو اس وقت کہیں گے جب یہ حروف ساکن ماقبل کی حرکت کے مخالف ہوں جیسے خَوْفٌ سَيْفٌ[1]۔

علت: علت ان حروف کی ہر حالت کو کہیں گے چاہے ساکن ہوں یا متحرک، ماقبل کی حرکت موافق ہو یا مخالف۔

فائدہ دوم: جمع اقصیٰ وہ جمع مکسر ہے جس سے مزید جمع بناء نہ ہوسکے۔اس کو جمع منتہی الجموع اور جمع الجموع کہتے ہیں۔جیسے اَقْوَالٌ یہ جمع مکسر ہے قَوْلٌ کی پھر اس جمع کی جمع اَقَاوِيْلُ ہے۔البتہ اسکی جمع سالم آسکتی ہے جیسے:صَوَاحِبُ سے صَاحِبَاتٌ۔

جمع اقصیٰ کے بنانے کا طریقہ: پہلے دوحرف مفتوح تیسری جگہ پر الف علامت اقصیٰ کی لائیں گے۔اگر الف کے بعد ایک حرف ہو تو وہ مشدد ہوگا جیسے فَرْشٌ سے فَرَاشٌ۔اگر الف کے بعد دوحرف ہوں اور دونوں متحد الجنس ہوں تو وہ بھی مشدد ہوگا جیسے دَابَّةٌ سے دَوَابُّ۔اگر الف کے بعد دوحرف ہیں تو پہلا مکسور دوسرا اپنے حال پر رہے گا۔کیونکہ وہ محل اعراب ہے جیسے مَضْرِبٌ سے مَضَارِبُ[2]۔اگر الف اقصیٰ کے بعد تین حرف ہوں تو پہلا مکسور دوسرا ساکن اسکو یاء ساکنہ کے ساتھ تبدیل کیا جائیگا تیسرا اپنے حال پر رہے گا جیسے مَضْرُوْبٌ سے

---

① ← الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔

② ← مَضْرِبٌ جب اس کی جمع اقصیٰ بنائیں گے تو پہلے دوحرف کو فتح یعنی میم ضاد کو تو مَضَرِبٌ ہو جائے گا۔بعدہٗ سیوم جا الف علامت جمع اقصیٰ کی لائیں گے تو مَضَاربُ۔الف کے بعد دوحرف تھے پہلے (را) کو کسرہ دے کر مَضَارِبُ پڑھیں گے۔

مَضَارِيْبُ [۱] -جمع اقصیٰ کے مشہوراوزان یہ ہیں۔ مَفَاعِيْلُ، مَفَاعِلُ، اَفَاعِيْلُ، اَفَاعِلُ، فَوَاعِلُ-

فائدہ سوم: صیغہ تصغیر۔تصغیر کہتے ہیں کسی اسم میں مخصوص مفہوم پیدا کرنے کے لئے تبدیلی کی جائے جو پیار، قلت، حقارت۔عظمت، شفقت وغیرہ پر دلالت کرے جیسے قَرْشٌ سے قُرَيْشٌ (عرب کا معزز قبیلہ)، رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ (حقیر مرد)، ضَارِبٌ سے ضُوَيْرِبٌ (تھوڑا سا مارنے والا) بَنُوْ سے بُنَيٌّ (پیارا بیٹا)۔

صیغہ تصغیر بنانے کا طریقہ: صیغہ تصغیر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف اول پر ضمہ، دوسرے پر فتحہ، تیسری جگہ پر یائے ساکن علامتِ تصغیر لائیں گے۔اگر یا ساکنہ کے بعد ایک حرف ہے تو اپنے حال پر رہے گا جیسے رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ اگر یا کے بعد دو حرف مختلف الجنس ہوں تو پہلا مکسور دوسرا اپنے حال پر رہے گا۔ جیسے مَضْرِبٌ سے مُضَيْرِبٌ [۲] ۔اگر یا کے بعد دو حرف متحد الجنس ہوں تو وہ مشدد ہوں گے جیسے دَابَّةٌ سے دُوَيْبَّةٌ۔اگر اس یاء کے بعد تین حرف ہوں تو پہلا مکسور، دوسرا ساکن اسکو یاء ساکنہ سے بدلیں گے، تیسرا اپنے حال پر رہے گا جیسے مَضْرُوْبٌ سے مُضَيْرِيْبٌ [۳] ۔

اگر کوئی مانع ہوا تو اس قانون کے خلاف واقع ہوگا جیسے ضُرْبىٰ سے ضُرَيْبىٰ [۴] ۔

اس قانون کیلئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔**حکم** یہ ہے کہ مدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ مدہ ہو احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ۔ یہ لین ہیں۔**دوسری شرط** یہ ہے کہ مدہ بھی زائدہ ہو۔احترازی

---

(۱) ب ← مَضْرُوْبٌ جب اس کی جمع اقصیٰ بنائیں گے تو پہلے دو حرف میم ضاد کو فتح، تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لائیں گے تو مَضَارُوْبٌ ہوا۔الف کے بعد تین حرف تھے تو پہلے (را) کو کسرہ، دوسرے (واو) کو سکون، پھر مِيْعَادٌ کی قانون سے یا سے تبدیل کرکے مَضَارِيْبُ پڑھیں گے۔تنوین حذف ہوگا بوجہ غیر منصرف۔

(۲) ← مَضْرِبٌ جب اس کی تصغیر بنائیں گے تو حرف اول میم پر ضمہ دوم (ضاد) پر فتح تیسری جگہ یا ساکن لائے یا کے بعد دو حرف تھے پہلے (ر) کو کسرہ، دوسرے (با) کو اپنے حال پر چھوڑیں گے تو مُضَيْرِبٌ ہو جائے گا۔

(۳) ← مَضْرُوْبٌ جب اس کی تصغیر بنائیں گے تو حرف اول (میم) پر ضمہ، دوم (ضاد) پر فتحہ، تیسری جگہ یا ساکن علامت تصغیر لائے تو مُضَيْرُوْبٌ ہوا پھر یا کے بعد والے حرف (را) پر کسرہ، بعدہٗ بقانون مِيْعَادٌ واو کو یاء سے بدلا تو مُضَيْرِيْبٌ ہوا۔

(۴) ← یہاں آخر میں جو ماقبل کو کسرہ دینے سے مانع ہے چونکہ الف چاہتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو۔

مثال بَابٌ بِیْرٌ بُوْسٌ۔ یہ اصلی ہیں۔**تیسری شرط** یہ ہے کہ مکبر میں ہوں یعنی اسم میں۔احترازی مثال ضَارَبَ ضُوْرِبَ۔ یہ فعل ہے۔**چوتھی شرط** یہ ہے کہ مدہ دوسری جگہ پر ہو۔احترازی مثال ضُرْبِیْ مَضْرُوْبٌ شَرِیْفٌ۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ جمع اقصیٰ وصیغہ مصغر بنانے کا ارادہ ہو۔احترازی مثال ضَارِبٌ ضَارِبَۃٌ۔ اتفاقی مثال الف مدہ کی ضَارِبَۃٌ سے ضَوَارِبُ ضُوَیْرِبَۃٌ، یامدہ کی ضِیْرَابٌ (بروزن فِیْعَالٌ یہ اسم مصدر ہے باب مفاعلۃ کا) سے ضَوَارِیْبُ ضُوَیْرِیْبٌ، واو مدہ[1] کی طُوْمَارٌ سے طَوَامِیْرُ طُوَیْمِیْرٌ۔

فائدہ اسم مصدر وہ ہوتا ہے جسکا وزن مصدر کا نہ ہو لیکن معنی مصدر کا پایا جاتا ہو۔

سوال الف اور یا کو تو واؤ سے تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن واؤ کو واؤ سے کیسے تبدیل کیا جائے گا؟

جواب تبدیلی دو قسم کی ہے۔ایک ذات میں، دوسری وصف میں ۔ ذات میں تبدیلی کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کرنا جیسے الف مدہ یا مدہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کرنا۔وصف میں تبدیلی کہتے ہیں حرف کی ایک حالت کو دوسری حالت سے تبدیل کرنا جیسے واو مدہ کی سکون کو فتحہ سے تبدیل کرنا تو طُوْمَارٌ سے طَوَامِیْرُ طُوَیْمِیْرٌ میں تبدیلی وصف کی ہے۔

قانون: ہر اسم مفعول از ثلاثی مجرد بروزن مَفْعُوْلٌ می آید واز غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع مجہول می آید باوردن میم مضمومہ بجائے حرف اتین، تنوین تمکن در آخرش در آرند وجوباً۔

اس قانون کا نام اسم مفعول کا قانون، اس کیلئے دو حکم ہیں، ہر حکم کیلئے ایک ایک شرط۔

پہلا حکم یہ ہے کہ اسم مفعول کو مَفْعُوْلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔**شرط** یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا ہو۔احترازی مثال یُکْرَمُ اتفاقی مثال یُضْرَبُ سے مَضْرُوْبٌ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ اسم مفعول کو اسی باب کے فعل مضارع مجہول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔تھوڑی سی

---

① ← انجاد الصرف والے نے فرمایا ہے کہ واؤ میں یہ شرط درست نہیں کہ مدہ ہو بلکہ عام ہے جیسے: جَوْهَرٌ. کَوْکَبٌ. نُوْرٌ سے جَوَاهِرُ. کَوَاکِبُ. نُوَیْرٌ۔

تبدیلی سے حرف اتین کی جگہ میم مضمومہ علامت اسم مفعول آخر میں تنوین جاری کریں گے۔**شرط** یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کا باب نہ ہو، احترازی مثال یُضْرَبُ اتفاقی مثال یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ. یُدَحْرَجُ مُدَحْرَجٌ۔

فائدہ اسم مفعول باب لازم سے نہیں آتا اگر باب لازم سے اسم مفعول کا ارادہ ہو تو اس پر حرف جر لاکر اسکو متعدی بنایا جاتا ہے جیسے یُشْرَفُ سے مَشْرُوْفٌ بِہٖ۔

قانون: ہر نون تنوین وقت دخول الف لام واضافت ونون تثنیہ وجمع در وقت اضافت حذف کردہ شود وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے نون تنوین وتثنیہ وجمع کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم تین شرائط ہیں۔

حکم یہ ہے کہ نون تنوین، نون تثنیہ وجمع کا حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ جس کلمہ کے آخر میں نون تنوین ہے اس کے اول میں الف لام داخل ہو۔احترازی مثال حَمْدٌ اتفاقی مثال اَلْحَمْدُ۔**دوسری شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ کے آخر میں نون تنوین ہے اس کی اضافت دوسرے کلمہ کی طرف ہو۔ احترازی مثال غُلَامٌ اتفاقی مثال غُلَامُ زَیْدٍ۔نون تثنیہ وجمع کی شرط یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون تثنیہ وجمع ہے اس کی اضافت دوسرے کلمہ کی طرف ہو احترازی مثال ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ۔ اتفاقی مثال ضَارِبَا زَیْدٍ، ضَارِبُوْ زَیْدٍ[1]۔

---

① **فائدہ** سوال: نون تنوین کا بوقت دخول الف لام کیوں گرجاتا ہے؟ جواب: نون تنوین اسم نکرہ کیلئے ہوتا ہے، اور الف لام برائے تعریف، یہ ضدیں ہیں اور اجتماع ضدیں جائز نہیں۔لہذا ایک ضد یعنی نون تنوین کو حذف کیا جاتا ہے تاکہ اجتماع ضدین نہ ہو۔سوال: نون تنوین اور تثنیہ وجمع بوقت اضافت کیوں گرجاتے ہیں؟ **جواب**: نون تنوین اور نون تثنیہ جمع کلمہ کے تمام ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور مضاف ومضاف الیہ اتصال کو چاہتے ہیں، اتصال تب حاصل ہوگا کہ اول کلمہ یعنی مضاف سے اسکے تمام ہونے کی علامت کو حذف کرینگے، ورنہ اتصال انکے درمیان نہ ہوگا۔سوال: کیا وجہ ہے کہ نون تثنیہ وجمع صرف اضافت سے گرجاتے ہیں، جبکہ نون تنوین کا الف لام اور اضافت دونوں حالتوں میں گرجاتا ہے؟ جواب: نون تثنیہ وجمع کی دو حالتیں ہیں۔① عوض تنوین کے ہوتا ہے ② عوض حرکت کے۔اور حرکت بوقت دخول الف لام نہیں گرتی اس لئے نون تثنیہ وجمع بھی بوقت دخول الف لام نہیں گرتے۔اور اضافت کے وقت اعتبار کیا جاتا ہے، عوض تنوین کا اور تنوین اضافت کے وقت گرجاتا ہے، تو نون تثنیہ وجمع بھی بوقت اضافت حذف ہوتے ہیں۔

قانون: ہر نون تنوین کہ ماقبلش مفتوح ست در حالت وقت آن را بالف بدل کردن کثیر و ساقط کردن قلیل است و اگر ماقبلش مضموم یا مکسور است در حالت وقف آن را بحرف علت بدل کردن قلیل و ساقط کردن کثیر است۔

اس قانون کا نام ہے نون تنوین کا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں ہر ایک حکم کیلئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ نون تنوین کا الف سے بدلنا اکثر ہے، ساقط کرنا قلیل ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ نون تنوین ہو احترازی مثال ضَارِبَانِ یہ نون تثنیہ ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ نون تنوین کا ماقبل مفتوح ہو۔ احترازی مثال غَفُوْرٌ اِلٰی حِیْنٍ۔ یہاں ماقبل مضموم ومکسور ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو احترازی مثال حَکِیْمَانِ الَّذِیْ یہاں حالت وقف نہیں۔ اتفاقی مثال حَکِیْمًا کو حَکِیْمَا پڑھنا کثیر اور حَکِیْمْ پڑھنا قلیل ہے۔[1]

دوسرا حکم یہ ہے کہ نون تنوین کو حرف علت سے تبدیل کرنا قلیل ہے اور ساقط کرنا کثیر ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ نون تنوین ہو احترازی مثال ضَارِبَانِ یہ نون تثنیہ ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ نون تنوین کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال حَکِیْمًا۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو احترازی مثال قَدِیْرُنِ الَّذِیْ۔ یہاں حالت وقف نہیں۔ اتفاقی مثال غَفُوْرٌ اِلٰی حِیْنٍ کو غَفُوْرُوْ اِلٰی حِیْنِیْ پڑھنا قلیل اور غَفُوْرْ. اِلٰی حِیْنْ پڑھنا کثیر ہے۔

---

[1] ← اگر کلمہ کے آخر میں ت نون تنوین تا ء تانیث وحدۃ پر داخل ہو تو اس کو وقف کی حالت میں ھا سے تبدیل کرنا واجب ہے، حرف علت سے بدل کرنا جائز نہیں جیسے رَحْمَةٌ مُسْلِمَةٌ کو رَحْمَة، مُسْلِمَة پڑھنا واجب ہے۔ نوادر فیض، صرف بہتر ال، انجاد۔

قانون: ہر نون خفیفہ ما قبل او مضموم یا مکسور باشد در حالت وقف بیفتد و محذوف باز آید و جوباً و گرنہ بالف مبدل شود۔

اس قانون کا نام ہے نون خفیفہ کا قانون [1] ۔ اس کیلئے دو حکم ہیں۔ ہر ایک حکم کیلئے دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ نون خفیفہ کو گرا کر محذوف شدہ حرف کو واپس لانا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ نون خفیفہ کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبَنْ یہاں مفتوح ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبُنْ بَكْراً اِضْرِبِنْ بَكْراً یہاں وقف بکر کی را پر ہے۔ اتفاقی مثال اِضْرِبُنْ ، اِضْرِبِنْ نون خفیفہ کو حذف کر کے محذوف شدہ حرف کو واپس لا کر اِضْرِبُوْا اِضْرِبِيْ پڑھنا واجب ہے [2]۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ نون خفیفہ کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ نون خفیفہ کا ماقبل مفتوح ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبُنْ یہاں مفتوح نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو احترازی مثال اِضْرِبَنِ الْقَوْمَ۔ اتفاقی مثال اِضْرِبَنْ سے اِضْرِبَا، کبھی نون خفیفہ کو بحالت وقف حرف علت سے بدل دیتے ہیں جیسے کہ ذکر ہوا اور کبھی بحالت وصل بھی نون خفیفہ کو حرف علت سے بدل دیتے ہیں جیسے اَلْقِيَنْ فِيْ جَهَنَّمَ سے اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ۔

فائدہ: قرآن مجید میں دو مقام پر نون خفیفہ کو تنوین کی شکل میں تحریر کیا گیا ہے، وَلَيَكُوْناً۔ (سورۃ یوسف) لَنَسْفَعًا (سورۃ العلق) نون خفیفہ کو حرف علت سے بدلنا غیر فصیح ہے۔ مصنف ارشادؒ نے مبتدی کی رعایت فرما کر غیر فصیح لغت پر اکتفا فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

---

[1] نون خفیفہ کے تین احکام ہیں۔ ① عام طور وصل میں پڑھا جاتا ہے جیسے: اِضْرِبَنْ سَارِقًا۔ ② لیکن وصل میں اگر مابعد ساکن ہو جائے تو التقائے ساکنین کے قانون سے اسے حذف کرنا واجب جیسے: لَا تَضْرِبِ الْمَظْلُوْمَ اصل میں لَا تَضْرِبَنْ الْمَظْلُوْمَ تھا۔ ③ وقف میں نون خفیفہ کسی حال میں نہیں پڑھا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل قانون میں ہے۔ (ہدایۃ الصرف)

[2] نون خفیفہ ضمہ و کسرہ کے بعد حالت وقف میں گر جائیگا اور حرف ساکن (واو، یا) جو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گئے تھے علت حذف کے زائل ہونے کی وجہ سے لوٹ آئیں گے۔ اس وقت اگرچہ موقوف علیہ اور غیر موقوف علیہ میں التباس لازم آتا ہے لیکن التباس قرینہ سے دور ہو جائیگا۔ بھتر ال. فیوض. انجاد۔

قانون: ہر نون اعرابی وقت دخول جوازم ونواصب ولحوق نون ثقیلہ وخفیفہ وبنا کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ شود وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے نون اعرابی کا قانون۔ نون اعرابی [1] وہ نون ہے جو فعل مضارع کے آخر میں ضمہ کے عوض میں آئے۔ اس کیلئے ایک حکم پانچ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ نون اعربی کو حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ کے آخر میں نون اعرابی ہے اس پر حروف جوازم میں سے کوئی حرف داخل ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ اتفاقی مثال لَمْ یَضْرِبَا لَمْ یَضْرِبُوْا۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس پر حروف نواصب میں سے کوئی حرف داخل ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ اتفاقی مثال لَنْ یَّضْرِبَا لَنْ یَّضْرِبُوْا۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہو [2]۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ اتفاقی مثال لَیَضْرِبَانِّ لَیَضْرِبُنَّ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس کے آخر میں نون خفیفہ لاحق ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِیْنَ۔ اتفاقی مثال لَیَضْرِبُنْ لَتَضْرِبِنْ۔

---

① ← فعل مضارع کے چودہ صیغوں میں سے سات صیغوں میں نون اعرابی ہوتا ہے وہ یہ ہیں۔ ① تثنیہ مذکر غائبین ② جمع مذکر غائبین ③ تثنیہ مؤنث غائبتین ④ تثنیہ مذکر مخاطبین ⑤ جمع مذکر مخاطبین ⑥ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ ⑦ تثنیہ مؤنثہ مخاطبتین۔

فائدہ فعل مضارع میں نون زائدہ تین قسم کے داخل ہوتے ہیں۔ ① نون اعرابی جو صرف سات صیغوں میں ہوتا ہے۔ ② نون ضمیری جو صرف دو صیغوں میں ہوتا ہے۔ جمع مؤنث غائبات، جمع مؤنث مخاطبات ③ نون تاکید۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں: ① ثقیلہ ② خفیفہ۔ نون ثقیلہ فعل مضارع کے تمام صیغوں کے آخر میں آتا ہے اور نون خفیفہ فعل مضارع کے آٹھ صیغوں میں آتا ہے، باقی چار تثنیہ دو جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا، جب فعل مضارع کے آخر میں نون تاکید آئے تو عموما اس کے شروع میں لام تاکید یہ لانا اکثر ہے کبھی نہیں بھی لگتا ہے جیسے: وَاِمَّا تَخَافَنَّ۔ [1]

② ← نون ثقیلہ اس نون مشدد کو کہتے ہیں جو فعل مضارع، امر، نہی کے آخر میں تاکید کیلئے آئے۔ اور نون خفیفہ وہ نون ساکن ہے جو فعل مضارع، امر، نہی کے آخر میں تاکید کیلئے آئے۔ جب نون تاکید مضارع کے آخر میں لاحق ہو تو نون اعرابی اور واؤ یا بوجہ التقاء ساکنین حذف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت لام مفتوحہ ابتداء میں لائی جاتی ہے یا اِمَّا اور یہ سات صیغے نون اعرابی والے مبنی علی علامت الجزم ہوں گے۔ [2]

---

[1] ← محققین کی رائے یہ ہے کہ: ضمیر بارز والے صیغے (یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ) معرب ہی رہتے ہیں، البتہ ضمیر بارز سے (یَضْرِبُ، تَضْرِبُ) خالی صیغے مبنی برفتحہ ہو جاتے ہیں۔

[2] ← عند البعض

قانون: ہر نون ساکن وتنوین کہ واقع شود قبل با مطلقاً آن را بمیم بدل کنند وجوبا وقبل از حروف حلقیہ ظاہر خواندہ می شوند وجوبا وقبل از الف نمی آیند ودر باقی حروف اخفا کردہ آیند۔

اس قانون کا نام ہے اقلاب اظہار اخفا کا قانون۔ اس کیلئے تین حکم ہیں، ہر حکم کیلئے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم یہ ہے کہ نون ساکن ونون تنوین کو میم سے تبدیل کرنا واجب ہے۔**شرط** یہ ہے کہ نون ساکن نون تنوین کے بعد با ہو۔ احترازی مثال مِنْ رَّبِّهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ یہاں حرف را ہے۔ اتفاقی مثال ایک کلمہ کی يَنْبَغِيْ دو کلمہ کی مِنْۢ بَعْدُ۔ لَفِيْ شِقَاقٍ ۔ بَعِيْدٍ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ نون ساکن نون تنوین کو ظاہر کر کے پڑھنا واجب ہے۔**شرط** یہ ہے کہ نون ساکن ونون تنوین کے بعد حروف حلقیہ میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ احترازی مثال مِنْ بَعْدُ۔ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ۔ یہاں حرف با سے پہلے ہے۔ اتفاقی مثال مِنْ حَاكِمٍ، اَنْعَمْتَ، عَلِيْمٌ، حَكِيْمٌ (۱)۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ نون ساکن ونون تنوین کو مخفی کر کے پڑھنا واجب ہے۔**شرط** یہ ہے کہ نون ساکن نون تنوین کے بعد حروف اخفا میں سے ایک حرف ہو۔ احترازی مثال مِنْ حَمْدٍ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ یہاں حرف حا سے پہلے۔ اتفاقی مثال (۲) مَنْ ثَقُلَتْ، كُنْتُمْ ۔ زَيْدٌ كَرِيْمٌ۔

---

(۱) ← **بیت!** حرف حلقی شش بود اے نون عین ۞ ہمزہ ہا و حا و خا و عین و غین

امثلہ نون تنوین قبل حروف حلقی! زَيْدٌ اَمِيْرٌ۔ زَيْدٌ هَالِكٌ۔ زَيْدٌ حَاكِمٌ۔ زَيْدٌ خَادِمٌ۔ زَيْدٌ عَالِمٌ۔ زَيْدٌ غَالِبٌ۔

امثلہ نون ساکن قبل حرف حلقی! مِنْ اَمِيْرٍ۔ مِنْ هَالِكٍ۔ مِنْ حَاكِمٍ۔ مِنْ خَادِمٍ۔ مِنْ عَالِمٍ۔ مِنْ غَالِبٍ۔

(۲) ← **حروف اخفاء!** تا و ثا و جیم و دال و ذال و زا و سین و شین ۔ خ صاد و ضاد و طا و ظا و فا و کاف و قاف بین

كُنْتُمْ، كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى۔ مَنْ ثَقُلَتْ، مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ۔ مَنْ جَاءَكَ، فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ۔ مِنْ دَافِقٍ، عَذَابًا دُوْنَ۔ مِنْ ذَاكِرٍ، جَوَادٌ ذَاكِرٌ۔ مِنْ زَاجِرٍ، شُجَاعٌ زَاجِرٌ۔ مِنْ سَاكِنٍ، اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا۔ مِنْ شَاكِرٍ، سَبْعٌ شِدَادٌ۔ مِنْ صَابِرٍ، قَوْمًا صَابِرِيْنَ۔ مِنْ ضَاحِكٍ، قُوَّةٌ ضُعَفَاءُ۔ مِنْ طَاهِرٍ، قَوْمًا طَاغُوْنَ۔ مِنْ ظَاهِرٍ اَمِيْرٌ ظَالِمٌ۔ مِنْ فَاتِحٍ، رَجُلٌ فَقِيْرٌ۔ مِنْ كَرِيْمٍ، رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ۔ مِنْ قَاهِرٍ، رَجُلٌ قَسِيْمٌ۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس سے امر حاضر معلوم بنا کی جائے۔ احترازی مثال تَضْرِبَانِ تَضْرِبُوْنَ۔ اتفاقی مثال اِضْرِبَا اِضْرِبُوْا۔

قانون: ہرنون ساکن وتنوین رادرحرف یرملون ادغام می کنند وجوبا ونون متحرک راجوازاً بشرطیکہ دریک کلمہ نباشند درحروف یمون بغنہ ودرلر بغیر غنہ۔

اس قانون کا نام ہے یَرْمَلُوْنَ کا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کیلئے دو دو شرطیں ہیں۔ (یرملون کے حروف چھ ہیں۔ یؔ، رؔ، مؔ، لؔ، وؔ، نؔ،)

پہلا حکم یہ ہے کہ نون ساکن ونون تنوین کو حروف یرملون کی جنس کرنا واجب ہے اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ نون ساکن ونون تنوین کے بعد حروف یرملون میں سے ایک حرف ہو۔ احترازی مثال مِنْ شَرٍّ۔ زَیْدٌشَاہِدٌ۔ یہاں نون کے بعد حرف شین ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ نون ساکن، نون تنوین اور ان کے بعد والا حرف یرملون جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال بُنْیَانٌ قِنْوَانٌ۔ اتفاقی مثال لَنْ یَضْرِبَ سے لَنْ یَّضْرِبَ، دَافِقٍ یَخْرُجُ سے دَافِقٍ یَّخْرُجُ۔ باقی امثلہ برحاشیہ [1]۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ نون متحرکہ کو حروف یرملون کی جنس کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے (بقانون متجانسین) **پہلی شرط** یہ ہے کہ نون متحرک کے بعد حروف یرملون میں سے ایک حرف ہو۔ احترازی مثال اَلَّذِیْنَ جَاهَدُوْا۔ یہاں نون کے بعد جیم ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ نون متحرک اور اس کے بعد والا حرف جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال قُنِیَ۔ اتفاقی مثال آمَنَ یَزِیْدُ سے آمَنْ یَّزِیْدُ۔ آمَنَ رَفِیْقٌ۔ آمَنَ مَحْبُوْبٌ۔ آمَنَ لَبِیْدٌ۔ آمَنَ وَلِیْدٌ۔ آمَنَ نَصِیْرٌ۔

---

[1] ← **امثلہ لربغیر غنہ!** مِنْ لَّدُنَّا، مِنْ رَّبِّهِمْ، طِیْنٌ لَّازِبٌ، رَجُلٌ رَّشِیْدٌ۔ امثلہ یمون بغنہ! مِنْ وَّرَائِهِمْ، مِنْ نَّارٍ، خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ، غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ، رَسُوْلٌ نَّاصِرٌ۔

قانون: ہر امر حاضر معلوم را از فعل مضارع مخاطب معلوم باین طور بنا می کنند کہ اگر بعد از حذف کردن حرف مضارع مابعدش ساکن ماند ہمزہ وصلی مضموم دراولش درآوردن وجوبا بشرطیکہ مضارع او نیز مضموم العین باشد وگرنہ ہمزہ مکسورہ اگر مابعدش متحرک ماند امر ہمون شد بوقف آخر۔

اس قانون کا نام ہے امر حاضر معلوم کا قانون۔ اس کیلئے تین حکم ہیں۔ پہلے دو حکموں کیلئے دو دو شرطیں تیسرے حکم کیلئے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم یہ ہے کہ تاحرف مضارعۃ کی جگہ ہمزہ وصلی مضموم لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے[1] **پہلی شرط** یہ ہے کہ تا مضارعۃ کا بعد والا حرف ساکن ہو۔ احترازی مثال تُصَرِّفُ۔ یہاں متحرک ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مضارع معلوم مضموم العین ہو۔ احترازی مثال تَضْرِبُ یہاں مضموم نہیں۔ اتفاقی مثال تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔

ملحوظ: امر حاضر معلوم میں سکون سے کلمہ کا آغاز اور حرکت پر اختتام ممنوع ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ تاحرف مضارعۃ کی جگہ ہمزہ وصلی مکسور لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ تاحرف مضارعۃ کا بعد والا حرف ساکن ہو۔ احترازی مثال تُصَرِّفُ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مضارع مضموم العین نہ ہو۔ احترازی مثال تَنْصُرُ۔ اتفاقی مثال مکسور العین کی تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ مفتوح العین کی تَعْلَمُ سے اِعْلَمْ۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ تا مضارعۃ کو حذف کر کے آخر کو وقف کرنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ تا مضارعۃ کا بعد والا حرف متحرک ہو۔ احترازی مثال تَضْرِبُ تَنْصُرُ۔ اتفاقی مثال تُضَارِبُ تُصَرِّفُ سے ضَارِبْ صَرِّفْ۔

فائدہ امر حاضر معلوم ہمیشہ مضارع مخاطب معلوم سے بنایا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر مضارع معلوم میں وجوبی قانون سے تعلیل ہوئی ہے تو تعلیل کے بعد والی صورت سے امر حاضر معلوم بنا کریں گے جیسے تَعِدُ دراصل

---

[1] ب ← علامت وقفی صیغہ واحد مذکر مخاطب میں ضمہ اعرابی کا گرنا ہے بشرطیکہ آخر میں حرف علت نہ ہو ورنہ حرف علت کا گرنا ہے۔ اور صیغہ واحدہ مؤنثہ، تثنیہ، جمع میں نون اعرابی کا گرنا ہے البتہ صیغہ جمع مؤنثہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ مبنی ہے۔

فائدہ پہلا حکم صرف نَصَرَ اور کَرُمَ دونوں بابوں میں جاری ہوتا ہے۔

تَوْعِدُ میں فاکلمہ وجوبی قانون سے حذف شدہ ہے۔حکم سوم جاری کرکے امر عِدْ پڑھیں گے اگر مضارع میں خلاف قانون یا جوازی قانون سے تعلیل ہوئی ہے تو قبل از تعلیل والی صورت سے امر حاضر معلوم بنا کریں گے جیسے تُکْرِمُ اصل میں تُاَکْرِمُ تھا ہمزہ خلاف قانون حذف ہوا۔اب اس کی اصل تُاَکْرِمُ سے امر حاضر اَکْرِمْ پڑھیں گے۔ جوازی قانون سے تعلیل شدہ کی مثال جیسے کہ تَاجَلُ دراصل تَوْجَلُ سے اِیْجَلْ۔

قانون: چون نون تاکید ثقیلہ بانون ضمیر متصل شود الف فاصلہ میانِ ایشان در آرند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے الف فاصلہ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم ایک شرط ہے۔

حکم یہ ہے کہ نون ضمیری اور نون تاکید کے درمیان الف فاصلہ لانا واجب ہے۔**شرط** یہ ہے کہ نون تاکید نون ضمیری سے متصل ہوں۔احترازی مثال لَیَکُوْنَنَّ یہاں نون تاکید نون اصلی سے متصل ہے۔اتفاقی مثال اِضْرِبْنَن سے اِضْرِبْنَانِّ پھر فتح نون کو کسرہ سے تبدیل کریں گے۔''بہ مشابہت نون تثنیہ'' تو اِضْرِبْنَانِ ہوجائے گا[1]۔

ملحوظہ: نون تاکید اگر ضمیر بارز کے بعد آئے تو پھر وہ نون تاکید الگ کلمہ شمار ہوتا ہے جیسے: اِضْرِبَانِّ یہاں نون تاکید الف تثنیہ وضمیر بارز کے بعد آیا ہے، یا اِضْرِبُوْنَّ یہاں نون تاکید واو جمع ضمیر بارز کے بعد آیا ہے یہاں اِضْرِبَا اِضْرِبُوْ یہ الگ کلمہ شمار ہوتا ہے۔اگر نون تاکید ضمیر مستتر کے بعد آجائے تو وہ جز وکلمہ شمار ہوتا ہے جیسے: اِضْرِبَنَّ، لِیَضْرِبَنَّ۔

---

[1] ← **فائدہ** نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ دونوں غیر عاملہ ہیں۔تاکید فعل کیلئے۔مضارع منفی بلا ومنفی ما میں قلیل آتے ہیں جیسے: مَایَضْرِبَنَّ وَلَایَضْرِبَن اور جحد میں تو بہت قلیل آتے ہیں جیسے لَمْ یَعْلَمَنَّ۔امر اور نہی میں کثیر مستعمل ہیں۔اور اسم میں کبھی کبھی ضرورت شعری کیلئے آتے ہیں۔

قانون: ظرف صحیح مہموز اجوف کہ مضارع او بروزن یَفْعِلُ ومثال مطلقاً بروزن مَفْعِلٌ می آید وصحیح مہموز اجوف کہ مضارع او از غیر یَفْعِلُ وناقص ولفیف ومضاعف مطلقاً بروزن مَفْعَلٌ می آید وماسوائے ایشاں شاذ است واز غیر ثلاثی مجرد بروزن اسم مفعول آن باب می آید وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے ظرف کا قانون۔ اس کیلئے تین حکم ہیں۔ پہلے دو حکموں کیلئے دو دو شرطیں ہیں کامل تیسرے حکم کیلئے ایک شرط ہے۔

واضح ہو کہ: پہلے دو حکم صرف ابواب ثلاثی مجرد کیلئے ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو مَفْعِلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب صحیح مہموز، اجوف، مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال نَصَرَ یَنْصُرُ۔ اتفاقی مثال صحیح کی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ۔ بروزن مَفْعِلٌ۔ مہموز کی اَدَدَ یَأْدِدُ سے مَأْدِدٌ۔ اجوف کی طَوَحَ یَطُوحُ سے مَطْوِحٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب مثال کا ہو مطلقاً[۱] احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ یہ باب مثال نہیں۔ اتفاقی مثال وَعَدَ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ۔ یَسَرَ یَیْسِرُ سے مَیْسِرٌ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو مَفْعَلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب صحیح، مہموز، اجوف، مضارع، یَفْعِلُ کے وزن پر نہ ہو۔ احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ اتفاقی مثال صحیح کی نَصَرَ یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ، مہموز کی اَمَرَ یَأْمُرُ سے مَأْمَرٌ۔ اجوف کی قَالَ یَقُوْلُ سے مَقْوَلٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب ناقص، لفیف مضاعف کا ہو۔ مطلقاً[۲] احترازی مثال نَصَرَ یَنْصُرُ اتفاقی مثال ناقص

---

۱ ← مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ مثال واوی ہو یا یائی۔ مضارع مفتوح العین ہو خواہ مکسور العین خواہ مضموم العین اس نسبت سے اتفاقی کل چھ مثالیں ہوں گی۔ جیسے یَوْعِدُ سے مَوْعِدٌ، یَوْجَلُ سے مَوْجِلٌ، یَوْسُمُ سے مَوْسِمٌ، یَیْسِرُ سے مَیْسِرٌ۔ یَیْنَعُ سے مَیْنِعٌ، یَیْمُنُ سے مَیْمِنٌ۔

۲ ← مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ ناقص واوی ہو یا یائی بہرسہ حرکات عین کلمہ مضارع۔ لفیف بھی مقرون ہو یا مفروق بہرسہ حرکات عین کلمہ مضارع۔ مضاعف ثلاثی بہ ہرسہ حرکات عین کلمہ مضارع سے ظرف ہمیشہ بفتح عین آتا ہے۔ تبیان، المطلوب، مجموعہ۔

کی دَعَا یَدْعُوْ سے مَدْعِیٌّ کہ اصل میں مَدْعُوْتھا۔لفیف کی وَقِیَ یَقِیْ سے مَوْقِیٌّ کہ اصل میں مَوْقُوْیٌ تھا مضاعف کی مَدَّ یَمُدُّ سے مَمَدٌّ کہ اصل میں مَمْدَدٌ تھا۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔**شرط** یہ ہے کہ شش اقسام میں ثلاثی مجرد کا باب نہ ہو۔احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ یہ ثلاثی مجرد کا باب ہے۔اتفاقی مثال ثلاثی مزید کی یُضَارِبُ سے مُضَارَبٌ،رباعی کی یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرَجٌ۔

فائدہ وجوبی قانون کے خلاف جو چیز اہل لغت سے سماعاً ثابت ہو اس کو شاذ کہتے ہیں۔شاذ کی تین قسمیں ہیں۔① مخالف قانون موافق استعمال جیسے سَجَدَ یَسْجُدُ مَسْجِدٌ ② موافق قانون مخالف استعمال جیسے سَجَدَ یَسْجُدُ مَسْجَدٌ ③ مخالف استعمال ومخالف قانون جیسے سَجَدَ یَسْجُدُ ،مَسْجُدٌ ۔پہلی قسم کا استعمال واجب،دوسری اور تیسری قسم کا ترک واجب ہے۔

قانون: ہر الف کہ حرکت ماقبلش مخالف شود آن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے ضُوْرِبَ مَضَارِیْبُ کا قانون ۔اس کیلئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ الف کو موافق حرکت ماقبل کے حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ الف ہو۔احترازی مثال قَوْلٌ بَیْعٌ۔یہاں الف نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو۔احترازی مثال قَالَ بَاعَ۔یہاں حرکت ماقبل موافق ہے۔اتفاقی مثال ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ [1] مِضْرَابٌ سے مَضَارِیْبُ مُضَیْرِیْبٌ [2]۔

① ضَارَبَ جب اس سے ماضی مجہول بنائیں گے تو حرف اول کو ضمہ دیں گے تو اب الف کی ماقبل والی حرکت مخالف ہوگئی تو اس الف کو موافق حرکت ماقبل یعنی واؤ سے تبدیل کر کے ماقبل کو کسرہ دے کر ضُوْرِبَ پڑھیں گے۔

② مِضْرَابٌ جب اس کی جمع اقصیٰ وتصغیر بنائیں گے تو الف کی حرکت ماقبل والی مخالف ہوگئی تو اس الف کو موافق حرکت ماقبل حرف علت یعنی یا سے تبدیل کر کے مَضَارِیْبُ مُضَیْرِیْبٌ پڑھیں گے۔

فائدہ حَمْرَاء یہ اصل میں دو الف تھے ایک تانیث کا دوسرا مد صوت کا چونکہ دوسرا الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوا (بقانون دعاء) اس وجہ سے وہ ہمزہ سے بدل دیا گیا۔

قانون: ہر الف مقصورہ سیوم جابدل از واؤ یا اصلی کہ امالہ کردہ نشود وقت بنا کردن تثنیہ وجمع مؤنث سالم آن را بواو مفتوحہ بدل کنند وجوبا وغیر اینہا را بیاو ممدودہ اصلی را ثابت گزارند وتانیثی رابواؤ بدل کنند وجوبا ودر غیر ایشان ہر دووجہ خواندن جائز است۔

اس قانون کا نام ہے الف مقصورہ والف ممدودہ کا قانون اس کے پڑھنے سے پہلے چند فوائد کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ وہ الف جو اسم کے آخر میں آئے اسکی دو قسمیں ہیں۔ ① مقصورہ ② ممدودہ۔

مقصورہ مقصور: وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو چاہے اصلی ہو یا زائد یہ الف کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا۔ جیسے: عَصَا، حُبْلٰی۔

ممدودہ ممدودہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو چاہے اصلی ہو یا زائد یہ الف کھینچ کر پڑھا جاتا ہے جیسے قُرَّاءٌ حَمْرَاءُ ۔الف ممدودہ کی تین قسم ہیں۔ ① تانیثی وہ کلمہ جس میں الف ممدودہ تانیثی ہو، یعنی اس میں تانیث والا معنٰی ہو جیسے حَمْرَاءُ بمعنی سرخ عورت ② اصلی یعنی مقابلہ لام کلمہ کے غیر مبدل ہو جیسے قُرَّاءٌ۔ ③ غیر اصلی وہ ہے کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو یا لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو لیکن کسی سے تبدیل شدہ ہو یا ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہموزن کرنے کی خاطر بڑھایا گیا ہو جیسے عِلْبَاءٌ حُرْبَاءُ۔ عِلْبَاءٌ میں الف ممدودہ زوائد الحاق میں سے ہے۔قِرْطَاسٌ کے ہموزن کرنے کی خاطر بڑھایا گیا ہے۔اصل میں عِلَبٌ تھا۔

اس کے لئے پانچ حکم ہیں۔دو حکم الف مقصورہ کیلئے تین حکم الف ممدودہ کیلئے۔

پہلا حکم یہ ہے کہ الف مقصورہ کو تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

اس کیلئے شرطوں کی دو جماعتیں ہیں ہر جماعت کیلئے دو دو شرطیں ہیں۔

پہلی جماعت کی شرط اول! الف مقصورہ تیسری جگہ پر ہو۔احترازی مثال جیسے حُرْبِی۔ یہاں الف چوتھی جگہ پر ہے۔شرط دوم۔الف مقصورہ واو سے تبدیل شدہ ہو۔احترازی مثال رَحٰی اصل میں رَحَیٌ تھا۔الف مقصورہ یا سے بدل ہے۔اتفاقی مثال عَصَا سے عَصَوَانِ عَصَوَاتٌ۔

دوسری جماعت کی شرط اول! الف مقصورہ اصلی ہو۔ احترازی مثال عَصَا یہ الف مقصورہ بدل از واؤ ہے۔ رَحیٰ یہ بدل از یا ہے۔ شرط دوم۔ ایسا الف مقصورہ جس میں امالہ نہ ہو سکے [1]۔ احترازی مثال بَلیٰ کیونکہ اس میں امالہ ہوسکتا ہے۔ اتفاقی مثال اِلیٰ (جب کسی کا نام رکھ دیں) سے اِلَوَانِ اِلَوَاتٌ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ الف مقصورہ کو تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ پہلے حکم کے دونوں جماعتوں کی شرطیں نہ پائی جائیں۔ احترازی مثال عَصَا، اِلیٰ۔

اتفاقی مثال: بَلیٰ (تیسری جگہ) ضُرْبیٰ (چوتھی جگہ) مُصْطَفیٰ (پانچویں جگہ) مُسْتَدْعیٰ (چھٹی جگہ) سے بَلَیَانِ، بَلَیَاتٌ، ضُرْبَیَانِ ضُرْبَیَاتٌ، مُصْطَفَیَانِ مُصْطَفَیَاتٌ، مُسْتَدْعَیَانِ مُسْتَدْعَیَاتٌ۔ جبکہ یہ کسی کے علم ہوں۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ الف ممدودہ کو تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت ثابت رکھنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ الف ممدودہ اصلی ہو یعنی مقابلہ لام کلمہ کے اور واؤ یا یاء سے بدل شدہ بھی نہ ہو۔ احترازی مثال حَمْرَاءُ یہ تانیث ہے۔ اتفاقی مثال قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ، قُرَّاءَاتٌ۔

چوتھا حکم یہ ہے کہ الف ممدودہ کو تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ الف ممدودہ تانیث ہو۔ احترازی مثال قُرَّاءٌ یہ اصلی ہے اتفاقی مثال حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ حَمْرَاوَاتٌ۔

پانچواں حکم یہ ہے کہ الف ممدودہ کو تثنیہ وجمع مؤنث بناتے وقت دووجہ پڑھنا جائز ہے۔ یعنی ثابت رکھنا یا واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا۔ شرط یہ ہے کہ سابقہ حکموں کی شرطیں نہ پائی جائیں یعنی اصلی وتانیث نہ ہو۔ احترازی

---

[1] ← امالہ کہتے ہیں الف کو یا کی بو دے کر پڑھنا نہ مکمل الف ادا ہو نہ مکمل یا ادا ہو بلکہ درمیان میں ہی رہے اور فتح ماقبل کو کسرہ کی بو دیکر پڑھنا۔ نہ مکمل فتح پڑھا جائے نہ مکمل کسر۔ اس طرح کی ادائیگی کیلئے قراء حضرات کی جوتیاں سیدھی کرنی ہوں گی۔ جیسے کِتَابٌ سے کِتِیْبٌ۔ امالہ فعل اور اسم معرب کی خصوصیات میں سے ہے۔ البتہ مبنیات کے صرف ان چھ کلموں میں امالہ ہوسکتا ہے جبکہ یہ کسی کے نام ہوں: مَتیٰ، اَنَا، ذَا، یہ تین اسم ہیں۔ بَلیٰ، یَا، لَا، یہ تین حرف ہیں۔

مثال قُرَّاءُ حَمْرَاءُ۔ اتفاقی مثال برائے الحاق عِلْبَاءٌ سے عِلْبَاآنِ عِلْبَاآتٌ یاعِلْبَاوَانِ عِلْبَاوَاتٌ۔
برائے بدل از واوکِسَاءٌ (اصل میں کِسَاوٌ تھا) سے کِسَاآنِ کِسَاآتٌ یاکِسَاوَانِ کِسَاوَاتٌ۔برائے
بدل از یارِدَاءٌ (اصل میں رِدَایٌ تھا) سے رِدَاءانِ رِدَاءاتٌ یارِدَاوَانِ رِدَاوَاتٌ پڑھنا جائز ہے۔[1]

> قانون: ہر کلمہ حلقی العین کہ بروزن فَعِل باشد سوائے اصل درآن سہ وجہ خواندن جائز است چنانچہ در شَهِدَ شَهْدَ شِهْدَ شِهِدَ ودر فَخِذٌ فَخْذٌ فِخْذٌ فِخِذٌ جائز است واگر حلقی العین نباشد در فعل سوائے اصل یک وجہ ودر اسم سوائے اصل دووجہ خواندن جائز است چنانچہ در عَلِمَ عَلْمَ ودر کَتِفٌ کَتْفٌ کِتْفٌ جائز است ودروزن فَعُلٌ فَعْلٌ ودر فِعِلٌ فِعْلٌ ودر فُعُلٌ فُعْلٌ ودر فُعُلٌ فُعْلٌ خواندن جائز است۔

اس قانون کا نام ہے حلقی العین کا قانون۔اس کیلئے تین حکم ہیں پہلے دوحکموں کیلئے دودوشرطیں ہیں تیسرے حکم کیلئے ایک شرط۔

پہلا حکم یہ ہے کہ سوائے وزن اصلی کے تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ حلقی العین ہو یعنی عین کلمہ حرف حلقی ہو احترازی مثال عَلِمَ یہ حلقی العین نہیں دوسری شرط یہ ہے کہ کلمہ فَعِل کے وزن پر ہو۔احترازی مثال سَئَلَ یہ فَعِل کے وزن پر نہیں۔اتفاقی مثال شَهِدَ سے شَهْدَ شِهْدَ شِهِدَ۔ فَخِذٌ سے فَخْذٌ فِخْذٌ فِخِذٌ۔
فائدہ: فَعِلَ کی صورۃ حقیقتاً ہو یا حکماً۔حقیقتاً سے مراد یہ ہے کہ حرف اصلی کا لحاظ کر کے فَعِلَ کا وزن حاصل ہو جیسے شَهِدَ فَخِذٌ۔حکماً سے مراد کہ حرف اصلی اور زوائد کا اعتبار کئے بغیر کسی بھی طور پر دوکلموں کو ملانے سے فَعِلَ کا شکل حاصل ہوجائے تو اسم فعل دونوں میں ایک اضافی وجہ (سکون عین کلمہ) جائز ہے۔پھر یہ وزن ابتداء میں ہو جیسے: وَهِيَ سے وَهْيَ ۔یا انتہاء میں ہو جیسے: يَشْتَهِرُ سے يَشْتَهْرُ الخ، مُشْتَهِرٌ سے مُشْتَهْرٌ الخ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ فعل میں سوائے اصل وزن کے ایک وجہ اور اسم میں سوائے اصل وزن کے دووجہ پڑھنا

---

[1] ← **فائدہ** لام امر پر جب واوَ یا فاَ یا ثُمَّ داخل ہو جاتے ہیں وہاں فَعِلَ کی صورت بن جاتی ہے اس لئے لام کو ساکن کر کے پڑھتے ہیں جیسے وَلْيَحْكُمْ. فَلْيَحْكُمْ. ثُمَّ لْيَحْكُمْ۔ جو اصل میں وَلِيَحْكُمْ ۔ فَلِيَحْكُمْ۔ ثُمَّ لِيَحْكُمْ تھے۔

جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ کلمہ حلقی العین نہ ہو۔ احترازی مثال شَھِدَ یہ حلقی العین ہے **دوسری شرط** یہ ہے کہ کلمہ فَعِلَ کے وزن پر ہو حقیقتاً یا حکماً احترازی مثال ضَرَبَ یہ فَعِلَ کے وزن پر نہیں۔ اتفاقی مثال حقیقتاً فَعِلَ کی عَلِمَ سے عَلْمَ۔ یَکْتَسِبُ سے یَکْتَسْبُ، اسم کی حقیقتاً کَتِفٌ سے کَتْفٌ کِتْفٌ، مُکْتَسِبٌ سے مُکْتَسْبٌ مُکْتِسْبٌ۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ سوائے اصل کے اسم وفعل میں ایک وجہ پڑھنا جائز ہے شرط یہ ہے کہ ان چاروں اوزانوں میں سے کوئی وزن ہو۔ احترازی مثال فَخِذٌ۔ اتفاقی مثال اسم کی ① فَعُلٌ سے فَعْلٌ جیسے عَضُدٌ سے عَضْدٌ۔ ② فِعِلٌ سے فِعْلٌ جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ۔ ③ فُعُلٌ سے فُعْلٌ جیسے عُنُقٌ سے عُنْقٌ۔ ④ فُعُلٌ سے فُعْلٌ جیسے قُفُلٌ سے قُفْلٌ۔ فعل کی شَرُفَ سے شَرْفَ۔ شکل فعل کی امثلہ وَضُرِبَ سے وَضْرِبَ۔

فائدہ لَیْسَ میں یہ قانون وجوبی جاری ہوا ہے اس لئے کہ اسکو لَیْسَ پڑھنا واجب ہے۔ قرآن کریم میں بِئْسَ اور فَنِعِمَّاهِیَ میں بھی یہی قانون جاری ہوا ہے۔

> قانون: ہر باب کہ ماضی او مکسور العین و مضارع او مفتوح العین باشد یا در اول ماضی او ہمزہ وصلی یا تائے زائدہ مطردہ باشد در مضارع معلوم او غیر اہل حجاز حرف اتین را بغیر یائے حرکت کسرہ می دہند جواز اودر اَبیٰ یَاْبیٰ یارانیز۔

اس قانون کا نام ہے اِعْلَمُ تِعْلَمُ نِعْلَمُ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں کامل۔

حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں تمام حرف اتین کو لغت اہل حجاز میں حرکت کسرہ دینا جائز ہے اور غیر اہل حجاز کی لغت میں یاء کے سوا باقی تینوں حرف اتین کو حرکت کسرہ کی دینا جائز ہے مگر اَبیٰ یَابیٰ شاذ ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو۔ احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ یہاں ماضی مفتوح العین و مضارع مکسور العین ہے۔ اتفاقی مثال عَلِمَ یَعْلَمُ۔ تَعْلَمُ سے تِعْلَمُ۔ اَعْلَمُ سے اِعْلَمُ۔ نَعْلَمُ سے نِعْلَمُ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ماضی کی شروع میں ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال اَکْرَمَ یہ ہمزہ قطعی ہے۔ اتفاقی مثال اِکْتَسَبَ تَکْتَسِبُ سے تِکْتَسِبُ، اَکْتَسِبُ سے اِکْتَسِبُ،

نَكْتَسِبُ سے نِكْتَسِبُ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہوجس کے ماضی کی ابتداء میں تائے زائدہ مطردہ ہو[1] احترازی مثال صَرَّفَ یہاں تائے زائدنہیں۔اتفاقی مثال تَصَرَّفَ، تَتَصَرَّفُ سے تِتَصَرَّفُ اَتَصَرَّفُ سے اِتَصَرَّفُ۔ نَتَصَرَّفُ سے نِتَصَرَّفُ۔

فائدہ اَبِیَ یَأْبِیْ میں خلاف قیاس تمام لغات میں تمام حرف اتین کوحرکت کسرہ دیناجائز ہے۔

تفصیل: اَبِیَ یَأْبِیْ تین لحاظ سے شاذ ہےایک تواس وجہ سے کہ فَعِلَ یَفْعَلُ کے باب سے نہ ہونے کے باوجوداس میں قانون جاری ہوا ہے۔اوردوسرااس وجہ سے شاذ ہے کہ غیراھل حجاز کے نزدیک یاء میں قانون جاری نہیں ہوتامگر اَبِیَ یَابِیْ کی یاء میں قانون جاری ہوا ہےاوراس لحاظ سے شاذ ہوناصرف غیراھل حجاز کے نزدیک ہے اھل حجاز کے نزدیک شاذ نہیں ہے۔اورتیسرااس وجہ سے کہ مَنَعَ یَمْنَعُ سے ہونے کے باوجودنہ عین کلمہ میں حرف حلقی ہے نہ لام کلمہ میں حرف حلقی ہے۔

قانون: ہرحرف علت کہ واقع شود بعدازالف مفاعل آن رابہ ہمزہ بدل می کنندوجوبازائدہ رامطلقاًواصلی رابشرط تقدم حرف علت برالف مفاعل۔

اس قانون کانام ہے شَرَائِفُ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم ہے۔حرف علت اصلی ہوتواس کیلئے تین شرطیں ہیں۔اگرزائدہوتواس کیلئے دوشرطیں ہیں۔اس کے پڑھنے سے پہلے ایک فائدہ کاجاننا ضروری ہے۔

فائدہ وزن تین قسم کے ہوتے ہیں۔① صرفی ② صُوری ③ عُروضی۔

صرفی: صرفی وہ ہےجس میں تعداد حرف، حرکات، سکنات، اصل، زائد کااعتبار ہویعنی حروف اصلی مقابلہ حروف اصلیہ کے زائد مقابلہ زائد کے، حرکت مقابلہ حرکت کے، ساکن مقابلہ ساکن کے ہو جیسے شَرَائِفُ بروزن فَعَائِلُ۔

---

① ← تائے زائدہ مطردہ اس تا کو کہتے ہیں جو باب کے تمام صیغوں میں پائی جائے اور یہ مجرد باب سے مزید بناتے وقت قیاساً بڑھایا جاتاہے۔ایسے ابواب پانچ ہیں۔① افتعال ② استفعال ③ تَفَعُّلُ ④ تَفَاعُلُ ⑤ تَفَعْلُلُ۔البتہ افتعال اوراستفعال میں تائے زائدہ مطردہ ماضی کے درمیان کلمہ میں آتی ہےاورباقی تین ابواب میں ماضی کی شروع میں آتی ہے۔

صوری: صوری وہ ہے جس میں تعداد حروف، حرکات، سکنات کا اعتبار ہو اصل و زائد کا اعتبار نہ ہو جیسے: شَرَائِفُ بروزن مَفَاعِلُ۔

عروضی: وہ ہے جس میں تعداد حروف کا اعتبار ہو ساکن مقابل ساکن، متحرک مقابل متحرک ہو لیکن بعینہ وہی حرکت نہ ہو جو موزون میں ہے۔ جیسے شَرِيْفٌ بروزن فُعُوْلٌ موزون میں حرف اول پر حرکت فتحہ ہے اور وزن میں حرکت ضمہ ہے۔

حکم یہ ہے کہ حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ حرف علت زائد کی **پہلی شرط** یہ ہے کہ حرف علت الف کے بعد ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ۔ یہاں الف کے بعد نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ الف مَفَاعِل کے بعد ہو۔ احترازی مثال اَوَاعِدُ ،اَيَاسِرُ۔ یہاں حرف علت الف مفاعل سے پہلے ہے۔ اتفاقی مثال شَرَائِفُ عَجَاوِزُ رَسَاالُ سے شَرَايِفُ عَجَائِزُ رَسَائِلُ پڑھنا واجب ہے حرف علت زائد میں مطلقا یعنی الف مفاعل سے پہلے حرف علت ہو یا نہ ہو[1]۔ حرف علت اصلی کی **پہلی شرط** یہ ہے کہ حرف علت الف کے بعد ہو احترازی مثال قَوْلُ بَيْعٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ الف مفاعل کے بعد ہو۔ احترازی مثال اَوَاعِدُ اَيَاسِرُ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت کا ہو۔ احترازی مثال مَقَاوِلُ مَبَايِعُ یہاں الف مفاعل سے پہلے حرف علت نہیں۔ اتفاقی مثال قَوَاوِلُ بَوَايِعُ سے قَوَائِلُ بَوَائِعُ پڑھنا واجب ہے۔ الف کی مثال نہیں کیونکہ الف اصلی ہوتا ہی نہیں۔

فائدہ وزن نکالتے وقت صرفی وزن استعمال ہوتا ہے۔ زیر بحث قانون کی شرطوں میں وزن صوری استعمال ہوتا ہے باقی عروضی کہیں بھی استعمال نہیں ہوتا ہے نہ وزن نکالتے وقت نہ زیر بحث قانون کی شرطوں میں۔

فائدہ قانون میں الف مَفَاعِلُ سے مراد مَفَاعِلُ کے وزن صوری پر آنے والا الف ہے۔

---

[1] بـــــ مثال حرف علت زائدہ واقع ہو بعد الف مفاعل وقبل الف مفاعل بھی حرف علت ہو جیسے: طَوَاوِقُ سے طَوَائِقُ جمع طُوْوُقَةٌ طَوَايِلُ سے طَوَائِلُ جمع طَوِيْلَةٌ ۔حَوَاالُ سے حَوَائِلُ جمع حَوَالَةٌ ۔ جَدَاوِلُ میں حرف علت بعد الف مفاعل ہے اس حرف علت کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا؟ ل ہم نے کہا حرف علت زائد ہو یا اصلی کے حکم میں ہے۔ یہ جَعَافِرُ سے ملحق ہے۔ طَوَاوِيْسُ میں حرف علت الف مفاعل کے بعد ہے ہمزہ سے تبدیل کیوں نہیں کیا؟ ہم نے کہا حرف علت الف مفاعل کے بعد ہو یا الف مفاعیل کے بعد ہے۔

قوانین ثلاثی مزید فیہ

قانون: ہر ہمزہ زائدہ کہ واقع شود در اول کلمہ وصلی باشد یا قطعی حکم وصلی اینکہ در درج کلام و بمتحرک شدن مابعد بیفتد و حکم قطعی عکس این است ہمزہ قطعی نہ قسم است: ہمزہ بابِ افعال و واحد متکلم و اسم تفضیل و جمع و اعلام و بناء و فعل تعجب و استفہام و ندا و ما سوائے ایشان وصلی اند۔

اس قانون کا نام ہے ہمزہ وصلی قطعی کا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں پہلے حکم کیلئے دو شرطیں کامل ہیں دوسرے حکم کیلئے ایک شرط ہے۔

فائدہ جو ہمزہ اول کلمہ میں زائد ہوگا اس کی دو قسمیں ہیں۔ ① ہمزہ وصلی۔ ② قطعی۔

ہمزہ وصلی: ہمزہ وصلی وہ ہے جو درمیان میں آکر گر جائے۔ اپنے مابعد کو اپنے ماقبل سے ملائے۔ اور ہمزہ وصلی ضرورت لفظی کی خاطر لایا جاتا ہے۔ بعد از ضرورت قراءت میں حذف ہوجاتا ہے۔ ہمزہ وصلی اصل میں مبنی بر کسرہ ہوتا ہے جیسے اِضْرِبْ اور کہیں کہیں عین کلمہ کی مناسبت سے ہمزہ وصلی مضمومہ بھی آتا ہے جیسے اُنْصُرْ اور کہیں کہیں ثقل سے بچنے کیلئے ہمزہ وصلی مفتوحہ بھی آتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ۔

ہمزہ قطعی: ہمزہ قطعی وہ ہے جو درمیان میں آکر نہ گرے اور ضرورت معنوی کی خاطر لایا گیا ہو۔

پہلا حکم یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کو حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ وصلی درج کلام میں واقع ہو احترازی مثال اِضْرِبْ یہاں ہمزہ ابتدائے کلام میں ہے۔ اتفاقی مثال اِضْرِبْ سے فَاضْرِبْ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبْ یہاں متحرک نہیں۔ اتفاقی مثال سَلْ کہ اصل میں اِسْئَلْ تھا[1]

دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ قطعی کو ثابت رکھنا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ ہمزہ قطعی ہو۔ احترازی مثال

---

[1] ← اِسْئَلْ بقانون یَسَلُ اِسَلْ ہوا، بقانون زیر بحث سَلْ ہوا۔

اِضْرِبْ یہ وصلی ہے۔ اتفاقی مثال ہمزہ بابِ افعال کی جیسے[1] اَکْرَمَ۔ واحد متکلم کی اَضْرِبُ۔ اسم تفضیل کی جیسے اَضْرَبُ ہمزہ جمع کی جیسے اَشْرَافٌ۔ ہمزہ اعلام کی جیسے اِسْمَاعِیْلُ۔ ہمزہ بنا جیسے[2] اِنَّ اَنَّ ہمزہ فعل تعجب جیسے مَا اَضْرَبَہٗ ہمزہ استفہام جیسے ءَ اَنْذَرْتَھُمْ۔ ہمزہ نداء جیسے ءَ اَعَبْدَاللّٰہِ صفت مشبہ کا ہمزہ جیسے اَحْوَلُ اَسْوَدُ اسم جل جلالہ کا ہمزہ جبکہ اس پر حرف ندا داخل ہو جیسے یااَللّٰہ اسماء کا ہمزہ جیسے اِبْرِیْقٌ (لوٹا) اِبْرِیْسَمٌ (ریشم) ہمزہ کا مابعد متحرک اور درج کلام ہو جیسے وَاَعِدُّوْا اصل میں وَ اَعْدِدُوْا تھا۔

فائدہ جہاں ہمزہ وصلی کی پہلی شرط پائی جائے گی وہاں ہمزہ قرائۃً حذف ہوگا کتابۃً باقی رہے گا جیسے وَاعْلَمُوْا۔ اور جہاں **دوسری شرط** پائی جائے گی وہاں ہمزہ قرائۃً کتابۃً دونوں میں حذف ہوگا جیسے سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔

فائدہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جب ① پوری لکھی جائے اور ② اسکا متعلق کلام میں ذکر نہ کیا جائے تو اِسْم کا ہمزہ کتابۃً حذف کرنا کثرت استعمال کی وجہ سے واجب ہے۔ اور اگر ① خالی بِاِسْمِ اللّٰہ یا بِاِسْمِ الرّحمان اور ② اقرأ باسم ربّك، ابدء باسم الله الرحمٰن الرحیم میں ہمزہ حذف نہیں ہوگا۔

قانون: ہر باب کہ ماضی او چہار حرفی بود در مضارع معلوم او حرف اتین را حرکت ضمہ می دھند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے یُکْرِمُ یُصَرِّفُ کا قانون اس کیلئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں حرف اتین کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔ **شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کے ماضی کی صرف چار حرف ہوں۔ احترازی مثال ضَرَبَ یہ تین حرف ہیں اِکْتَسَبَ یہ پانچ حروف ہیں۔ اتفاقی مثال اَکْرَمَ، صَرَّفَ سے یُکْرِمُ یُصَرِّفُ۔

---

① ← باب افعال یعنی خواہ مصدر ہو، خواہ ماضی خواہ امر۔

② ← ہمزہ بنا وہ کلمہ جہاں ہمزہ ہے وہ مبنی ہو اگر ہمزہ کو حذف کر دیا جائے تو کلمہ کا معنی فاسد ہو جائے جیسے اِنَّ اَنَّ اَنَا اَنْتَ الخ۔

ملاحظہ: اگر کسی اسم یا فعل کو اسم علم بنایا جائے تو اس کے شروع میں آنے والا ہمزہ وصلی وجوبا ہمزہ قطعی ہو جاتا ہے جیسے: اَلْاِکْتِسَابُ۔ وَاحْتشام الحق وَاِستبرقٌ۔ وَانعامُ اللّٰہِ۔ اِثْنَانِ۔ اِثْنَتَانِ کا ہمزہ وصلی ہے درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے، البتہ اَلْاِثْنَیْنِ جب پیر کے دن کا اسمِ علم بن جاتا ہے تو اس کا ہمزہ ضابطے کے مطابق قطعی ہو جاتا ہے۔

قانون: ہر باب کہ دراول ماضی او تائے زائدہ مطردہ باشد در مضارع معلوم او ماقبل آخر را بر حال خود می دارند وجو با واگر تائے زائدہ مطردہ نباشد کسرہ می دہند سوائے ابواب ثلاثی مجرد۔

اس قانون کا نام ہے یُکْرِمُ یَتَصَرَّفُ کا۔اس کیلئے دو حکم ہیں ہر حکم کیلئے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں ماقبل آخر کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔**شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہو کہ اس کی ماضی کے اول میں تائے زائدہ مطردہ ہو[1]۔احترازی مثال اَکْرَمَ یہاں تاء نہیں۔اِکْتَسَبَ یہاں تاء زائدہ ہے لیکن شروع میں نہیں ہے۔اتفاقی مثال تَصَرَّفَ تَضَارَبَ سے یَتَصَرَّفُ یَتَضَارَبُ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے۔**شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کے ماضی کی اول میں تاء زائدہ مطردہ نہ ہو[2]۔احترازی مثال تَصَرَّفَ یہاں تاء زائدہ ہے۔اتفاقی مثال اَکْرَمَ صَرَّفَ دَحْرَجَ اِکْتَسَبَ سے یُکْرِمُ یُصَرِّفُ یُدَحْرِجُ یَکْتَسِبُ۔

قانون: ہر تائے مضارعہ کہ داخل شود بر تائے تَفَعُّل یا تَفَاعُل یا تَفَعْلُل درمضارع معلوم او حذف یکے جائز است۔

اس قانون کا نام ہے تَتَصَرَّفُ تَتَضَارَبُ تَتَدَحْرَجُ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں دو تاؤں میں سے ایک کا حذف کرنا جائز ہے۔**شرط** یہ ہے کہ تاء مضارعہ داخل ہو تائے زائدہ مطردہ پر۔احترازی مثال تَتْرُكُ۔یہاں تائے مضارعہ تاء زائدہ پر داخل نہیں۔اتفاقی مثال

---

[1] ← یہاں تائے زائدہ مطردہ سے وہ تاء مراد ہے جو ماضی کے شروع کلمہ میں آئے۔

[2] ← یہ قانون ثلاثی مجرد کے ابواب کیلئے نہیں کیونکہ ثلاثی مجرد کے ابواب سماع پر موقوف ہیں یعنی عرب والے جہاں کسرہ دیں گے ماقبل آخر کو تو وہاں سماعاً کسرہ ہی پڑھا جائے گا۔

تَتَصَرَّفُ تَتَضَارَبُ تَتَدَحْرَجُ سے تَصَرَّفُ تَضَارَبُ تَدَحْرَجُ۔[1]

ملحوظہ: پہلی تاء کو حذف کریں یا دوسری کو کلمہ کا وزن ایک ہی رہے گا۔

> قانون: ہر واؤ و یائے ساکنہ غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال یا تَفَعُّل یا تَفَاعُل آن را تا کردہ در تا ادغام می کنند وجوباً برا کثر لغت اہل حجاز در افتعال و بر بعض لغت اہل حجاز در تفعل وتفاعل مگر اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ شاذ است۔

اس قانون کا نام اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ کا قانون ہے۔اس کیلئے دو حکم ہیں، ہر حکم کیلئے تین تین شرطیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ واو اور یاء کو تاء کرنا اور تاء کو تاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا ساکن ہوں۔ احترازی مثال اِجْتَهَدَ اِكْتَسَبَ یہاں واوؤ اور یا نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔احترازی مثال اِيتَمَرَ اُوْتُمِرَ اصل میں اِءْ تَمَرَ اُءْ تُمِرَ تھے۔ یہاں واؤ اور یا ہمزہ سے بدل شدہ ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوں۔احترازی مثال اِجْتَوَبَ اِخْتَيَرَ۔

---

[1] ← امام سیبویہ و بصریین کے نزدیک تائے ثانیہ کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ پہلی تا علامتِ مضارع ہے۔ وَالْعَلَامَةُ لَا تُحْذَفُ۔ابن ہشام کوفیوں کے نزدیک پہلی تا کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ تائے ثانیہ علامت باب ہے اور رعایت باب اولی ہے۔اس مسئلہ میں علماء دو گروں میں تقسیم نظر آتے ہیں۔

سوال: دو تاؤں میں سے ایک کو حذف کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: دو تاء زائدہ کے ابتداء کلام میں جمع ہونے سے ثقل پیدا ہوتا ہے تو اس ثقل سے بچنے کی خاطر ایک کو حذف کرتے ہیں۔

سوال: یہی وجہ تو مضارع مجہول میں بھی ہے تو وہاں حذف کیوں نہیں کرتے ہیں؟

جواب: اگر مضارع مجہول تفعل میں تائے ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو باب تفعیل کے مضارع مجہول سے التباس ہوجاتا ہے۔اگر باب تفاعل میں تائے ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو باب مفاعلہ کے مضارع مجہول سے التباس ہوجاتا ہے۔اگر باب تفعلل میں تائے ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو باب فعللہ کی مضارع مجہول سے التباس ہوجاتا ہے۔اگر پہلی تا کو حذف کرتے ہیں تو انہی ابواب کے مضارع معلوم محذوف التاء سے التباس ہوجاتا ہے۔(احسن الصرف)

یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ جو کہ اصل میں اِوْتَقَدَ اِيْتَسَرَ تھے۔[1]

دوسرا حکم یہ ہے کہ واو اور یاء کو تاء کرنا جائز اور تا کو تا میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا ہوں احترازی مثال تَضَرَّبَ تَضَارَبَ یہاں واو اور یا نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال تُوُدِّبَ تُوُودِبَ اصل میں تُئُوْدِّبَ تُئُوْدِبَ تھے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب تفعل یا تفاعل کے ہوں۔ احترازی مثال تَقَوَّلَ تَخَيَّرَ تَقَاوَلَ تَبَايَعَ۔ یہاں مقابلہ عین کلمہ کے ہیں۔ اتفاقی مثال[2] تَوَعَّدَ تَيَسَّرَ سے اِتَّعَّدَ اِتَّسَّرَ۔ تَوَاعَدَ تَيَاسَرَ سے اِتَّاعَدَ اِتَّاسَرَ۔

فائدہ اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ شاذ ہے یہ شاذ ہونا اس صورت میں ہے جب کہ یہ اَخَذَ مہموز الفاء سے ماخوذ تسلیم کیا جائے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ اِتَّخَذَ میں تین اقوال ہیں (۱) اِتَّخَذَ اصل میں اِئْتَخَذَ مہموز الفاء تھا۔ (۲) اصل میں اِوْتَخَذَ مثال واوی تھا۔ (۳) اصل میں اِتْتَخَذَ صحیح تھا۔ راجح قول یہی تیسرا ہے عند جمہور العلماء۔

قانون: اگر یکے از سین شین کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال تائے وے را جنس فاکلمہ کردہ جواز اجنس را در جنس ادغام می کنند وجوبا۔

اس قانون کا نام اِسَّمَعَ اِشَّبَهَ کا قانون اس کیلئے ایک حکم دو شرطیں ہیں۔

---

(۱) ← اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ اصل میں اِوْتَقَدَ اِيْتَسَرَ تھے۔ واو اور یا کو تاء کیا اِتْتَقَدَ اِتْتَسَرَ ہوئے بعدہٗ تاء کو تاء میں ادغام کیا تو اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ ہوئے یہ لغتِ فصیحہ ہونے کی وجہ سے درجہ وجوب کو پہنچی ہوئی ہے۔

ملحوظہ: اِوْتَقَدَ کو بقانون میعاد یا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ کسرہ ماقبل معرض زوال میں اور واو کی تاء کے ساتھ قریب المخرج ہونے کی علت قوی ہے لہذا راجح مانا گیا اور ہمارا قانون میعاد کا توہم دور ہو گیا۔

(۲) ← مثال تَفَاعُل اِتَّاعَدَ اِتَّاسَرَ اصل میں تَوَاعَدَ تَيَاسَرَ تھے۔ واو اور یاء کو تاء کیا تو تَتَاعَدَ تَتَاسَرَ ہوئے بعدہٗ تاء کو تاء میں ادغام کیا تو ابتدا بسکون محال تھا اس لئے ہمزہ وصلی لائے تو اِتَّاعَدَ اِتَّاسَرَ ہوئے۔ مثال تَفَعُّل اِتَّعَّدَ اِتَّسَّرَ اصل میں تَوَعَّدَ تَيَسَّرَ تھے۔ واو اور یاء کو تاء کیا تَتَعَّدَ تَتَسَّرَ ہوئے بعدہٗ تاء کو تاء میں ادغام کیا تو ابتدا میں ہمزہ وصلی لائے اِتَّعَّدَ اِتَّسَّرَ ہوئے۔

فائدہ ہمزہ وصلی وہاں لائیں گے جہاں ابتداء بالسکون محال ہو جیسے امثلہ بالا میں۔ اور جہاں ابتداء بالسکون محال نہ وہاں ہمزہ وصلی نہیں لائیں گے۔ جیسے يَتَوَاعَدُ يَتَوَعَّدُ سے يَتَّاعَدُ يَتَّعَّدُ الخ یہ لغت بالکل شاذ اور بالکل قلیل ہے۔

حکم یہ ہے کہ تائے افتعال کو جنس فاکلمہ کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ بقانون متجانسین ۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ سین شین ہوں احترازی مثال اِجْتَهَدَ۔ یہاں سین شین نہیں ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ سین شین مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوں ۔احترازی مثال سَمِعَ شَبِهَ ۔ اتفاقی مثال اِسْتَمَعَ اِشْتَبَهَ سے اِسَّمَعَ اِشَّبَهَ۔[①]

قانون: اگر یکے از صاد، ضاد و طا و ظا کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال تائے ویرا طا کنند وجوبا پس اگر مقابلہ فاکلمہ طا است ادغام واجب است اگر ظا است اظہار وادغام دوطرفہ یعنی طارا ظا کردن وعکس او جائز است اگر صاد ضاد باشد اظہار وادغام یک طرفہ یعنی طارا صاد ضاد کردن جائز است نہ عکس او۔

اس قانون کا نام ہے اِطَّلَمَ اِظَّلَمَ کا قانون۔اس کیلئے چار حکم ہیں ایک حکم عمومی تین حکم خصوصی۔ ہر حکم کیلئے دو دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ تاءِ افتعال کو طا کرنا واجب ہے۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ صاد، ضاد، طا، ظا، میں سے کوئی حرف ہو۔احترازی مثال اِجْتَهَدَ۔ یہاں مذکورہ چار حروف میں سے کوئی نہیں ۔**دوسری شرط** یہ ہے کہ ان چار حرفوں میں سے کوئی ایک مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال صَبَرَ، ضَرَبَ، طَلَمَ، ظَلَمَ۔ یہاں باب افتعال نہیں۔اتفاقی مثال اِطْتَلَبَ اِظْتَلَمَ اِصْتَبَرَ اِضْتَرَبَ سے اِطْطَلَبَ اِظْطَلَمَ اِضْطَرَبَ اِصْطَبَرَ.

دوسرا حکم یہ ہے کہ طا کو طا میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین ۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ طا مقابلہ فاکلمہ کے ہو۔احترازی مثال اِرْتَبَطَ۔ یہاں مقابلہ لام کے ہے۔**دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔احترازی مثال طَلَمَ یہ باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔اتفاقی مثال اِطْطَلَبَ سے اِطَّلَبَ۔[②]

---

① :← اِسَّمَعَ اِشَّبَهَ تاء کو جنس فاکلمہ کیا تو اِسْسَمَعَ اِشْشَبَهَ ہوئے پھر جنس میں ادغام کیا متجانسین سے تو اِسَّمَعَ اِشَّبَهَ ہوئے۔

② :← اِطَّلَبَ اصل میں اِطْتَلَبَ تھا پہلے حکم عمومی سے تا افتعال کو طا کیا تو اِطْطَلَبَ ہوا پھر اسی حکم سے طا کو طا میں ادغام کیا تو اِطَّلَبَ ہوا۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ اظہار جائز اور ادغام دو طرفہ بھی۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ظاہو۔ احترازی مثال اِطَّلَبَ یہاں طاء ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال ظَلَمَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اظہار کی اِظْطَلَمَ ادغام کی اِظَّلَمَ۔ اِطَّلَمَ۔ ①

چوتھا حکم یہ ہے کہ اظہار اور ادغام یک طرفہ جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ صاد ضاد ہو۔ احترازی مثال اِجْتَهَدَ یہاں صاد ضاد نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوں۔ احترازی مثال صَبَرَ ضَرَبَ اتفاقی مثال اظہار کی اِصْطَبَرَ اِضْطَرَبَ۔ ادغام کی اِصَّبَرَ اِضَّرَبَ۔ ②

> قانون: اگر یکے از دال، ذال، زا واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال تائے ویرا دال کردہ وجوبا دال در دال ادغام می کنند وجوبا۔ و ذال مثل ظا و زا مثل صاد ضاد است۔

اس قانون کا نام ہے اِدَّغَمَ اِذَّکَرَ اِزَّجَرَ کا قانون۔ اس کیلئے چار حکم ہیں۔ ایک حکم عمومی تین حکم خصوصی ہر حکم کیلئے دو دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ تا افتعال کو دال کرنا واجب ہے **پہلی شرط** یہ ہے کہ دال، ذال، زا، ان تین حروف میں

---

① ← ظا فائے افتعال کی جگہ واقع ہو تو تائے افتعال وجوبا طا ہو جائے گی جیسے اِظْطَلَمَ اب یہاں تین صورتیں ہیں جائز پہلی صورت فک ادغام (اظہار) جیسے اِظْطَلَمَ۔ یہ وجہ بہتر اور کثیر الاستعمال ہے۔ دوسری صورت ادغام یعنی طا کو ظا کر کے ظا کو ظا میں ادغام کریں جیسے اِظَّلَمَ یہ صورت بھی کثیر الاستعمال ہے اس لئے کہ اس میں اس امر پر دلالت ہے کہ اس کا فاکلمہ ظا ہے نہ کہ طا مہملہ۔ تیسری صورت ادغام یعنی ظا معجمہ کو طا مہملہ کر کے طا کو طا میں ادغام کریں جیسے اِطَّلَمَ یہ قلیل الاستعمال۔

② ← صاد ضاد جب فا افتعال کی جگہ واقع ہو تو تائے افتعال طا سے وجوبا تبدیل ہو جائے گی جیسے اِصْطَبَرَ اِضْطَرَبَ۔ اب یہاں دو صورتیں ہیں جائز۔ پہلی صورت فک ادغام (اظہار) جیسے اِصْطَبَرَ اِضْطَرَبَ۔ یہ صورت احسن اور اکثر ہے۔ دوسری صورت ادغام بقلب طا بجنس ماقبل یعنی طا کو صاد ضاد کر کے صاد کو صاد میں اور ضاد کو ضاد میں ادغام کریں جیسے اِصَّبَرَ اِضَّرَبَ۔ باقی اس کے برعکس جائز نہیں۔ یعنی صاد ضاد کو طا کر کے طا کو طا میں ادغام کریں جیسے اِطَّبَرَ اِطَّرَبَ کیونکہ اس صورت میں حرف صغیر صاد اور حرف ضوی مشفر (ضاد) کا ادغام غیر میں لازم آتا ہے حالانکہ یہ صرف اپنی مثل میں ادغام ہو سکتے ہیں مثلا صاد ضاد میں اور ضاد صاد میں۔ اور یہ ادغام خلاف قیاس بھی ہے۔ فافہم وانصف۔ اس کا تعلق علم تجوید سے ہے۔

سے ایک حرف ہو۔احترازی مثال اِکْتَسَبَ یہاں کوئی نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوں [1] احترازی مثال دَگرَ، ذَکَرَ، زَجَرَ۔ یہاں باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اِدْتَغَمَ، اِذْتَکَرَ، اِزْتَجَرَ سے اِدَّغَمَ، اِذْدَکَرَ، اِزْدَجَرَ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ دال ہو۔ احترازی مثال اِکْتَسَبَ۔ یہاں دال نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔احترازی مثال دَغَمَ یہ باب افتعال نہیں۔اتفاقی مثال اِدْدَغَمَ سے اِدَّغَمَ۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ اظہار اور ادغام دوطرفہ جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ذال ہو۔ احترازی مثال اِکْتَسَبَ یہاں ذال نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔احترازی مثال ذَکَرَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اظہار کی اِذْدَکَرَ [2] ادغام کی اِذَّکَرَ، اِدَّکَرَ۔

چوتھا حکم یہ ہے کہ اظہار وادغام یک طرفہ جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ زاء ہو۔احترازی مثال اِکْتَسَبَ یہاں زا نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔احترازی مثال زَجَرَ۔ اتفاقی مثال اظہار کے [3] اِزْدَجَرَ۔ادغام کی اِزَّجَرَ۔

---

[1] ← فاکلمہ باب افتعال میں جب دال مہملہ، ذال معجمہ یا زائے منقوطہ واقع ہوتو تائے افتعال دال مہملہ سے وجوبا بدل جاتی ہے کیونکہ دال تاء سے مخرج میں قریب ہے اور ذال اور زا سے صفت میں موافق ہے۔

[2] ← ذال مقابلہ فاکلمہ باب افتعال ہوتو تائے افتعال وجوبا دال ہوجائے گی جیسے اِذْتَکَرَ سے اِذْدَکَرَ۔اب یہاں تین صورتیں جائز ہیں۔پہلی صورت فک ادغام (اظہار) جیسے اِذْدَکَرَ۔دوسری صورت ادغام یعنی ذال کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کریں جیسے اِدَّکَرَ۔یہی صورت احسن اقویٰ اور موافق قیاس ہے۔تیسری صورت ادغام یعنی دال کو ذال کر کے ذال کو ذال میں ادغام کریں جیسے اِذَّکَرَ۔ یہ صورت خلاف قیاس ہے۔

[3] ← زا جب مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوتو تائے افتعال وجوبا دال ہوجائے گی جیسے اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَرَ۔اب یہاں جواز کی دوصورتیں ہیں۔پہلی صورت یہ ہے کہ فک ادغام (اظہار) جیسے اِزْدَجَرَ یہ زیادہ فصیح ہے جیسے قول باری تعالی مُزْدَجَرٌ۔ دوسری صورت ادغام یعنی دال کو زا کر کے زا کو زا میں ادغام کریں جیسے اِزَّجَرَ یہ خلاف قیاس ہے۔برعکس جائز نہیں یعنی زا کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کریں۔جیسے اِدَّجَرَ کیونکہ حرف صفیر "زا" کا ادغام غیر صفیر "دال" میں ممتنع ہے۔

قانون: اگر ثاواقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال اظہار وادغام دوطرفہ جائز است مگر تارا ثا کردن اولی است۔

اس قانون کا نام ہے اِثَّبَتَ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ اظہار اور ادغام دوطرفہ جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ثا ہو۔ احترازی مثال اِکْتَسَبَ۔ یہاں ثا نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال ثَبَتَ یہ باب افتعال نہیں اتفاقی مثال اظہار کی اِثْتَبَتَ ادغام اولیٰ کی اِثَّبَتَ۔ادغام غیر اولیٰ کی اِتَّبَتَ۔ وجہ اولویّت اتباع زائد باصلی بہتر ہے نہ عکس او۔یعنی تا کو ثا کرنے کے بعد اجتماع مثلین اور سکون اول کی وجہ سے ادغام بالاتفاق واجب ہے۔

قانون: اگر یکے از دہ حروف مذکورہ بالا واقع شود مقابلہ عین کلمہ باب افتعال تائے ویرا جنس عین کلمہ کردہ جوازا ادغام می کنند وجوبا واگر تا واقع شود ادغام جائز است واگر یکے از حروف مذکورہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل تائے آنہا را جنس فاکلمہ کردہ جوازا ادغام می کنند وجوبا واگر تا باشد ادغام جائز است۔

اس قانون کا نام ہے خَصَّمَ کَظَّمَ کا قانون۔اس کیلئے چار حکم ہیں ہر حکم کیلئے دو دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ تائے افتعال کو جنس عین کلمہ کی کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ بقانون متجانسین۔**پہلی شرط** یہ ہے ان دس (صادَ، ضادَ، طاَ، ظاَ، دالَ، ذالَ، زاَ، سینَ، شینَ، ثاَ) حرفوں میں سے کوئی حرف ہو۔ احترازی مثال اِجْتَمَعَ اِقْتَرَبَ یہاں ان دس حرفوں میں سے کوئی نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ عین کلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال اِطْتَلَمَ اِظْتَلَمَ یہاں مقابلہ فاکلمہ افتعال کے ہے۔ اتفاقی مثال

اِخْتَصَمَ اِكْتَظَمَ سے خَصَّمَ كَظَّمَ [1]۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ اظہار اور تاء کو تاء میں ادغام کرنا جائز ہے۔ بقانون متجانسین۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ تا ہو احترازی مثال اِجْتَمَعَ یہاں تا نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ عین کلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال قَتَّلَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اِقْتَتَلَ سے قَتَّلَ [2]۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ تاء باب تفعل وتفاعل کو فاکلمہ کی جنس کرنا جائز ہے بعدہ جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ مذکورہ دس حرفوں میں سے کوئی ایک ہو۔ احترازی مثال تَجَنَّبَ تَجَانَبَ۔ یہاں ان میں سے کوئی نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب تفعل یا تفاعل کے ہو۔ احترازی مثال

---

(۱) ← **امثلہ قبل از ادغام:** اِكْتَسَرَ، اِنْتَشَرَ، اِخْتَصَمَ، اِفْتَصَلَ، اِنْتَظَمَ، اِكْتَظَمَ، اِعْتَدَلَ، اِعْتَذَرَ، اِعْتَزَلَ، اِنْتَثَرَ۔
امثلہ جنسیت: كَسَّرَ، نَشَّرَ، خَصَّمَ، فَصَّلَ، نَظَّمَ، كَظَّمَ، عَدَّلَ، عَذَّرَ، عَزَّلَ، نَثَّرَ۔ مزید وضاحت امثلہ:
خَصَّمَ، خِصَّمَ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا تا افتعال کو جنس صاد سے بدل کیا تو اِخْصَصَمَ ہوا پس دو صاد جمع ہوگئیں اور ماقبل ان کا ساکن تھا اور قاعدہ ہے کہ دو متجانسین کے متحرک کی صورت جبکہ ان کا ماقبل ساکن ہو تو بعض علماء کرام تائے افتعال کو مدغم کرنے سے پہلے اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں۔ لہذا پہلے صاد کی حرکت جو فتحہ ہے خا کو دے دی پھر صاد کو صاد میں ادغام کر دیا تو اِخَصَّمَ ہوا اب ہمزہ مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ تو خَصَّمَ بفتح الخا ہوا۔ یہ لغت افصح، اشہر موافق قیاس ہے اور بعض اہل صرف پہلے صاد کی حرکت فتحہ خا کو نہیں دیتے بلکہ گرا دیتے ہیں اور خا کو کسرہ عارضی دیتے ہیں خا کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ گر گیا تو خِصَّمَ بکسرہ الخاء ہوا۔ ان دونوں صورتوں میں عین کلمہ مفتوح رہے گا۔ یہی دونوں وجہیں مجہول میں بھی واقع ہوں گی جیسے خُصِّمَ خِصِّمَ اصل میں اُخْتُصِمَ تھا ان دونوں صورتوں میں عین کلمہ مکسور رہے۔ باقی امثلہ کو اس پر قیاس کریں۔

(۲) ← جہاں دو حرف متجانسین متحرک آخر کلمہ میں نہ ہوں تو ادغام واجب نہیں بلکہ جائز ہے اور اظہار بھی جائز جیسے: اِكْتَتَبَ، كَتَّبَ، كِتَّبَ، اِكَتَّبَ، اِكِتَّبَ۔

تَحَذَّبَ تَحَاذَبَ۔ یہاں عین کلمہ میں ہے فاکلمہ میں نہیں۔اتفاقی مثال[1] تَثَاقَلَ تَثَقَّلَ سے اِثَّاقَلَ اِثَّقَّلَ۔

چوتھا حکم یہ ہے کہ اظہار اور تاء کو تاء میں ادغام کرنا جائز ہے۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ تاء ہو۔احترازی مثال تَفَقَّلَ تَفَاقَلَ یہ تاء زائدہ علامت باب ہے اصلی نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب تفعل تفاعل کے ہو۔احترازی مثال تَقَتَّلَ تَقَاتَلَ یہاں تامقابلہ عین کلمہ کے ہے۔اتفاقی مثال تَتَرَّكَ تَتَارَكَ ،اظہار جائز،اور ادغام جیسے:اِتَّرَّكَ اِتَّارَكَ بھی جائز۔دوہم جنس کی ادغام کی وجہ ابتداء بالسکون محال تھا تو ہمزہ وصلی ابتداء میں لائے۔

قانون: اگر یکے از یازدہ حروف مذکورہ ورا ونون بعد از لام تعریف واقع شود لام راجنس ایشان کردہ آید وجوباو اگر یکے از ایشان بعد از لام ساکن غیر تعریف واقع شود لام راجنس ایشان کردہ جواز اادغام می کنند وجوبا سوائے راچرا کہ درین جاواجب است۔

اس قانون کا نام ہے حروف شمسیہ وقمریہ کا قانون۔اس کیلئے دوحکم ہیں۔ہر حکم کیلئے دو دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ لام تعریف (اَلْ) کو حروفِ شمسیہ کی جنس کرنا واجب ہے اور ادغام کرنا بھی واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ حروف شمسیہ میں سے کوئی حرف ہو۔احترازی مثال اَلْحَمْدُ یہاں حروف شمسیہ میں سے کوئی

---

[1] ← تَفَقَّلَ تَفَاقَلَ تائے زائدہ کو فا کی جنس سے بدلا تو ثَثَقَّلَ ثَثَاقَلَ ہوئے دوہم جنس کوادغام کی صورت میں پہلے کوساکن کیا تو ابتداء ساکن ممکن نہ تھالہذا شروع میں ہمزہ وصلی لائے تو اِثَّقَّلَ، اِثَّاقَلَ ہوئے۔باقی امثلہ کوان دونوں پر قیاس کرلیں۔

امثلہ تفعل بغیر ادغام: تَسَمَّعَ، تَشَجَّعَ، تَصَعَّدَ، تَضَرَّعَ، تَطَهَّرَ، تَزَيَّنَ، تَذَكَّرَ، تَدَثَّرَ، تَظَلَّمَ۔

امثلہ جنسیت: سَسَمَّعَ، شَشَجَّعَ، صَصَعَّدَ، ضَضَرَّعَ، طَطَهَّرَ، زَزَيَّنَ، ذَذَكَّرَ، دَدَثَّرَ، ظَظَلَّمَ۔

امثلہ جنسیت بعد از ادغام: اِسَّمَّعَ، اِشَّجَّعَ، اِصَّعَّدَ، اِضَّرَّعَ، اِطَّهَّرَ، اِزَّيَّنَ، اِذَّكَّرَ، اِدَّثَّرَ، اِظَّلَّمَ۔

امثلہ تفاعل بغیر ادغام: تَسَامَعَ، تَشَابَهَ، تَصَابَرَ، تَضَارَبَ، تَطَالَبَ، تَظَاهَرَ، تَدَارَكَ، تَذَاكَرَ، تَزَاجَرَ۔

امثلہ جنسیت: سَسَامَعَ، شَشَابَهَ، صَصَابَرَ، ضَضَارَبَ، طَطَالَبَ، ظَظَاهَرَ، دَدَارَكَ، ذَذَاكَرَ، زَزَاجَرَ۔

امثلہ بعد از ادغام: اِسَّامَعَ، اِشَّابَهَ، اِصَّابَرَ، اِضَّارَبَ، اِطَّالَبَ، اِظَّاهَرَ، اِدَّارَكَ، اِذَّاكَرَ، اِزَّاجَرَ۔

نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ لام تعریف کے بعد ہو۔ احترازی مثال بَلْ سَوَّلَتْ۔ یہاں لام تعریف کے بعد نہیں۔ اتفاقی مثال اَلرَّحْمٰنُ اصل میں اَلْرَحْمٰنُ تھا لام تعریف کو حرف شمسی کی جنس کیا تو اَرْرَحْمٰنُ ہوا۔ بعدہ جنس کو جنس میں ادغام کیا تو اَلرَّحْمٰنُ ہوا۔ لام تعریف کتابت میں آئے گا قرائت میں نہیں آئیگا۔[1]

دوسرا حکم یہ ہے کہ لام ساکن غیر تعریف کو حروف شمسیہ کی جنس کرنا جائز، جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ حروف شمسیہ میں سے کوئی حرف ہو۔ احترازی مثال بَلْ فَعَلَ یہاں حروف شمسیہ نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ لام ساکن غیر تعریف کے بعد ہو۔ احترازی مثال اَلرَّحْمٰنُ۔ یہاں لام تعریف کے بعد ہے۔ اتفاقی مثال بَلْ سَوَّلَتْ حرف شمسی کو لام ساکن غیر تعریف کی جنس کر کے بَسْ سَوَّلَتْ پڑھنا جائز۔ بعدہ جنس کو جنس میں ادغام کر کے بَسَّوَّلَتْ پڑھنا واجب ہے۔

---

[1] ← لام تعریف وہ ہے جس سے پہلے الف ہو لام تعریف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ۔ لام غیر تعریف وہ ہے جس سے پہلے الف نہ ہو جیسے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ۔

جملہ حروف تہجی دو قسم پر ہیں ایک شمسیہ دوسرا قمریہ۔ حروف شمسیہ: صاد، ضاد، طا، ظا، دال، ذال، زا، سین، شین، تا، ثا، را، لام، نون۔ باقی قمریہ ہیں۔

امثلہ حروف شمسیہ قبل از ادغام لام تعریف: اَلْسَامِعُ، اَلْشَاكِرُ، اَلْصَابِرُ، اَلْضَارِبُ، اَلْنُوْرُ، اَلْطَالِبُ، اَلْظَالِمُ، اَلْدَاخِلُ، اَلْذَاكِرُ، اَلْزَاجِرُ، اَلْتَاجِرُ، اَلْثَابِتُ، اَلْرَحْمٰنُ۔

امثلہ جنسیت: اَسْسَامِعُ، اَشْشَاكِرُ، اَصْصَابِرُ، اَضْضَارِبُ، اَطْطَالِبُ، اَظْظَالِمُ، اَدْدَاخِلُ، اَذْذَاكِرُ، اَزْزَاجِرُ، اَتْتَاجِرُ، اَثْثَابِتُ، اَرْرَحْمٰنُ، اَنْنُوْرُ۔

امثلہ بعد از ادغام: اَلسَّامِعُ، اَلشَّاكِرُ، اَلصَّابِرُ، اَلضَّارِبُ، اَلنُّوْرُ، اَلطَّالِبُ، اَلظَّالِمُ، اَلدَّاخِلُ، اَلذَّاكِرُ، اَلزَّاجِرُ، اَلتَّاجِرُ، اَلثَّابِتُ، اَلرَّحْمٰنُ۔

امثلہ حروف شمسیہ بعد از لام غیر تعریف: بَلْ سَامِعُ، بَلْ شَاكِرُ، بَلْ صَابِرُ، بَلْ ضَارِبُ، بَلْ طَالِبُ، بَلْ ظَالِمُ، بَلْ دَاخِلُ، بَلْ ذَاكِرُ، بَلْ زَاجِرُ، بَلْ تَاجِرُ، بَلْ ثَابِتُ، بَلْ رَاحِمُ، بَلْ نَارُ۔

امثلہ جنسیت: بَسْسَامِعُ، بَشْشَاكِرُ، بَصْصَابِرُ، بَضْضَارِبُ، بَطْطَالِبُ، بَظْظَالِمُ۔

امثلہ بعد از ادغام: بَسَّامِعُ، بَشَّاكِرُ، بَصَّابِرُ، بَضَّارِبُ، بَطَّالِبُ، بَظَّالِمُ الخ۔

فائدہ اگر لام تعریف (اَلْ) کے بعد لام حرف شمسی آجائے تو لام تعریف جنس تو نہیں ہوسکتا مگر ادغام کرنا واجب ہے۔ متجانسین سے۔ جیسے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

فائدہ اگر لام ساکن غیر تعریف کے بعد حرف شمسی را ہے تو پھر لام کو را کی جنس کرنا واجب اور را کو را میں ادغام کرنا بھی واجب ہے جیسے قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا سے قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ۔

سوال بَلْ رَانَ میں جمیع شرائط موجود ہونے کے باوجود ادغام کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب بَلْ رَانَ میں لام اور را کے درمیان وقف واجب ہے اور ادغام بھی واجب ہے لیکن ادغام کی صورت میں وقف نہیں رہتا ہے۔ تو ایک واجب سے رجوع کر کے دوسرے واجب پر عمل کرنا لغو ہے اس لئے وقف کو برقرار رکھا گیا۔

وجہ تسمیہ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جیسے سورج کے طلوع ہونے سے ستارے چھپ جاتے ہیں ایسے ہی حروف شمسیہ کے داخل ہونے سے لام تعریف کی چھپ جاتی ہے اور جیسے چاند کے آنے سے ستارے باقی رہتے ہیں ایسے ہی حروف قمریہ کے داخل ہونے سے لام تعریف باقی رہتی ہے۔

> قانون: ہر مضارع مشدّد الآخر وقت دخول جوازم وبنا کردن امر حاضر معلوم درآن سہ وجہ خواندن جائز است بشرطیکہ مضارع مضمو العین نہ باشد وگرنہ درآن روجہ خواندن جائز است۔

اس قانون کا نام ہے لَمْ يَحْمَرَّ لَمْ يَحْمَرِّ لَمْ يَحْمَرِرْ کا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں، ہر حکم کیلئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ مضارع میں تین وجوہ پڑھنا جائز ہے فتحہ، کسرہ، فک ادغام۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ مضارع کا آخر مشدد ہو، احترازی مثال لَمْ يَضْرِبْ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ کوئی حرف جوازم میں سے داخل ہو یا امر حاضر معلوم بنائیں۔ احترازی مثال يَحْمَرُّ تَحْمَرُّ. یہاں حرف جوازم داخل نہیں ہوا اور امر حاضر معلوم بھی بنا نہیں کیا گیا۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہوں۔ احترازی مثال لَمْ يَمُدُّ. یہاں مضارع مضموم ہے۔ اتفاقی مثال يَحْمَرُّ سے لَمْ يَحْمَرَّ لَمْ يَحْمَرِّ لَمْ يَحْمَرِرْ۔ تَحْمَرُّ سے اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں چار وجوہ پڑھنا جائز ہے ضمہ، فتحہ، کسرہ، فک ادغام۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ مضارع کا آخر مشدد ہو۔ احترازی مثال لَمْ یَضْرِبْ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ کوئی حرف جوازم داخل ہو یا امر حاضر معلوم بنا کریں۔ احترازی مثال مَدَّ یَمُدُّ یہاں حرف جوازم داخل نہیں۔ اور امر حاضر معلوم بھی بنا نہیں کیا گیا۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو احترازی مثال لَمْ تَخَمَّرَّ یہاں مضموم العین نہیں۔ اتفاقی مثال یَمُدُّ سے لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدِّ، لَمْ یَمُدُّ، لَمْ یَمْدُدْ۔ تَمُدُّ سے مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ اُمْدُدْ۔

فائدہ ہمزہ کی تبدیلی کو تخفیف، حرفِ علت کی تغییر کو اعلال، ایک حرف کو دوسرے میں داخل کر کے مشدد کرنے کو ادغام کہتے ہیں۔

فائدہ معتل کے قواعد جاننے سے پہلے امور اربعہ کا جاننا ضروری ہے: (۱) اعلال کے لغوی معنی (۲) اصطلاحی معنی (۳) اقسام اعلال (۴) حروف اعلال۔۔ اعلال۔ لغت میں مطلقاً تبدیلی کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں حرف علت کے تغیر کو کہتے ہیں۔ اعلال کے تین قسم ہیں: اعلال بالحذف، اعلال بالقلب، اعلال بالاسکان۔ اعلال کے حروف تین ہیں واؤ، الف، یا۔

قوانین مثال

قانون: ہر واوے کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ مصدرے کہ بروزن فِعْلٌ یا فِعْلَةٌ باشد بشرطیکہ مضارع معلومش نیز معلل باشد کسرہ اش رانقل کردہ بما بعد داد آنرا حذف کردہ عوضش تائے متحرکہ در آخرش در آورند وجوبا بکلیۃ اِقَامَۃٌ وآن این است۔

اس قانون کا نام ہے عِدَۃٌ کا قانون؛ اس کیلئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واؤ کی حرکت کسرہ کو نقل کر کے مابعد کو دینا اور اس کو حذف کرنا واجب ہے۔ **حذف** شدہ حرف کے عوض آخر میں ① تا متحرکہ لانا واجب ہے بقانون اِقَامَۃٌ اِسْتِقَامَۃٌ۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واؤ ہو۔ احترازی مثال یُسْرٌ یہاں یا ہے **دوسری شرط** یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ کے ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں

---

① ← عِدَۃٌ کی تعلیلات میں چار اقوال ہیں: ① عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا واو پر کسرہ ثقیل تھا اس کو نقل کر کے مابعد (عین) کو دیا اور واو کو حذف کیا اور واو کے عوض میں کلمہ کے آخر میں تاء متحرکہ بفتح ماقبل لائے تو وِعْدٌ سے عِدَۃٌ ہو گیا۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ عین کو حرکت دینا لازم ہے کیونکہ ساکن سے کلمہ کا آغاز ممنوع ہے۔ جب ہمارے پاس حذف ہونے والے حرف کی حرکت موجود ہے تو باہر سے اور حرکت لانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ② عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا واو کو بمع حرکت کے حذف کر دیا اور اس کے عوض میں کلمہ کے آخر میں تاء متحرکہ بفتح ماقبل لائے اور عین کو حرکت کسرہ کی الساکن اذا حرّك حرّك بالكسرہ کے تحت تو وِعْدٌ سے عِدَۃٌ ہو گیا۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ نقل حرکت ماقبل کے لئے ہوتی ہے نہ کہ مابعد کے لئے اور عین کے ساکن ہونے کی وجہ سے کلمہ کا آغاز ناممکن تھا اس لئے الساكن اذا حرّك کے تحت اسکو حرکت کسرہ کی دی۔ ③ عِدَۃٌ اصل میں وِعْدَۃٌ تھا واو پر کسرہ ثقیل تھا اسکو نقل کر کے مابعد کو دیا الخ۔ نمبر ایک والی تقریر ہے یہاں۔

سوال ان پر اعتراض ہوتا ہے واو (معوض منہ) اور تاء (عوض) دونوں کیسے جمع ہو سکتے ہیں حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ لا یجتمع العوض والمعوض منہ؟ **جواب** وِعْدَۃٌ میں تاء عوض کا نہیں بلکہ زائد ہے، ہم تاء کو اس وقت عوض قرار دیتے ہیں جب واو حذف ہو جاتی ہے اور تاء زائد آخر سے اڑا دی گئی اب اس کی جگہ تاء عوض لگا دی گئی۔

④ عِدَۃٌ اصل میں وِعْدَۃٌ تھا واو کو بمع حرکت کے حذف کر دیا اور آخری تاء کو واو کا عوض قرار دیا اور عین کو حرکت کسرہ الساکن اذا حرّك حرّك بالسکرہ کے تحت دیا گیا۔

سوال واو کو حذف تو اول کلمہ سے کرتے ہیں اور اس کے عوض تاء آخر کلمہ میں لا رہے ہیں حالانکہ جہاں کمی واقع ہوتی ہے عوض کو وہاں آنا چاہئے؟

جواب عوض اپنے معوض کے مقام سے اکثر ہٹ کر آتا ہے واو کلمہ کے شروع یا واو کلمہ میں اگر حذف آئے تو اس کا عوض آخر میں آتا ہے جیسے: وِعْدٌ کے شروع میں واو حذف کیا تو آخر میں تاء زائدہ لا کر عِدَۃٌ بنا دیا، اِقْوَامٌ کے وسط میں واو حذف ہوا تاء آخر میں لایا اِقَامَۃٌ ہوا۔ اور اگر واو کلمہ کے آخر میں حذف ہو تو شروع میں ہمزۃ الوصل اس کے عوض میں آتا ہے۔ جیسے اِسْمٌ، اِسْتٌ کہ اصل میں سِمْوٌ سِتْوٌ تھے۔ یہ ضابطہ اکثری ہے کلی نہیں۔ اور بدل اپنے مبدل منہ کے مقام پر آتا ہے جیسے قَوْلٌ سے قَالٌ۔

ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ صیغہ مصدر کا ہو۔ احترازی مثال وِزْرٌ وِتْرٌ یہ مصدر نہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ مصدر فِعْلٌ یا فِعْلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال وَصْلٌ یہ فِعْلٌ کا وزن نہیں۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واؤ اسی باب کے مضارع معلوم میں حذف ہو چکا ہو۔ احترازی مثال وِجْلٌ اس باب کے مضارع معلوم یَوْجَلُ میں واو سالم ہے۔ اتفاقی مثال عِدَۃٌ کہ اصل میں وِعْدَۃٌ تھا۔ جِہَۃٌ کہ اصل میں وِجْہَۃٌ تھا۔ یہ مثال عند البعض جامد ہے۔

فائدہ عِدَۃٌ اصل میں وِعْدَۃٌ تھا واو پر ضمہ ثقیل تھا اس کو نقل کر کے مابعد کو دے دیا اور واو حذف کیا اور کلمہ کے آخر میں جو تا ہے اس کو واو کے عوض قرار دیا تو عِدَۃٌ ہو گیا۔

> قانون: در مصدر ہر حرفیکہ بجز التقائے تنوینی بیفتد عوضش تائے متحرک در آخرش در آرند وجوباً مگر لغۃٌ ماۃٌ شاذ اند۔

اس قانون کا نام ہے اِقَامَۃٌ اِسْتِقَامَۃٌ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تائے متحرکہ لانا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ صیغہ مصدر میں کوئی حرف گرا ہو۔ احترازی مثال یَعِدُ یہاں مضارع میں حرف واو گرا ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ یہ حذفیت التقائے ساکنین تنوینی کی وجہ سے نہ ہو۔ یعنی دوسرا ساکن نون تنوین نہ ہو۔ احترازی مثال ھُدیً[1] اصل میں ھُدَیٌ تھا۔ اتفاقی مثال جہاں ساکن ثانی نون تنوین نہیں مثال اِقْوَامٌ[2] سے اِقَامَۃٌ۔ اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَۃٌ۔ اور جہاں دوسرا ساکن بالکل نہ ہو جیسے وِعْدٌ سے عِدَۃٌ۔

اعتراض لُغَۃٌ مِاۃٌ اصل میں لُغَوٌ، مِأَیٌ تھے قَالَ کے قانون سے لُغَانٌ مِأَانٌ ہوئے پس التقائے

---

① ← ھُدًی اصل میں ھُدَیٌ تھا قال باع کے قانون سے ھُدَانٌ ہوا۔ دو ساکن جمع ہوئے پہلا ساکن مدہ تھا حذف ہوا تو ھُدیً ہو گیا۔ یہاں زیر بحث قانون جاری نہ ہوگا کیونکہ ساکن ثانی نون تنوین ہے۔

② ← اِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامٌ تھا قال کے قانون سے اِقَاامٌ ہوا۔ دونوں الف ساکن ہو گئے اور دوسرا ساکن نون تنوین نہیں۔ امام اخفشؒ پہلے الف کو حذف کرتے ہیں۔ امام سیبویہؒ دوسرے الف کو حذف کرتے ہیں۔ بعدہ حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تائے متحرکہ لائے تو اِقَامَۃٌ ہوا۔ اسی پر اِسْتِقَامَۃٌ کو قیاس کریں۔ اسی تا کو اضافت کے وقت حذف کر دینا جائز ہے جیسے اِقَامَ الصَّلٰوۃِ۔ عِدَ الْاَمْرِ۔ اصل میں اِقَامَۃٌ، عِدَۃٌ تھے۔

ساکنین ہوا۔ درمیان الف ونون تنوین کے پہلا ساکن مدہ ہونے کی وجہ سے حذف ہوگیا اور اس کے عوض آخر میں تائے متحرکہ لائے تو لُغَۃٌ، مِأَۃٌ ہوئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ **دوسری شرط** مفقود ہونے کے باوجود تا کا الحاق کیوں کیا گیا؟

جواب یہ اعتراض قلتِ توجہ فی عبارت المصنف ؒ کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ مصنف ؒ نے خود تصریح فرمادی کہ یہ شاذ ہیں۔ یعنی موافقِ استعمال مخالف قانون، اس کو شاذ احسن کہتے ہیں۔

قانون: ہر واو ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فاکلمہ باب افتعال ماقبلش مکسور آن واورا بیا بدل کنند وجوبا بشرطیکہ باعثِ تحریکش موجود نباشد۔

اس قانون کا نام مِیعَادٌ کا قانون ہے۔ اس کیلئے ایک حکم چھ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واؤ کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واؤ ہو احترازی مثال یُسْرٌ یہاں واو نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ساکن ہو۔ احترازی مثال عِوَضٌ۔ یہاں متحرک ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال اِجْلِوَّاذٌ یہاں مدغم ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے نہ ہو۔ احترازی مثال اِتَّقَدَ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا۔ یہاں مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے واو ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ مُوجِبٌ۔ یہاں مفتوح ومضموم ہے۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ اس واو کے حرکت دینے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال اِوَزَّۃٌ اصل میں اِوْزَزَۃٌ تھا زا کو زا میں ادغام کرنے کی صورت میں واو کے متحرک ہونے کا سبب موجود ہے۔ اتفاقی مثال مِوْعَادٌ مِوْعَدَۃٌ سے مِیعَادٌ مِیعَدَۃٌ۔

قانون: ہر دال ساکن مابعدش تائے متحرکہ غیر تا افتعال باشد آن را تا کردہ در تا ادغام می کنند وجوبا ہم چنین تائے ساکن مابعدش دال متحرک باشد آن را دال کردہ در دال ادغا می کنند وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے وَعَدتُّ کا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کیلئے تین شرائط ہیں دوسرے حکم کیلئے دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ دال کو تا کر کے تا کو تا میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ دال ساکن ہو۔ احترازی مثال وَعَدَ یہاں دال ساکن نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ دال کے بعد تائے متحرکہ ہو احترازی مثال وَعَدْنَ یہاں تا بالکل نہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ دال کے بعد تا باب افتعال کا نہ ہو۔ احترازی مثال اِدْتَغَمَ یہاں دال ساکن کے بعد تا افتعال کا ہے۔ اتفاقی مثال وَعَدْتَ سے وَعَتَّ ۔ قَدْ تَبَيَّنَ سے قَتْ تَّبَيَّنَ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ اگر طا کے بعد تاء آ جائے تو اسکا بھی یہی حکم ہے جیسے اَحَطْتُ سے اَحَطتُّ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ تا کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے [1]۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ تائے ساکن ہو احترازی مثال سَكَتَ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ تا کے بعد دال متحرک ہو احترازی مثال قَالَتِ ادْعُوْا یہاں تا کے بعد دال ساکن ہے۔ اتفاقی مثال اَثْقَلَتْ دَعَوَاللّٰہ سے اَثْقَلَت دَّعَوَاللّٰہ۔ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ تاء کے بعد اگر طا آ جائے تو اسکا بھی یہی حکم ہے جیسے قَالَتْ طَائِفَةٌ سے قَالَت طَّائِفَةٌ پڑھنا واجب ہے۔

> **قانون:** ہر واو مضموم یا مکسور کہ واقع شود در اول کلمہ مابعدش دیگر واو متحرک نباشد یا مضموم مخفف بحرکت لازمی مقابلہ عین کلمہ باشد ہمزہ می شود جوازاً بشرطیکہ در مضارع معلوم نباشد۔

اس قانون کا نام ہے اُعِدَ اِشَاحٌ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم ہے۔ شرطوں کی دو جماعتیں ہیں۔ پہلی جماعت کیلئے تین شرطیں ہیں۔ دوسری جماعت کیلئے پانچ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واو کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ جماعت اول **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو مضموم یا مکسور ہو۔

---

[1] ← اگر ادغام کے بعد ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کے ساتھ التباس ہوتا ہو تو ادغام ممتنع ہے بشرطیکہ متقاربین ایک کلمہ میں ہوں جیسے وَطْدٌ (مضبوط کرنا) اور وَتْدٌ (میخ گاڑنا) پس اگر ان کی طا اور تا کو دال میں ادغام کیا جائے تو یہ دونوں وَدٌّ (دوستی) سے ملتبس ہو جائیں گے تو معلوم نہیں ہوگا کہ ان کی پہلی دال اصلی ہے یا طا سے بدلی ہوئی ہے۔ یا تا سے بدلی ہوئی ہے۔

احترازی مثال وَعَدَ یہاں مفتوح ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو اول کلمہ میں ہو۔احترازی مثال قَوْلٌ یہاں درمیان کلمہ میں ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس [1] واؤ کا مابعد اور رواؤ متحرک نہ ہو۔احترازی مثال وُوَيْعِدٌ یہاں واؤ کے بعد اور واؤ متحرک ہے۔اتفاقی مثال وُعِدَ وِشَاحٌ وُوُعِدَ سے أُعِدَ اِشَاحٌ أُوْعِدَ پڑھنا جائز ہے۔

جماعت دوم: **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو مضموم ہو احترازی مثال وَعَدَ یہاں واو مفتوح ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو مخفف ہو۔احترازی مثال تَحَوُّلٌ یہاں مشدد ہے **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس واؤ کی حرکت لازمی ہو۔احترازی مثال دَاوُوْنَ اصل میں دَاوِيُوْنَ تھا۔ یہاں واؤ کی حرکت ضمہ عارضی ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔احترازی مثال يَدْعُوْ یہاں مقابلہ لام کلمہ کے ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ مضارع معلوم میں نہ ہو۔احترازی مثال يَقُوْلُ یہاں مضارع معلوم میں ہے۔اتفاقی مثال قُوْلَ اَدْوُرٌ سے قُئِلَ اَدْؤُرٌ پڑھنا جائز ہے۔[2]

> قانون: ہر باب مثال واوی بروزن مَنَعَ يَمْنَعُ یا کہ ماضی او نیافتہ شدہ باشد یا مضارع معلومش بروزن يَفْعِلُ باشد در مضارع معلوم او فاکلمہ را حذف کنند وجوباً واز باب فَعِلَ يَفْعَلُ در دو باب وَسِعَ يَسَعُ وَطِئَ يَطَئُ نیز۔

اس قانون کا نام يَعِدُ کا قانون ہے۔اس کیلئے ایک حکم اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں فاکلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

---

[1] ← یہاں واو کے بعد واو متحرک کی نفی ہے اگر اس واو کے بعد واو بالکل نہیں یا واو ساکن ہے تو ان دونوں صورتوں میں قانون جاری ہو جائے گا جیسے وُعِدَ۔ وُوْعِدَ سے أُعِدَ أُوْعِدَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ کبھی واو مفتوح کو بھی ہمزہ سے بدلا جاتا ہے جیسے اَحَدٌ اَنَاةٌ اَسْمَاءُ جو اس کو فعلاء کے وزن پر مانتے ہیں کہ اصل میں وَحَدٌ وَنَاةٌ وَسْمَاءُ تھے۔اسی طرح کبھی واؤ مضمومہ تا سے بدل جاتی ہے جیسے تُجَاهٌ تُكْلَانٌ تُرَاثٌ کہ اصل میں وُجَاهٌ وُكْلَانٌ وُرَاثٌ تھے واو مفتوحہ اور تا کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے قیاسی نہیں بحسب سماع ہے۔

[2] ← واضح ہو کہ اس جگہ واو وسط کا ہمزہ سے بدلنے کا ذکر ہمزہ مضمومہ اول کلمہ کے تبعاً ہے ورنہ اس کا ذکر قوانین اجوف میں ہونا چاہیے تھا۔

جماعت اول: **پہلی شرط** یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو[1] احترازی مثال یَسَرَ یہ مثال یائی ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ یہ مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر نہیں۔ اتفاقی مثال وَضَعَ یَوْضَعُ سے یَضَعُ۔

جماعت دوم: **پہلی شرط** یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یہ مثال یائی ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ماضی متروک الاستعمال ہو (اہل عرب مضارع تو استعمال کرتے ہوں لیکن اس باب کی ماضی استعمال نہ کرتے ہوں)۔ احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ اس باب کی ماضی اکثر مستعمل ہے۔ اتفاقی مثال یَوْذَرُ یَوْدَعُ سے یَذَرُ یَدَعُ۔ کہ اسکی ماضی وَذَرَ وَدَعَ۔ اس باب کی ماضی عربی زبان میں کبھی استعمال نہیں کی گئی۔

جماعت سوم: **پہلی شرط** یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یہ مثال یائی ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مضارع مکسور العین ہو۔ احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ یہاں مضموم العین ہے۔ اتفاقی مثال یَوْعِدُ سے یَعِدُ یَوْرِمُ سے یَرِمُ مضارع مکسور العین ہو۔ ماضی عام ہے مکسور العین ہو یا مفتوح العین ہو۔

فائدہ عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر دو ایسے باب ہیں کہ سماعاً فا کلمہ مضارع میں حذف کیا گیا ہے وہ دو یہ ہیں وَسِعَ یَوْسَعُ وَطِئَ یَوْطَئُ سے یَسَعُ یَطَئُ۔

> **قانون:** دو واؤ متحرک کہ جمع شوند اول کلمہ واو اولی را بہمزہ بدل کنند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے اَوَاعِدُ اُوَیْعِدُ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔ **حکم** یہ ہے کہ پہلی واو

---

[1] ← مثال واوی کی قید لگا کر مثال یائی کو نکال دیا لفیف سے احتراز نہیں، یعنی قانون لفیف میں جاری ہوگا۔ باقی یَیْئَسُ یَائِسُ اصل میں یَیْئِسُ تھے۔ مضارع حذف یا کے ساتھ یا ابدال الف کیساتھ مذکورہ قانون کے شذوذ ہیں۔

فائدہ جہاں ابدال اور حذف کا آپس میں تعارض ہو وہاں حذف کو ترجیح دی جائے گی۔ برائے تخفیف کلام جیسے اِوْعِدْ یہاں یَعِدُ کا قانون جاری کریں گے نہ کہ مِیْعَادُ کا۔

کوہمزہ [1] سے تبدیل کرنا واجب ہے۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ دو واؤ ہوں احترازی مثال وَعَدَ یہاں ایک واؤ ہے **دوسری شرط** یہ ہے کہ دونوں متحرک ہوں۔احترازی مثال وُوْرِيَ یہاں ایک متحرک ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ دونوں واوا کھٹے ہوں یعنی یکجا ہوں۔احترازی مثال وَلْوَلَ وَقْوَقَ یہاں جمع نہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ دونوں واوابتداءِ کلمہ میں ہوں۔احترازی مثال قَوِوَ یہاں آخر میں ہیں۔اتفاقی مثل وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ۔ وُوَيْعِدٌ سے اُوَيْعِدٌ۔ وُوَيْعِدَةٌ سے اُوَيْعِدَةٌ پڑھنا واجب ہے [2]۔

قانون: ہر باب مثال واوی از باب عَلِمَ يَعْلَمُ کہ غیر محذوف الفا باشد در مضارع معلوم اوسوائے اصل سہ وجہ خواندن جائز است چنانچہ در يَوْجَلُ يَاجَلُ يَيْجَلُ يِيْجَلُ خواندن جائز است۔

اس قانون کا نام ہے يَاجَلُ يَيْجَلُ يِيْجَلُ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں سوائے اصل کے تین وجہ سے پڑھنا جائز ہے (١) واوکوالف سے تبدیل کرنا (٢) واوکو یا سے تبدیل کرنا (٣) حروف اتین کے فتحہ کوکسرہ سے بدلنا۔**پہلی شرط** یہ ہے کہ باب مثال واوی

---

[1] مصنفؒ نے اس قانون کے ذکر میں شیخ ابن حاجب کے مذہب پر اکتفا کیا ہے۔وگرنہ محققین کا مذہب یوں ہے اگر دوسری واو مدہ بدل حرف زائدہ ہے تو پہلی واوکوہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے جیسے وُوْرِيَ ماضی مجہول میں دوسری واوالف سے تبدیل شدہ ہے اصل میں تھا وَارَيَ اگر دوسری واو مدہ نہیں جیسے اَوَاعِدُ اصل میں وَوَاعِدُ تھا۔یادوسری واوتبدیل شدہ نہیں جیسے اُوْعَادٌ اصل میں وُوْعَادٌ تھا۔بروزن طُوْمَارٌ۔یادوسری واوبدل ازحرف صحیح ہے جیسے اُوْلِي اصل میں وُءْ لِي تھا نزدکوفیہ پھر ہمزہ کوواوکیاتو وُوْلِي ہوااب دوواوجمع ہوئے ان تینوں صورتوں میں پہلی واوکوہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

[2] پہلا واؤ ہمزہ ہوجاتا ہے وجوباً۔اس لئے دوہم مثل متحرک حرفوں کا شروع کلمہ میں جمع ہونا ثقیل ہے خصوصاً دوحرف علت کا اور پھر دوواؤں کا جوحرف علت میں زیادہ ثقیل ہیں اس ثقل کو دور کرنے کی خاطر پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرتے ہیں جیسے وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ۔

ملاحظہ یہ قانون صرف مثال واوی کے اسم فاعل میں جمع اقصیٰ اور تصغیر کے تین صیغوں میں جاری ہوتا ہے۔

سوال دوسری واوکوہمزہ سے کیوں تبدیل نہیں کرتے جبکہ ثقل کا سبب واوثانی ہے۔

جواب دوسری واوکوہمزہ سے تبدیل کرنے کی صورت میں مقصد حاصل نہیں ہوتا ہے کیوں کہ واؤ عطف یا واوقسم کے دخول کے وقت بھی ثقل باقی رہتا ہے۔

کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ۔ یہ باب مثال یائی ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ یہ شَرُفَ یَشْرُفُ کے وزن پر ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ فاکلمہ اس کا حذف نہ ہوا ہو۔ احترازی مثال وَسِعَ یَسَعُ یہ محذوف الفأ ہے کہ اصل میں یَوْسَعُ تھا۔ اتفاقی مثال وَجِلَ یَوْجَلُ سے یَاجَلُ یِیْجَلُ یِیْجَلُ۔

> قانون: یائے ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فاکلمہ باب افتعال ماقبلش مضموم آن رابواو بدل کنند وجوبا بشرطیکہ درجمع اَفْعَلُ فَعَلَاءُ صفتی و فُعْلٰی صفتی و تفضیلی واسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی نباشد اگر باشد ضمہ ماقبلش رابکسرہ بدل کنند وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے یُوْسَرُ کا قانون۔

فائدہ وہ اسم جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اس کی تین قسمیں ہیں۔ اسمی، تفضیلی، صفتی۔

① اسمی کہتے ہیں وہ اسم جو اَفْعَلُ کے وزن پر صرف ذات پر دلالت کرے جیسے اَحْمَدُ یہ نام ہے اور اَفْعَلُ کا وزن ہے۔ صرف ذات پر دلالت کرتا ہے۔

② تفضیلی کہتے ہیں وہ اسم جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے تفضیل کے ساتھ۔ جیسے اَضْرَبُ بمعنی بہت مارنے والا مرد۔ اس میں اسمی صفتی معنی کا اعتبار نہیں ہوتا۔

③ صفتی کہتے ہیں وہ اسم جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے بلا تفضیل۔ جیسے اَبْیَضُ بمعنی وہ ذات جس میں سفیدی ہے۔ اس میں علم اور زیادتی کے معنی کا اعتبار نہیں ہوتا ہے۔

وزن فُعْلٰی کی بھی تین قسمیں ہیں: اسمی وہ ہے کہ فُعْلٰی کے وزن پر صرف ذات پر دلالت کرے ہو جیسے طُوْبٰی یہ ایک درخت کا نام ہے۔ تفضیلی وہ وزن فُعْلٰی کا جو ذات مع الوصف پر تفضیل کے ساتھ دلالت کرے۔

جیسے ضُرْبٰی بمعنی بہت مارنے والی عورت۔ صفتی وہ وزن فُعْلٰی کا جو ذات مع الوصف پر بلا تفضیل دلالت کرے۔ جیسے حُیْکٰی بمعنی ناز ونخرے سے چلنی والی عورت [۱]۔

وزن فَعْلَاء کی دو قسمیں ہیں: اسمی، صفتی۔ اسمی وہ ہے جو فَعْلَاء کے وزن پر کوئی علم ہو جیسے صَحْرَاءُ حَمْرَاءُ۔ صفتی وہ وزن فَعْلَاءُ کا جس میں صفت والے معنی کا اعتبار کیا جائے جیسے بَيْضَاءُ بمعنی سفید عورت۔

اس قانون کیلئے دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کیلئے سات شرطیں ہیں۔ دوسرے حکم کیلئے شرطوں کی تین جماعتیں ہیں ہر جماعت کیلئے پانچ پانچ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ یا کو واو کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال يَسَرَ۔ یہاں متحرک ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مظہر ہو احترازی مثال مُيِّزَ۔ یہ مدغم ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس یا کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَيْعٌ یہاں مفتوح ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ یا مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے نہ ہو احترازی مثال اُيْتُسِرَ یہاں مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ اَفْعَلُ فَعْلَاء صفتی کی جمع میں نہ ہو۔ احترازی مثال بِيْضٌ یہ اَبْيَضُ مذکر، بَيْضَاءُ مؤنث کی مشترک جمع ہے۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ فُعْلٰی صفتی اور تفضیلی میں نہ ہو احترازی مثال حُيْكٰى بُيْعٰى۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں نہ ہو۔ احترازی مثال مَبْيُوْعٌ اصل میں مَبْيُوْعٌ تھا۔ اتفاقی مثال يُيْسَرُ سے يُوْسَرُ۔

---

[۱] ← فُعْلٰی کیساتھ صفتی کی قید لگا کر صرف اسمی کو نکال دیا۔ کیونکہ فُعْلٰی اسمی میں یا واو سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے طُيْبٰى كُيْسٰى سے طُوْبٰى كُوْسٰى کیونکہ اس میں اسمیت غالب ہے۔

سوال فُعْلٰی اسمی میں یا کو واو سے تبدیل کرتے ہیں صفتی میں کیوں نہیں؟ **جواب** اسمی اور صفتی کے درمیان فرق کرنے کی خاطر۔

سوال فرق تو اس کے برعکس میں بھی ہو سکتا تھا؟ **جواب** فُعْلٰی صفتی میں ثقل زیادہ ہے باعتبار معنی کے کیونکہ ذات مع الوصف پر دلالت کرتا ہے اور اسمی صرف ذات پر دلالت کرتا ہے اور لفظاً واو یاء سے زیادہ ثقیل ہے۔ اگر یا کو واو سے تبدیل کرتے ہیں تو ثقل لفظی و معنوی دونوں طرح سے لازم آجاتا ہے جو کہ جائز نہیں۔ اس لئے صفتی میں ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یاء کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

جماعت اول: **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال یُسِرَ **دوسری شرط** یہ ہے کہ یا مظہر ہو احترازی مثال مُیِّزَ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَیْعٌ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ یا مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے نہ ہو۔ احترازی مثال اِیْتَسَرَ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع میں ہو۔ احترازی مثال یُوْسَرُ اتفاقی مثال بُیْضٌ ''اَبْیَضُ مذکر بَیْضَاءُ مؤنث کی جمع ہے'' سے بِیْضٌ۔

ملاحظہ: اَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ کی جمع کا وزن: فَعِلَ کا باب اگر مادہ ① لون ② عیب ③ حلیے پر دلالت کرتا ہو تو اس سے اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ باسم الفاعل آتی ہے اور وہ بھی صرف اَفْعَلُ کے وزن پر۔ اور اسکی مؤنث فَعْلَاءُ آتی ہے اور اس صفت مشبہ میں مزکر (اَفْعَلُ) اور مؤنث (فَعْلَاءُ) دونوں کی جمع صرف فُعْلٌ کی وزن پر آتی ہے۔ جیسے: اَحْمَرُ، اَحْمَرَانِ، حُمْرٌ، حَمْرَاءُ، حَمْرَاوَانِ، حُمْرٌ۔ اگر کوئی کلمہ فُعْلٌ کے وزن پر ایسی صفت شبہ (مزکر یا مؤنث) کی جمع کے طور پر آرہا ہو اور اس کلمہ میں یائے ساکنہ ومظہر سے پہلے ضمہ آجائے تو یہاں پر بھی یاء کی رعایت کرتے ہوئے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیں گے۔ جیسے: اَعْیَنُ (مزکر) اور عَیْنَاءُ (مؤنث) دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر عُیْنٌ آتی ہے۔ چنانچہ ضابطہ کے مطابق عین کا ضمہ کسرہ سے بدلا تو عِیْنٌ بن گیا۔

جماعت دوم: **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ یا مظہر ہو احترازی مثال بُیِّعَ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَیْعٌ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ یا مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے نہ ہو۔ احترازی مثال اِیْتَسَرَ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ فُعْلٰی صفتی میں ہو یا فُعْلٰی تفضیلی میں ہو۔ احترازی مثال طُیْبٰی اتفاقی مثال فُعْلٰی صفتی کی جیسے: حُیْکٰی سے حِیْکٰی، فعل فُعْلٰی تفضیل کی جیسے: بُیْعٰی سے بِیْعٰی۔

جماعت سوم: **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ۔

دوسری شرط یہ ہے کہ یا مظہر ہو احترازی مثال بَيِّعٌ۔

تیسری شرط یہ ہے کہ اس کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَيْعٌ۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ یا مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے نہ ہو۔ احترازی مثال أُيْتُسِرَ

پانچویں شرط یہ ہے کہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں ہو۔ احترازی مثال يُيْسَرُ اتفاقی مثال مَبْيُوْعٌ سے مَبِيْعٌ۔①

---

① :← مَبِيْعٌ اصل میں مَبْيُوْعٌ تھا بقانون بِيْعَ مَبُيُوْعٌ ہوا۔ پھر اسی قانون کے حکم ثانی سے یا کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا مَبِيُوْعٌ ہوا۔ بعدہ اجتماع ساکنین ہوا درمیان واو اور یا کے پہلا ساکن مدہ تھا حذف ہوا تو مَبِوْعٌ ہوا پھر مِيْعَادٌ کے قانون سے مَبِيْعٌ ہوا۔

قوانین اجوف

قانون: ہر واؤ و یا متحرک بحرکت لازمی کہ ما قبلش مفتوح باشد از آن یک کلمہ بالف مبدل شود وجوبا بشرطیکہ آن واؤ و یا مقابلہ فا کلمہ وعین کلمہ ناقص و در حکم عین کلمہ ناقص نباشد و مابعدش مدہ زائدہ کہ لازم بود تحقق وسکون او وحرف تثنیہ والف جمع مؤنث سالم و یائے مشددہ ونون تاکید نباشد وآن کلمہ بروزن فَعَلَانٌ و فَعَلٰی وبمعنی آن کلمہ کہ در آن تعلیل نیست نہ باشد ومقابلہ عین کلمہ ملحق ومقابلہ عین کلمہ بدل از حرف صحیح ومقابلہ عین کلمہ فعل غیر متصرف نباشد۔

اس قانون کا نام ہے قَالَ بَاعَ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور اٹھارہ شرطیں ہیں۔ جن میں سے پہلے چار وجودی اور باقی عدمی ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واؤ اور یا کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** (وجودی) یہ ہے کہ واؤ اور یا متحرک ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَیْعٌ یہاں ساکن ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا کی حرکت لازمی ہوں عارضی نہ ہو[1] احترازی مثال لَوِ اسْتَطَعْنَا جَیَلٌ اصل میں لَوْاِسْتَطَعْنَا جَیْئَلٌ تھے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا کی

---

① بـــــ حرکت عارضی سکون کے حکم میں ہوتا ہے۔ عارضی حرکت تین قسم کی ہیں۔ ① بہ سبب نقل ② بسبب التقاء ساکنین ③ برائے متابعت۔ ① بسبب نقل اس کو کہتے ہیں کہ ایک حرف کی حرکت کسی عذر کی وجہ سے نقل کرکے ماقبل کو دینا جیسے حَوْئَبٌ. جَیْئَلٌ میں ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا تو حَوَبٌ. جَیَلٌ ہوئے۔ ② بسبب التقائے ساکنین اس کو کہتے ہیں کہ اجتماع ساکنین کیوجہ سے کسی حرف کو حرکت دی گئی ہو جیسے لَوِ اسْتَطَعْنَا. دَعَوُ اللّٰهَ ہمزہ وصلی درج کلام میں حذف ہوا پھر التقائے ساکنین ہوا۔ درمیان میں واو، سین۔ واو، لام کے تو پہلے ساکن کو حرکت دی تو لَوِ اسْتَطَعْنَا. دَعَوُ اللّٰهَ ہوئے۔ ③ برائے متابعت اس کو کہتے ہیں کہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے تابع کرنے کی وجہ سے حرکت دی جائے بشرطیکہ متابع اور متابَع دونوں کی مفرد فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو۔ اگر کلمہ اجوف ہو اور مفرد فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو عین کلمہ جمع میں ہمیشہ ساکن رہیگا جیسے جَوْزَةٌ سے جَوْزَاتٌ بَیْضَةٌ سے بَیْضَاتٌ اگر کلمہ صحیح ہو اور مفرد فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو جمع بناتے وقت عین کلمہ کو فتح دینا ضروری ہے جیسے تَمْرَةٌ سے تَمَرَاتٌ رَحْمَةٌ سے رَحَمَاتٌ اب جَوْزَاتٌ بَیْضَاتٌ میں واو اور یاء کو حرکت فتح دیکر جَوَزَاتٌ بَیَضَاتٌ (بفتح عین کلمہ) پڑھتے ہیں تاکہ تَمَرَاتٌ کی طرح ہو جائے۔

ماقبل مفتوح ہو۔ احترازی مثال قُوِلُ بُیِعُ یہاں واواور یا کے ماقبل مفتوح نہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو یا اور ان کا ماقبل مفتوح ایک کلمہ میں ہوں ۔ احترازی مثال فَوَعَدَ سَیقُوْلُ یہاں فَاء، سَ ن جدا جدا کلمہ میں ہیں اور وَعَدَ یَقُوْلُ جدا جدا کلمہ ہیں۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واوٗاور یا فاکلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں ۔ احترازی مثال تَوَعَّدَ تَیَسَّرَ۔ یہاں واوٗاور یاءَ مقابلہ فاکلمہ کے ہیں۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ واوٗ یاءَ مقابلہ عین کلمہ ناقص کے نہ ہوں ۔ احترازی مثال قَوِیَ حَیِیَ لفیف مقرون کومجازاً ناقص کہتے ہیں ۔تو مطلب یہ ہوا کہ لفیف مقرون ① کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں ۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ واوٗ یا عین کلمہ ناقص میں حکماً نہ ہوں ② احترازی مثال اِرْعَوَوَ اِرْمِیَیِ یہاں پہلی واواور پہلی یا حکماً عین کلمہ ناقص میں ہیں۔ **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ واو یا کا مابعد مدہ نہ ہو۔ ایسا مدہ کہ زائدہ ہواور اس کا ثابت رکھنا لازمی ہواور کسی خاص معنیٰ حاصل کرنے کیلئے لایا گیا ہو ③ احترازی مثال سَوَادٌ

---

① ← مقابلہ عین ناقص یعنی عین کلمہ لفیف مقرون نہ ہو بشرطیکہ اس کی لام کلمہ میں تعلیل ہوئی ہو جیسے رَوِیَ قَوِیَ میں اصل رَوِیَ قَوِیَ تھے۔ کیونکہ لام کلمہ محل تغیر ہونے کی وجہ سے اور حرف سے تعلیل کا زیادہ مستحق ہے۔ اگر اس کی عین کلمہ میں تعلیل کریں گے تو دو تعلیلوں کا حقیقتاً پے در پے ہونا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے اگر لام کلمہ میں تعلیل نہیں جیسے حَیِیَ اس کی دوسری یا اگر چہ اپنے ماقبل مفتوح نہ ہونے کی وجہ سے الف نہیں ہوئی لیکن وہ لام کلمہ میں ہونے کی وجہ سے معلل کا حکم رکھتی ہے اگر اس کے عین کلمہ میں تعلیل کریں گے تو دو تعلیلوں کا حکماً پے در پے ہونا لازم آئے گا جو جائز نہیں۔

② ← حکماً عین کلمہ ناقص کا مطلب یہ ہے کہ لام کلمہ ناقص کا تکرار سے ہو پس پہلا حرف وسط میں ہونے کی وجہ سے بمنزلہ عین کلمہ کے ہوگیا اور دوسرا حرف مؤخر ہونے کی وجہ سے بمنزلہ لام کلمہ کے ہوا جیسے اِرْعَوَوَ پہلی واو اگر چہ حقیقت میں لام کلمہ ہے لیکن تکرار لام کی وجہ سے وہ وسط میں آنے کے سبب سے عین کلمہ کے حکم میں ہوگئی اب اگر عین کلمہ میں تعلیل کریں گے تو دو حرف اصلی حکماً میں دو تعلیلوں کا حقیقتاً پے در پے ہونا لازم آجاتا ہے اور یہ جائز نہیں۔ اس لئے کہ عین کلمہ کی نفی کر دی۔

خلاصہ یہ ہے کہ واو، یاء باب افعلال یا افعیلال کے لام اول کے مقابلہ میں نہ ہوں۔

③ ← مدہ زائدہ سے مراد وہ حرف ہے جو نہ تو جز وکلمہ ہواور نہ کسی خاص معنیٰ پر دلالت کرتا ہو جیسے جَوَادٌ، طَوِیْلٌ، غَیُوْرٌ اگر ان میں تعلیل کی جائے تو لازم آئے گا کہ مدہ تو باقی رہے اور اس کے ماقبل کی حرکت جس نے اس کو مدہ بنایا ہے وہ حذف ہوجائے ورنہ قانون جاری ہوگا جیسے تُدْعَوْنَ تُرْمِیْنَ اصل میں تُدْعَوُوْنَ، تُرْمِیِیْنَ تھے یہاں واو یا اس مدہ زائدہ سے پہلے ہیں جو معنیٰ جمعیت اور تانیث کا فائدہ دیتا ہے یہ مدہ زائد کلمہ کا جز نہیں کہ اس مدہ کو جدا کرنے سے کلمہ بالکل مہمل اور بیکار بن جاتا ہو۔

بَیَاضٌ۔ یہاں الف مدہ لازمی ہے اورلون کے معنی حاصل کرنے کیلئے لایا گیا ہے۔اوراس کا ثابت رہنا بھی لازمی ہے۔ **نویں شرط** یہ ہے کہ واو یا کا مابعد حرف تثنیہ نہ ہو۔ احترازی مثال عَصَوَانِ رَحَیَانِ عَصَوَیْنِ رَحَیَیْنَ دَعَوَا رَمَیَا۔ **دسویں شرط** یہ ہے کہ واو یا کے بعد الف جمع مؤنث سالم کا نہ ہو۔احترازی مثال عَصَوَاتٌ رَحَیَاتٌ یہاں واو یا کے بعد الف جمع مؤنث سالم کا ہے۔**گیارہویں شرط** یہ ہے کہ واو یا کے بعد یائے مشدد نہ ہو ①۔احترازی مثال عَصَوِیٌّ، رَحَوِیٌّ یہ یائے نسبت ہے عَصَوِیَّۃٌ یہ یائے مصدریہ ہے۔**بارہویں شرط** یہ ہے کہ واو یا کا مابعد نون تاکید کا نہ ہو②۔احترازی مثال اِرْعَوُنَّ اِخْشَیَنَّ اِرْعَوُنْ اِخْشَیَنْ یہاں نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ ہیں۔**تیرھویں شرط** یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واو اور یا ہیں فعلان (بفتح فاوعین) کے وزن پر نہ ہوں۔ احترازی مثال جَوَلَانٌ حَیَوَانٌ یہ فَعَلَانٌ کے وزن پر ہیں۔**چودھویں شرط** یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واو یا ہیں فَعَلیٰ (بفتح فاوعین) کے وزن پر نہ ہو۔احترازی مثال صَوَرٰی حَیَدٰی③ یہ فَعَلیٰ کے وزن پر ہیں۔ **پندرھویں شرط** یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واو یا ہیں ایسے کلمہ کے ہم معنی نہ ہوجس کے واو اور یا میں تعلیل نہیں ہوسکتی۔

---

① ← یائے مشددہ عام ہے یائے نسبت ہو یا یائے مصدریہ ہو اگران مین تعلیل کریں تو یائے مشددہ سے پہلے جو کسرہ مطلوب ہو ہے باقی نہیں رہے گا۔

فائدہ یائے مشددہ بزیادت تامدورہ کلمہ کو مصدر کے معنی میں کرنے کیلئے آتی ہے۔جیسے فَاعِلِیَّۃٌ (فاعل ہونا)

② ← اگران میں تعلیل کریں گے تو نون تاکید کے ماقبل کا فتحہ جو چار صیغوں میں لازم ہوتا ہے اپنے حال پر باقی نہ رہے گا اور خلاف وضع لازم ہوگا۔

③ ← فَعَلَانٌ اور فَعَلیٰ کے وزن میں تعلیل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں وزنوں میں حرکت معنوی لازمی ہے لہذا ان کے لفظ کو بھی متحرک رکھتے ہیں تاکہ حرکت لفظی حرکت معنوی پر دلالت کرے۔رہا لفظ مَوَتَانٌ کہ اس میں باوجود سکون معنوی ہونے کے تعلیل نہیں کرتے ہیں سو یہ اپنی نقیض حَیَوَانٌ پر محمول ہے۔جَوَلَانٌ کا معنی گردگھومنا۔ حَیَدٰی کا معنی وہ گدھا جو زیادتی خوشی کی وجہ سے اپنے سایہ سے کودے یا بمعنی متکبرانہ چال۔صَوَرٰی ایک پانی کا نام ہے۔

احترازی مثال عَوِرَ عَیِنَ ① بمعنی اِعْوَرَّ اِعْیَنَّ کے اوران میں واو یا کا ماقبل ساکن مانع از تعلیل ہے۔ **سولھویں شرط** یہ ہے کہ واو یا مقابلہ عین ملحق کے نہ ہوں ② احترازی مثال قَوْلُوْلٌ بَیْعُوْعٌ ملحق قَرْبُوْسٌ ہیں۔ **سترھویں شرط** یہ ہے کہ واو یا مقابلہ عین کلمہ حرف صحیح سے بدل شدہ نہ ہوں ③۔ احترازی مثال شَیَرَۃٌ اصل میں شَجَرَۃٌ تھا یا جیم سے تبدیل شدہ ہے۔ **اٹھارہویں شرط** یہ ہے کہ واو یا مقابلہ عین ④ کلمہ فعل غیر متصرف میں نہ ہوں۔ احترازی مثال قُوْلَ بُیِعَ لَیْسَ کہ یہ مقابلہ عین کلمہ فعل غیر متصرف کے ہیں۔

اتفاقی مثال فعل کی قَوَلَ بَیَعَ دَعَوَ رَمَیَ سے قَالَ بَاعَ دَعَا رَمٰی ، بَوَبٌ نَیَبٌ عَصَوٌ رَحَیٌ سے بَابٌ نَابٌ عَصاً رَحیً ہوئے۔ قَوَلَۃٌ سے قَالَۃٌ۔

ملحوظہ: یہ قانون اکثر اجوف کے ثلاثی مجرد میں صرف ماضی معلوم میں اور مزید فیہ کے صرف دو ابواب (افتعال، انفعال) کی ماضی معلوم اور اسم فاعل کی جمع مکسر فَعَلَۃٌ کے ایک صیغے میں جاری ہوتا ہے، جیسے: قَالَ بَاعَ ، انقاد، اِکْتَالَ، مُمْتَازٌ، منقادٌ، قَالَۃٌ، بَاعَۃٌ، ۔البتہ: قَوَدٌ خَوَنَۃٌ۔شاذ ہیں۔

> قانون: التقائے ساکنین بر دو قسم است علی حدہ وعلی غیر حدہ ،علیٰ حدہٖ آنکہ ساکن اول مدہ یا یائے تصغیر وساکن ثانی مدغم ووحدۃ کلمہ باشد وماسوٰی این علی غیر حدہ است وحکم علیٰ حدہٖ خواندن ساکنین است مطلقا وحکم علیٰ غیر حدہ خواندن ساکنین است درحالت وقف ونہ خواندن ساکنین درحالتِ غیر وقف پس درحالتِ

---

① ← **سوال** عَوِرَ عَیِنَ کو اِعْوَرَّ. اِعْیَنَّ کے معنی میں کرتے ہو اس کے برعکس کیوں نہیں کرتے؟ جبکہ مزید فرع و مجرد اصل ہے اصل تابع فرع کے نہیں ہوتا۔

جواب الوان وعیوب اکثر باب اِفْعِلَالٌ اِفْعِیْلَالٌ سے آتے ہیں اور یہ اس معنی میں اصل ہیں اور باقی ابواب گو مجرد ہی کیوں نہ ہوں اس معنی میں ان ابواب یعنی افعلال افعیلال کی فرع ہیں۔

② ← واو یا اگر لام کلمہ ملحق کے ہوں تو قانون جاری ہوجائے گا قَلْسٰی. تَقَلْسٰی ملحق ہیں دَحْرَجَ تَدَحْرَجَ کے اصل میں قَلْسَوَ تَقَلْسَوَ تھے۔

③ ← واو یا اگر لام کلمہ مقابلہ میں حرف صحیح سے تبدیل شدہ ہیں تو قانون جاری ہوجائے گا کیونکہ لام کلمہ محل تغیر ہے جیسے دَسّٰہا اصل میں دَسَّسَ تھا آخری سین کو یا سے بدل دیا تو دَسَّیَ ہوا بعدہ اسی قانون سے دَسّٰہا ہوا۔ تَلَظَّظَ سے تَلَظّٰی۔

④ ← واو یا اگر لام کلمہ فعل غیر متصرف میں ہوں گے تو قانون جاری ہوجائیگا جیسے مَا اَدْعَوَہٗ مَا اَرْمَیَہٗ سے مَا اَدْعَاہٗ مَا اَرْمَاہٗ۔

غیر وقف اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ باشد حذف کردہ می شود اتفاقاً سوائے سہ جا[1] در اجوف یعنی مصدر باب اِفْعَال واِسْتِفْعَال واسم مفعول چرا کہ درین جا اختلاف است بعضے صرفیان اولیٰ را حذف می کنند وبعضے ثانی را واگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نباشد حرکت دادہ شود ساکنے کہ در آخر کلمہ است واگر در آخر نباشد اول را کسرہ زیرا کہ در تحریک ساکن اصل است وغیر او بسبب عارضہ۔

اس قانون کا نام ہے التقائے ساکنین کا قانون۔

فائدہ التقائے ساکنین کہتے ہیں چند حروف ساکنہ اس طرح جمع ہوں کہ ان کے درمیان کوئی متحرک حرف نہ ہو۔ پھر التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں ① علیٰ حدہٖ ② علیٰ غیر حدہٖ۔ علیٰ حدہٖ کی تین شرطیں ہیں۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ پہلا ساکن مدہ یا یائے تصغیر ہو۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ساکن ثانی مدغم ہو۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے اِحْمَارٌ اُحْمُوْرٌ سِيْرٌ خُوَيْصَّةٌ اگر ان شرطوں میں سے ایک مفقود ہو یا دو یا تینوں تو اس طرح علیٰ غیر حدہٖ کی سات صورتیں بن جاتی ہیں۔

پہلی صورت: صرف پہلی شرط گم ہو باقی موجود ہوں جیسے يَخِصِّمُ۔

دوسری صورت: صرف دوسری شرط گم ہو باقی موجود ہوں جیسے قَالُنَّ

تیسری صورت: صرف تیسری شرط گم ہو باقی موجود ہوں جیسے اِضْرِبُوْنَّ۔ جب نون ثقیلہ یا

---

[1] ساکن اول حذف ہوتا ہے نزد جمیع صرفیان اتفاقاً ماسوئی تین جگہوں کے دونوں ساکن مدہ ہوں تو اس میں صرفیوں کا اختلاف ہے بعض ساکن اول کو حذف کرتے ہیں اور بعض ساکن ثانی کو اور ایسے مقامات تین ہیں ① مصدر باب افعال از اجوف ② مصدر باب استفعال از اجوف ③ اسم مفعول ثلاثی مجرد از اجوف اِقَامَةٌ اِسْتِقَامَةٌ اصل میں اِقْوَامٌ اِسْتِقْوَامٌ تھے بقانون يُقَالُ اِقَاامٌ اِسْتِقَاامٌ ہوئے، التقائے ساکنین ہوا درمیان دونوں الفوں کے بعضے (امام اخفشؒ) ساکنِ اول کو حذف کرتے ہیں دلیل ''لِاَنَّ الثَّانِيَةَ عَلَامَةٌ وَالْعَلَامَةُ لَا تُحْذَفُ''۔ اور بعضے (امام سیبویہؒ) ساکن ثانی کو حذف کرتے ہیں دلیل ''لِاَنَّهَا زَائِدَةٌ وَالزَّائِدَةُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ''۔ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا بہ قانون يَقُوْلُ مَقُوْوْلٌ ہوا التقائے ساکنین ہوا اور درمیان دونوں واؤں کے ایک ساکن کو حذف کیا باختلاف بالا تو مَقُوْلٌ ہوا۔

خفیفہ ضمیر بارز کے بعد آجائیں تو وہاں نون تاکید الگ کلمہ شمار ہوتا ہے جیسے اِضْرِبُنَّ اِضْرِبِنَّ اگر نون تاکید ایسے صیغہ سے ملے جس میں ضمیر مستتر ہو تو وہاں کلمہ کا جز بن جاتا ہے جیسے اِضْرِبَنَّ۔

چوتھی صورت: پہلی اور دوسری شرط گم ہوں باقی تیسری شرط موجود ہو جیسے مُدَّ۔

پانچویں صورت: دوسری اور تیسری شرط گم ہوں صرف پہلی شرط موجود ہو جیسے اِضْرِبُوْ الْقَوْمَ۔

چھٹی صورت: پہلی اور تیسری شرط گم ہوں دوسری شرط موجود ہو جیسے لِتُدْعَوُنَّ۔

ساتویں صورت: تینوں شرطیں گم ہوں جیسے قُلِ الْحَقَّ۔

نقشہ علی غیر حدہ

صورت اول	انتفائے شرط اول	جیسے: یَخِصِّمُ
،،۔۔ دوم	انتفائے شرط دوم	جیسے: قَالُنَ
،،۔۔ سوم	انتفائے شرط سوم	جیسے: اِضْرِبُوْنَّ
،،۔۔ چہارم	انتفائے شرط اول ودوم	جیسے: مُدَّ
،،۔۔ پنجم	انتفائے شرط دوم وسوم	جیسے: اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ
،،۔۔ ششم	انتفائے شرط اول وسوم	جیسے: لِتُدْعَوُنَّ
،،۔۔ ہفتم	انتفائے شرط اول جمیع	جیسے: قُلِ الْحَقَّ

اس قانون کیلئے پانچ حکم ہیں ایک علی حدہ کیلئے چار علی غیر حدہ کیلئے۔

پہلا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کو اپنے حال پر برقرار رکھ کر پڑھنا واجب ہے مطلقاً یعنی حالت وقف کی ہو یا غیر وقف کی **شرط** یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی حدہ ہو۔ احترازی مثال قَالُنَ یہ علی غیر حدہ ہے۔ اتفاقی مثال حالت وقف کی اِحْمَارَّط اُحْمُوْرَّط سِیْرٌ خُوَیْصَّةٌ غیر وقف کی اِحْمَارَّ اُحْمُوْرَّ سِیْرٌ خُوَیْصَّةٌ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کو اپنے حال پر برقرار رکھ کر پڑھنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو۔ احترازی مثال اِحْمَّار یہ علی حدہٖ ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو[1]۔ احترازی مثال یَخِصِّمُ یہاں حالت وقف کی نہیں۔ اتفاقی مثال اَلرَّحِیْمْ یَعْلَمُوْنْ بَصِیْرْ۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ ساکن اول کو حذف کرنا واجب ہے[2]۔ **پہلی شرط** یہ ہے التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ

---

① ←— مراد حالت وقف سے وہ سکون جو وقف کی وجہ سے پیدا ہو (نہ حروف جوازم وغیرہ سے) کیونکہ وہ حرف حقیقت میں متحرک ہوتا ہے۔

② ←— کلام عرب میں چند ایسے کلمات ہیں جو اس حکم سے مستثنٰی ہیں وہ یہ ہیں:

① تثنیہ مؤکد بنوں تاکید ثقیلہ اِضْرِبَانِّ ② آلْحَسَنُ ③ لَاهَا اللهِ ④ اِیْ اللهِ ⑤ حَلْقَتَا الْبِطَانِ۔ اِضْرِبَانِّ جہاں نون ثقیلہ الف کے بعد ہو تو وہاں ابقائے ساکنین درست ہے۔ کیونکہ یہاں اگر حرف مدہ (الف) کو حذف کریں تو صیغے کا واحد کے صیغے سے التباس آتا ہے اور التباس ممنوع ہے اس لئے الف کو حذف کرنے کی بجائے برقرار رکھنا واجب ہے۔ یہی حکم جمع مؤنث بنوں تاکید ثقیلہ کا ہے جیسے اِضْرِبْنَانِّ لِیَضْرِبْنَانِّ لَاتَضْرِبْنَانِّ کا ہے۔ یہاں الف کو برقرار رکھنا اس لئے واجب ہے کہ اگر اسے حذف کردیں تو تین نون اکٹھے ہوجاتے ہیں جن سے بچنے کے لئے اس الف زائدہ کا یہاں پر اضافہ کیا گیا تھا۔ آلْحَسَنُ یعنی آلْحَسَنُ عِنْدَكَ (بمد ہمزہ وسکون لام) کیا حسن تیرے پاس ہے؟۔ جہاں ہمزہ استفہام ہمزہ وصلی مفتوح پر داخل ہو تو وہاں پر بھی ابقائے ساکنین درست ہے۔ تاکہ انشاء استفہام کا خبر سے التباس نہ ہو بلکہ اس ہمزہ وصل کو الف سے بدل لیتے ہیں۔ یہ اصل میں ءَءَ الْحَسَنُ تھا دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل لیا تو آلْحَسَنُ ہوا یہی حکم ہے اَیْمُنُ اللّٰہ کا۔ لَاهَا اللهِ (بجر لفظ اللہ واثبات الف ہاوسکون لام مدغم) جہاں ہا تنبیہ لفظ اللہ پر حروف قسم محذوف کے عوض میں آئے تو وہاں پر ابقائے ساکنین درست ہے۔ کیونکہ اگر الف کو حذف کرتے ہیں تو لازم آتا ہے حذف عوض معوض عنہ وھو الممنوع۔ یہ اصل میں لَا وَاللهِ تھا حرف قسم کو حذف کرکے اس کے عوض ہا تنبیہ لائے اور لا زائد ہے تو لَاهَا اللهِ ہوا۔ اِیْ اللهِ (بکسر ہمزہ وسکون یا ولام وجر لفظ اللہ ہے، یہ اصل میں اِیْ واللہِ تھا) جہاں اِیْ حرف ایجاب لفظ اللّٰہ پر داخل ہو حرف قسم کے محذوف ہونے کے بعد تو وہاں پر بھی ابقائے ساکنین درست ہے۔ اگر یا کو حذف کرتے ہیں تو التباس ہوجاتا ہے اِلَّا حرف استثناء کے ساتھ۔ یہ استفہام اَقَامَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جاتا ہے۔ حَلْقَتَا الْبِطَانِ (باثبات الف تثنیہ وسکون لام) حَلْقَتَا اصل میں حَلْقَتَانِ تھا بوقت اضافت نون حذف ہوا بِطان بکسرہ با مطلب یہ ہے کہ عرب کے قول حَلْقَتَا الْبِطَانِ (بمعنی شتر کے دونوں حلقے مل گئے، یہ ایک مثل ہے جو سخت مصیبت کے وقت بولی جاتی ہے) میں ابقائے ساکنین الف تثنیہ ولام تعریف میں درست ہے۔ سماعا ساکن اول کو باقی رکھتے ہیں تاکہ مقصد فوت نہ ہوجائے کیونکہ اس سے مقصد میدان جنگ میں مدصوت ہے، لوگوں کو خبردار کرنا ہے اگر ساکن اول کو حذف کرتے ہیں تو ابطال مقصد لازم آتی ہے۔

ہو۔احترازی مثال اِحْمَار یہ علی حدہ ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی نہ ہو۔احترازی مثال اَلرَّحِیْمْ۔ یہاں ساکن دوم حالت وقف میں ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ ہو۔احترازی مثال مُدُّ یہاں ساکن اول مدہ اورنون خفیفہ نہیں ۔ اتفاقی مثال قَالَنَ سے قُلْنَ ۔ لَاتُھِیْنَنْ اَلْفَقِیْرَ سے لَاتُھِیْنَ الْفَقِیْرَ۔نون خفیفہ کا مابعد جب ساکن ہوتو اسی حکم سے نون خفیفہ کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے۔ جیسے: لَاتَضْرِبَ الْمَظْلُوْمَ، اصل میں لَاتَضْرِبَنْ اَلْمَظْلُوْمَ تھا۔

چوتھا حکم یہ ہے کہ جو ساکن آخر کلمہ میں ہے اسے حرکت دینا واجب ہے (خواہ آخر میں ساکن اول ہو یا ساکن دوم ہو) پہلی شرط یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو۔احترازی مثال اِحْمَارَّ اُحْمُوْرَّ۔**دوسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی نہ ہو۔احترازی مثال اَلرَّحِیْمْ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔ احترازی مثال قَالَنَ لَاتُھِیْنَنْ اَلْفَقِیْرَ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کوئی ساکن آخر کلمہ میں ہواحترازی مثال یَخِصِّمُ یہاں کوئی ساکن آخر کلمہ میں نہیں ۔اتفاقی مثال جہان ساکن اول آخر کلمہ میں ہو جیسے قُلْ الْحَقَّ سے قُلِ الْحَقَّ جہاں دوسرا ساکن آخر کلمہ میں ہو جیسے لَمْ یَحْمَرْرْ سے لَمْ یَحْمَرَّ۔ پانچواں حکم یہ ہے کہ ساکن اول کو حرکت دینا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو۔احترازی مثال اِحْمَارَّ اُحْمُوْرَّ سِیْرٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ حالت وقف کی نہ ہو۔احترازی مثال اَلرَّحِیْمْ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔ احترازی مثال قَالَنَ لَاتُھِیْنَنْ اَلْفَقِیْرَ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ کوئی ساکن کلمہ کے آخر میں نہ ہو۔احترازی مثال قُلِ الْحَقَّ اتفاقی مثال یَخِصِّم ،اصل میں یَخْتَصِمُ تھا بقانون خَصَّمَ یَخَصِّمُ ادغام کی صورت میں خا اور صاد اول ساکن ہوئے پہلے ساکن یعنی خا کو حرکت کسرہ کی دی تو یَخِصِّمُ ہوا۔

فائدہ اگر التقائے ساکنین کی وجہ سے کسی حرف کو حرکت دینے کی ضرورت پیش آجائے تو حرکت کسرہ دیدی جائے۔اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْرِ کے مطابق جیسے: قُلِ ادْعُوْا۔ لیکن اخف الحرکات ہونے کے ناطے اکثر فتح کی حرکت دیدی جاتی ہے جیسے: مِنَ الْکَافِرِیْنَ اور خاص ضرورت یا کسی مناسبت کی وجہ سے حرکت

ضمہ دیدی جاتی ہے جیسے: دَعُوُ اللّٰہَ یہاں پرحرکت ضمہ اس لئے آئی تا کہ واوجمع مزکر کی حذفیت پر دلالت کرے۔

فائدہ التقائے ساکنین کیوجہ سے کسی حرف مدہ کو درمیان کلمہ میں حذف کیاجائے تو وہ کتابۃً قرائۃً دونوں طرح حذف ہوتاہے جیسے: قُوْلُ سے قُلْ۔ اگر کلمہ کے آخر سے حذف ہوا ہوتو اسکو کتابۃً باقی رکھاجاتاہے۔جیسے: اِذْقَالُوْ اللّٰھُمَّ۔

> قانون: ہرواوغیرمکسورکہ درماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فاکلمہ اوراحرکت ضمہ می دہندوجوبا۔

تعلیل: قُلْنَ. خِفْنَ میں فاءکلمہ کوضمہ اورکسرہ واواور یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرنے کے لئےنہیں دیا جاتاہے ورنہ خِفْنَ میں تو واوحذف ہے تو خُفْنَ بضم الفاء پڑھنا چاہئے تھا، بلکہ یہ ضمہ اورکسرہ باب کے اصل یعنی مضموم العین (کَرُمَ) اورمکسور العین (سَمِعَ) کومعلوم کرنے کے لئے دیا جاتاہے۔اور باب کا اصل معلوم کرنازیادہ اہم ہے بنسبت اجوف واوی اور یائی کے معلوم ہونے کے، کیونکہ باب کے اصل (بناء) کاتعلق صیغہ کے معنی کے ساتھ ہے (باعتبارلازم متعدی اورخاصیات ابواب کے) اوراجوف واوی، یائی کاتعلق صیغہ کےلفظ سے ہے۔ (احسن الصرف)

اس قانون کا نام ہے قُلْنَ طُلْنَ کا قانون اس کیلئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ (ماضی معلوم میں) فاکلمہ کوحرکت ضمہ کی دیناواجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واوغیرمکسور ہو یعنی نہ ماضی معلوم میں مکسور ہواور نہ مضارع معلوم میں۔احترازی مثال خَوِفَ .یَطْوِحُ یہاں مکسور ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ماضی معلوم میں ہو۔احترازی مثال یَقُوْلُ یہاں مضارع معلوم میں ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا ہو۔احترازی مثال اَقْوَمْنَ یہ ثلاثی مزیدفیہ ہے **چوتھی شرط** یہ ہے کہ اجوف میں ہو۔ احترازی مثال دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ تھا۔یہاں ناقص میں ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واوالف ہوکر گرجائے۔احترازی مثال قَالَ اصل میں قَوَلَ تھاواوالف ہوکرگرانہیں۔اتفاقی مثال قُلْنَ طُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ طَوُلْنَ تھے بقانون قَالَ قَالْنَ طَالْنَ ہوئے۔بقانون التقائے ساکنین قَلْنَ طَلْنَ ہوئے اسی قانون

سے قُلْنَ طُلْنَ ہوئے۔

ملحوظہ: یہ قانون ثلاثی مجرد کے صرف دو بابوں میں جاری ہوتا ہے (۱) نَصَرَ یَنْصُرُ (۲) شَرُفَ یَشْرُفُ میں۔

فائدہ: قُلْنَ ماضی معلوم میں اصل میں قَوَلْنَ تھا۔ قُلْنَ ماضی مجہول میں اصل میں قُوِلْنَ تھا۔ قُلْنَ امر حاضر معلوم اصل میں اُقْوُلْنَ تھا۔

قانون: ہر واو مکسور و یائے مطلقاً کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فا کلمہ او را حرکت کسرہ می دہند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے خِفْنَ بِعْنَ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ ماضی معلوم میں فا کلمہ کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ واو مکسور ہو چاہے ماضی معلوم میں یا مضارع معلوم میں اور یا مطلقاً ہو احترازی مثال قَوَلَ طَوُلَ یہاں مکسور نہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ماضی معلوم میں ہو۔ احترازی مثال قُوِلَ بُیِعَ یہاں ماضی مجہول میں ہے یہاں مضارع میں ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال اَطَرْنَ اصل میں اَطْیَرْنَ تھا۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ اجوف میں ہو۔ احترازی مثال رَمَتْ اصل میں رَمَیَتْ تھا یہ ناقص ہے۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ واو یا الف ہو کر گر جائیں۔ احترازی مثال خَافَ بَاعَ اصل خَوِفَ بَیَعَ تھے۔ واو یا الف ہوئے ہیں مگر گرے نہیں۔ اتفاقی مثال واو کی خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا۔ یا مفتوح کی مثال بِعْنَ، مکسور کی مثال طِبْنَ مضموم کی مثال هِئْنَ اصل میں بَیَعْنَ, طَیِبْنَ هَیُئْنَ تھے۔ طَوَحْنَ سے طَاحْنَ پھر طَحْنَ ,اسی قانون سے طِحْنَ۔

فائدہ مکسورہ العین والی قید عام ہے خواہ کسرہ عین ماضی پر ہو جیسے خَوِفَ یَخْوَفُ یا عین مضارع پر ہو جیسے طَوَحَ یَطْوِحُ جیسے طِحْنَ یہ اصل میں طَوَحْنَ از باب ضَرَبَ ہے۔ نوادر الاصول۔

قانون: ہر واو و یا مضموم یا مکسور متوسطہ یا در حکم متوسطہ کہ در اصل سلامت نماندہ باشد در ناقص [1] ثلاثی مجرد مطلقاً در فعل متصرف یا در متعلقات وے بجز فُعِلَ حقیقی وحکمی از اجوف وتَفْعُلِیْنَ از ناقص واسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی حرکت آن واو و یا نقل کردہ بما قبل می دہند وجوبا بشرطیکہ آن واو و یا بدل از ہمزہ بابدال جوازی وضمہ وکسرہ آنہا منقول از ہمزہ وہم وزن فعل متعارف نباشد وما قبل آنہا مفتوح ومدہ ولین زائدہ نباشد ودر فُعِلَ از اجوف نقل حرکت وحذف واشمام وجائز است ودر تَفْعُلِیْنَ از ناقص واسم مفعول ثلاثی مجرد از اجوف یائی نقل حرکت واثباتِ وے جائز است۔

اس قانون کا نام ہے یَقُوْلُ یَبِیْعُ کا قانون۔ اس کیلئے تین حکم ہیں پہلے حکم کیلئے تیرہ شرطیں ہیں تین وجودی اور دس عدمی۔

پہلا حکم یہ ہے کہ واو اور یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا مضموم یا مکسور ہوں احترازی مثال یُقَوِّلُ یُبَیِّعُ یہاں مفتوح ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو یا متوسطہ میں ہوں یا حکم متوسطہ میں احترازی مثال یَدْعُوْ یَرْمِیْ۔ یہاں لام کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا فعل متصرف میں یا اس کے متعلقات میں ہوں [2]۔ احترازی مثل قَوْلَ بَیَّعَ اَدْوُرٌ اَعْیُنٌ کہ یہاں نہ فعل متصرف میں ہے نہ اس کے متعلقات میں ہے بلکہ فعل تعجب اور اسم جامد کے صیغے ہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا اصل (ماضی معلوم) میں سالم نہ ہوں احترازی مثال یَعْوِرُ، یَصْیِدُ ان کا اصل عَوِرَ، صَیِدَ ہے ان میں واو یا سالم ہیں۔

---

[1] ثلاثی مجرد ناقص کے ابواب میں یہ قانون جاری ہوگا مطلقاً خواہ اصل میں واو یا سالم ہوں یا نہ ہوں جیسے دُعُوْا اصل میں دُعِوُوْا تھا اپنے اصل دَعَا میں واو سالم نہیں۔ رُخُوْا خُشُوْا اصل میں رُخِوُوْا خُشِیُوْا تھے۔ ان کے اصل (رَخُوَ، خَشِیَ) میں واو یا سالم ہیں۔ اصل سے مراد ہے ماضی معلوم کا پہلا صیغہ ہے کہ اس قال والا قانون جاری نہیں ہو رہا ہے۔

[2] افعال متصرفہ سے مراد وہ فعل ہیں جن کا واحد تثنیہ جمع ماضی، مضارع، امر آتا ہو۔ متعلقات سے مراد چھ اسماء مشتقہ اور مصدر ہیں یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم ظرف، اسم آلہ۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ فُعِلَ حقیقی یا حکمی اجوف میں نہ ہوں [۱]۔ احترازی مثال قُوِلَ بُیِعَ یہ فُعِلَ حقیقی ہیں۔ اُنْقُوِدَ اُخْتُيِرَ یہ فُعِلَ حکمی ہیں۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ تَفْعُلِيْنَ ناقص میں نہ ہوں احترازی مثال تَدْعُوِيْنَ تَنْهُيِيْنَ کہ یہ ناقص کے صیغے ہیں۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں نہ ہو احترازی مثال مَبْيُوْعٌ کہ یہ اسم مفعول اجوف یائی ہے۔ **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا ہمزہ سے تبدیل شدہ جوازی قانون سے نہ ہوں۔ احترازی مثال سُوِلَ مُسْتَهْزِيُوْنَ کہ اصل میں سُئِلَ مُسْتَهْزِئُوْنَ تھے۔ اگر ابدال وجوبی ہے تو قانون جاری ہو جائیگا جیسے جَاؤُوْنَ کہ اصل میں جَائِيُوْنَ تھا۔ **نویں شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا کی حرکت ہمزہ سے منقول شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال يَسُوُوْنَ يَجِيُوْنَ اصل میں يَسْوُءُوْنَ يَجْيِئُوْنَ تھے۔ **دسویں شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا ایسے کلمہ میں نہ ہوں کہ قانون جاری ہونے کے بعد مشہور فعل کے ہموزن [۲] ہو جائیں۔ احترازی مثال تَحْوِيْلٌ تَمْيِيْزٌ۔ **گیارہویں شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔ احترازی مثال قَوِيَ حَيِيَ یہاں ماقبل مفتوح ہے۔ **بارہویں شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا کا ماقبل مدہ نہ ہو احترازی مثال قَاوِلٌ بَايِعٌ یہاں ماقبل مدہ ہے۔ **تیرہویں شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یا کا ماقبل لین زائدہ نہ ہو۔ احترازی مثال مُقَيْوِلٌ مُبَيْيِعٌ یہاں ماقبل لین زائدہ ہے۔ اتفاقی مثال متوسط کی يَقْوُلُ يَبْيِعُ سے يَقُوْلُ يَبِيْعُ۔ حکم متوسط کی مثال جیسے دَاعِوُوْنَ رَامِيُوْنَ سے دَاعِيُوْنَ، پھر اسی قانون سے دَاعُيْوْنَ، پھر يوسرُ سے دَاعُوْوْنَ، التقاء ساکنین سے دَاعُوْنَ۔ (وعلى هذا القياس رَامِيُوْنَ)

---

[۱] ← فُعِلَ حقیقی کا مطلب یہ ہے کہ ابتداء ہی سے فُعِلَ کا وزن ہو جیسے قُوِلَ بُيِعَ۔ فُعِلَ حکمی کا مطلب یہ ہے کہ چند حروف ابتدائیہ کے خارج کرنے کے بعد فُعِلَ کا وزن باقی رہ جائے۔ جیسے اُنْقُوِدَ اُخْتُيِرَ۔ اب اُنْ اور اُخْ کے خارج کرنے کے بعد قُوِدَ تُيِرَ فُعِلَ کا وزن باقی رہ جاتا ہے۔

[۲] ← تَحْوِيْلٌ، تَمْيِيْزٌ۔ یہ دونوں باب تفعیل کے مصدر میں بقانون يقول تَحْوِيْلٌ تَمِيْيْزٌ ہوں گے۔ بعدہ بہ قانون میعاد تَحْيِيْلٌ تَمِيْيْزٌ ہوئے پھر دونوں یاؤں میں التقائے ساکنین ہوا۔ پہلا مدہ ہونے کی وجہ سے حذف ہوا تو تَحِيْلٌ تَمِيْزٌ ہوئے۔ اب اگر آخر سے صرف تنوین کو حذف کر دیں تو یہ مشہور فعل تَبِيْعُ کے ہموزن ہوں گے۔ اسی وجہ سے ان میں يَقُوْلُ کا قانون جاری نہیں ہوگا۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ نقل حرکت، حذف، اشمام[1] تینوں جائز ہیں۔ اس کیلئے تین شرطیں ہیں۔ ایک وجودی دو عدمی۔ **پہلی شرط** (وجودی) یہ ہے کہ فُعِلَ حقیقی یا حکمی اجوف میں ہوں۔ احترازی مثال قَوَلَ بَيَعَ۔ فُعِلَ حقیقی ہے نہ حکمی۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واواور یا اصل (ماضی معلوم) میں سالم نہ ہوں احترازی مثال عُوِرَ صُيِدَ کہ ان کے اصل عَوِرَ صَيِدَ میں واو و یا سالم ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال سُوِلَ مُسْتَهْزِيُوْنَ اصل میں سُئِلَ مُسْتَهْزِءُوْنَ تھے۔ اتفاقی مثال نقل حرکت کی[2] قُوِلَ بُيِعَ سے قِوْلَ بِيْعَ۔ حذف حرکت کی قُوْلَ بُيْعَ۔ اُنْقُوِدَ اُخْتُيِرَ کو اس پر قیاس کریں۔ باقی اشمام کی ادائیگی قراء حضرات سے سیکھیں۔

فائدہ حکم دوم میں شرط یہ ہے کہ ماضی معلوم میں تعلیل ہو چکی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ عُوِرَ ماضی مجہول میں تعلیل نہیں کرتے کیونکہ اس کے معلوم (عَوِرَ) میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ نقل حرکت و اثبات حرکت دونوں جائز ہے۔ اسکے لئے دو شرطیں ہیں کامل۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ تَفْعُلِيْنَ کا وزن ناقص سے ہو۔ احترازی مثال تَقُوْلِيْنَ یہ ناقص سے نہیں۔ اتفاقی مثال اثبات کی اسی طرح تَدْعُوِيْنَ، تَنْهُيِيْنَ پڑھا جا سکتا ہے اور نقل حرکت کر کے تَدْعِوِيْنَ اور تَنْهِيِيْنَ بھی پڑھنا جائز ہے۔ بعد

---

① :← اشمام کہتے ہیں کسرہ کو ضمہ کی طرف اور یا ساکن کو واو کی طرف مائل کر کے پڑھنا اور یہ قِيْلَ بِيْعَ کے پہلے حرف میں ہوگا۔ اور اُخْتُيِرَ اُنْقُيِدَ کے تیسرے حرف میں ہوگا۔

فائدہ فُعِلَ حقیقی سے ثلاثی مجرد کی ماضی مجہول مراد ہے اور فُعِلَ حکمی سے باب افتعال اور انفعال کی ماضی مجہول مراد ہے۔

فائدہ اجوف کے ابواب میں ماضی مجہول میں قُلْنَ، بِعْنَ الخ کے بارے میں تین مذہب ہیں۔ ① امام سیبویہؒ فرماتے ہیں کہ مجہول کے صیغوں کو بھی معلوم مطابق پڑھا جائے۔ یعنی قُلْتَ الخ اور بِعْتَ الخ۔ انہوں نے التباس کا یہ جواب دیا ہے کہ مُخْتَار اور مُنْقَاد اسم فاعل اور اسم مفعول کا التباس بھی تو گوارا کیا گیا ہے، یہاں پر بھی برداشت کیا جائیگا۔ ② بعض علماء مطلقاً ضم و کسر فاء کو یکسان جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک قُلْتَ قِلْتَ بُعْتَ بِعْتَ تمام صورتیں صحیح ہیں۔ ③ ابن مالکؒ (صاحب الفیۃ) فرماتے ہیں کہ ضم و کسر میں مجہول کو معلوم کے برعکس کرنا اولیٰ ہے۔ ان کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ قِلْتَ اور بُعْتَ کہا جائے۔ وہو البعد من اللبس۔ (ہدایۃ الصرف)

② :← نقل حرکت والی لغت افصح ہے۔ حذف حرکت والی لغت ضعیف ہے۔

از تعلیل تَدْعِیْنَ تَنْهِیْنَ ہوں گے **دوسری شرط** یہ ہے کہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کا باب ہو احترازی مثال مَیْسُوْرٌ کہ یہ مثال یائی ہے۔ اتفاقی مثال اثبات کی مَبْیُوْعٌ نقل حرکت کی مَبْیُوْعٌ۔

فائدہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں نقل حرکت و اثبات دونوں جائز ہیں جیسے مَبْیُوْعٌ اثبات کی صورت میں۔ نقل حرکت کی صورت میں مَبُیْوْعٌ بقانون یُوْسَرُ ضمہ منقولہ کو کسرہ سے بدلا تو مَبِیْوْعٌ ہوا بقانون التقائے ساکنین مَبِیْعٌ ہوا۔ پھر میعاد کے قانون سے مَبِیْعٌ ہوا چنانچہ مَبْیُوْعٌ بھی اور مَبِیْعٌ دونوں صورتیں جائز ہیں لیکن اثبات کی صورت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ تَفْعُلِیْنَ ناقص سے تَفْعُلِیْنَ کا وزن مراد ہے، صیغہ نہیں۔

قانون: ہر واو و یا متوسطہ مفتوح کہ در اصل سلامت نماندہ باشد فعل متصرف یا در متعلقاتِ وے سوائے کلمہ اسم کہ بروزن اَفْعَلُ ماقبلش حرف صحیح ساکن مظہر باشد فتحش را نقل کردہ بہ ماقبل دادہ آن را بہ الف بدل کنند وجوبا بشرطیکہ آن کلمہ ملحق و بمعنی لون و عیب و بین الساکنین حقیقتاً یا حکماً نباشد۔

اس قانون کا نام ہے یُقَالُ یُبَاعُ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور بارہ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واو اور یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر واو اور یا کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ واو اور یا متوسطہ یعنی عین کلمہ کے مقابلہ میں ہوں۔ احترازی مثال لَنْ یَدْعُوَ، لَنْ یَرْمِيَ۔ یہاں لام کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا مفتوح ہوں۔ احترازی مثال یَقُوْلُ یَبِیْعُ یہاں مفتوح نہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو یا فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں ہوں احترازی مثال مَا اَقْوَلَهٗ مَا اَبْیَعَهٗ یہ نہ فعل متصرف ہے نہ اس کے متعلقات میں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو یا کا ماقبل حرف صحیح ہو۔ احترازی مثال قَاوَلَ بَایَعَ۔ یہاں صحیح کا ضد حرف علت ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واو یا کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو۔ احترازی مثال قَوَلَ بَیَعَ۔ یہاں ماقبل مفتوح ہے۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا مظہر ہوں احترازی مثال قَوَّلَ بَیَّعَ یہاں مدغم ہیں۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ واو یا اصل میں سلامت نہ ہوں۔ احترازی مثال یَعْوَرُ یَصْیَدُ

اصل میں سلامت ہیں۔ **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ واو یا اسم میں اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہوں خواہ اَفْعَلُ تفضیلی ہو یا صفتی۔احترازی مثال اَقْوَلُ اَبْيَعُ یہ اسم تفضیل ہیں۔اَبْيَضُ اَسْوَدُ یہ صفتی ہیں۔ **نویں شرط** یہ ہے کہ واو یا کلمہ ملحق میں نہ ہوں۔احترازی مثال جَهْوَرَ شَرْيَفَ کہ ملحق دَحْرَجَ کے ہیں،اصل میں جَهَرَ شَرُفَ تھے واو یا لام کلمہ سے پہلے صرف الحاق کیلئے لائے گئے ہیں۔ **دسویں شرط** یہ ہے کہ واو یا ایسے کلمہ میں نہ ہوں جس میں عیب کا معنی پایا جاتا ہو۔احترازی مثال اِعْوَرَّ اِصْيَدَّ۔ **گیارہویں شرط** یہ ہے کہ واو یا ایسے کلمہ میں نہ ہوں جس میں رنگ کا معنی پایا جاتا ہو۔احترازی مثال اِسْوَدَّ اِبْيَضَّ۔ **بارہویں شرط** یہ ہے کہ واو یا دو ساکنوں کے درمیان[1] حقیقتاً یا حکماً نہ ہوں۔احترازی مثال مِقْوَالٌ مِقْوَلَةٌ اَقْوَالٌ. اَطْوَارٌ. اَدْوَارٌ. اَقْوَامٌ۔ اتفاقی مثال يُقْوَلُ يُبْيَعُ سے يُقَالُ يُبَاعُ مَقْوُلٌ مَهْيَبٌ سے مَقَالٌ مَهَابٌ۔باقی مَشْوَرَةٌ مَرْيَمٌ شاذ ہیں۔

فائدہ طَاعَ کو جب استفعال میں لاتے ہیں تو اس میں خلاف القیاس تائے استفعال کو حذف جائز ہے۔ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ۔ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا۔ (الکھف:۹۷)

فائدہ علامہ جوهریؒ فرماتے ہیں کہ یقال کا قانون باب افعال و استفعال میں جوازی طور پر جاری ہوتا ہے۔ جیسے اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ (المجادلہ:۱۹)

---

[1] سوال: آپ نے کہا کہ بین الساکنین مانع از تعلیل ہے ہم آپ کو چند مثالیں دکھاتے ہیں کہ بین الساکنین ہونے کے باوجود حکم قانون جاری ہوا ہے جیسے اِقْوَامَ اِسْتِقْوَامَ۔جواب: یہ دونوں مصدر ہیں اور قانون ہے کہ مصادر تعلیل میں فعل کے تابع ہوتے ہیں۔ یہاں اَقَامَ اِسْتَقَامَ میں تعلیل ہوئی ہے۔اس لئے مصدر میں بھی تعلیل ہوگی۔

سوال يَقُلْنَ تُقُلْنَ اصل میں يَقُوْلْنَ تَقُوْلْنَ تھے۔ یہ تو مصدر نہیں باوجود بین الساکنین کے حکم قانون جاری ہوا۔جواب: ان میں سکون لام کی عارضی ہے تو گویا لام کلمہ حقیقت میں متحرک ہے۔

قانون: ہر واو و یا کہ واقع شود بعد از الف فَاعِلٌ ودر اصل سلامت نمانده باشد یا اصل او نباشد آن واو و یا را بہ ہمزہ بدل کنند وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے قَائِلٌ بَائِعٌ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واو اور یا کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واوٓ اور یاالف کے بعد ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا الف فَاعِلٌ کے بعد ہوں۔احترازی مثال مَقَاوِلُ مَبَايِعُ یہاں واو یا الف مَفَاعِل کے بعد ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو یا اصل میں سلامت نہ ہوں یا بالکل اصل ان کا نہ ہو۔احترازی مثال عَاوِرٌ صَايِدٌ کہ ان کے اصل عَوِرَ صَيِدَ میں واو اور یا سالم ہے۔اتفاقی مثال قَاوِلٌ بَايِعٌ سے قَائِلٌ بَائِعٌ اس کا اصل قَالَ بَاعَ ہے جن میں واو اور یا سالم نہیں اور جس کا اصل (فعل) نہ ہو اس کا مثال غَاوِطٌ سَايِفٌ سے غَائِطٌ (زمین پست) سَائِفٌ (صاحب شمشیر والا) ان دونوں کی ماضی یا دیگر افعال کی گردان نہیں آتی۔

فائدہ کبھی کبھی حرف علت کو حذف کر کے ھَارٌ پڑھتے ہیں۔اصل میں ھَائِرٌ تھا۔

قانون: ہر واو کہ واقع شود در مقابلہ عین کلمہ مصدرؔ یا جمعؔ ودر فعل وواحدؔ سلامت نمانده باشد یا در واحدؔ ساکن ودر جمعؔ قبل الفؔ باشد ماقبلش مکسور آن واو را بہ یا بدل کنند وجوبا بشرطیکہ لام کلمہ وے معلل نباشد۔

اس قانون کا نام ہے قِيَامٌ قِيَالٌ حِيَاضٌ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں۔

پہلی دو جماعتوں کیلئے چار چار شرطیں ہیں۔تیسری جماعت کیلئے چھ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واو کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت: **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔احترازی مثال وَعْدٌ یہاں فا کلمہ کے مقابلہ میں

ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ صیغہ مصدر[1] کا ہو۔ احترازی مثال قِوَالٌ یہ جمع مکسر ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ واؤ فعل میں سالم نہ ہو۔ احترازی مثال قِوَامٌ یہ مصدر ہے باب مفاعلہ کا اور فعل اس کا قَاوَمَ يُقَاوِمُ ہے جس میں واو سالم ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ اس واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال سُوَالٌ۔ یہاں ماقبل مضموم ہے۔ اتفاقی مثال قِوَامٌ سے قِيَامٌ یہ مصدر ہے باب قَامَ يَقُوْمُ مجرد کا اسکے عین کلمہ میں واو سالم نہیں ہے۔

دوسری جماعت: پہلی شرط یہ ہے کہ واو مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ یہاں فا کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ صیغہ جمع کا ہو۔ احترازی مثال قِوَامٌ یہ مصدر ہے باب مفاعلہ کی۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ واؤ واحد میں سالم نہ ہو۔ احترازی مثال عِوَازٌ اس کا مفرد ہے عَاوِزٌ جس میں واو سالم ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ اس واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال قَوَلَةٌ۔ یہاں ماقبل مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال قِوَالٌ سے قِيَالٌ اس کا واحد قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا۔ واو کو ہمزہ سے تبدیل کیا تو قَائِلٌ ہوا۔

تیسری جماعت: پہلی شرط یہ ہے کہ واو مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ یہاں فا کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ صیغہ جمع کا ہو۔ احترازی مثال قِوَامٌ یہ مصدر ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ واؤ واحد میں ساکن ہو۔ احترازی مثال طِوَالٌ اس کا مفرد طَوِيْلٌ ہے جس میں واو ساکن نہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ وہ واو جمع میں الف سے پہلے ہو۔ احترازی مثال كِوَزَةٌ اس کا مفرد كُوْزَةٌ ہے۔ یہاں واو زا سے پہلے ہے الف سے پہلے نہیں۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال اَقْوَالٌ یہ جمع ہے قَوْلٌ کی یہاں واو کا ماقبل مفتوح ہے **چھٹی شرط** یہ ہے کہ لام کلمہ میں قانون جار نہ ہوا ہو۔ احترازی مثال رِوَاءٌ اصل میں رِوَايٌ تھا۔ اس کا مفرد رَيَّانٌ کہ اصل میں رَوْيَانٌ بسکون واو ہے۔ (اس کا معنی سیراب ہے) اتفاقی مثال حِوَاضٌ رِوَاضٌ سے حِيَاضٌ رِيَاضٌ ان کا مفرد حَوْضَةٌ رَوْضَةٌ ہے۔

ملحوظہ: اس قانون کا تعلق مصدر اور جمع کے صیغوں سے ہے اگر کوئی صیغہ نہ مصدر ہے نہ جمع تو اس میں یہ قانون جاری نہ ہوگا جیسے: سِوَارٌ (کنگی)۔ سِوَاكٌ (مسواک)۔

---

[1] ← صیغہ مصدر خواہ فِعَلٌ کی وزن پر ہو یا فِعَالٌ یا اِنْفِعَالٌ کے وزن پر ہو۔

قانون: ہر واو یا کہ جمع شوند در یک کلمہ یا حکم وے سوائے کلمہ اسم بروزن اَفْعُلُ اول ایشان ساکن لازم غیر بدل باشد آن واو را یا کردہ در یا ادغام می کنند وجوبا سوائے واو عین کلمہ بعد از یائے تصغیر در مکبر سلامت باشد چرا کہ آن واو را یا بدل کردہ شود جوازاً۔

اس قانون کا نام ہے قُوَيِّلٌ قُوَيِّلَةٌ کا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں ہر حکم کیلئے سات سات شرطیں ہیں۔ پہلے حکم کیلئے چار شرطیں وجودی تین عدمی ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ واو کو یا کر کے یا کو یا میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو یا جمع ہوں۔ احترازی مثال وَشْيٌ یہاں درمیان میں حرف شین ہے۔ اَوْلِيَاءُ ۔**دوسری شرط** یہ ہے کہ واو یا ایک کلمہ میں ہوں حقیقتاً یا حکماً [1] احترازی مثال اَبُوْ يَعْقُوْبَ ،اَبِيْ وَلِيْدٍ یہاں جدا جدا کلمہ میں ہیں۔**تیسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یا میں سے جو اول ہو وہ ساکن ہو۔احترازی مثال قُوَيْلِيْ یہاں دوسرا ساکن ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ اس کا سکون بھی لازمی ہو۔احترازی مثال قَوْيَ اصل میں قَوِيَ تھا یہاں واو کا سکون عارضی ہے۔ بقانون حلقی العین جوازاً۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ یہ صیغہ اسم میں اَفْعُلُ کے وزن پر نہ ہو۔احترازی مثال اَيْوَمُ یہ اسم میں اَفْعُلُ کے وزن پر ہے۔عربی کا محاورہ ہے: هٰذا يَوْمٌ اَيْوَمُ یہ بہت سخت دن ہے۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا میں سے جو پہلا ہے وہ کسی اور حرف سے تبدیل شدہ نہ ہو [2] احترازی مثال بُوْيِعَ اصل میں بَايَعَ تھا واو الف سے بدل شدہ ہے

---

[1] ← حکماً ایک کلمہ کی مثال مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا یائے متکلم کی طرف اضافت کی وجہ سے نون گر گیا تو مُسْلِمُوْيَ ہوا۔ یہ کلمہ واحد کے حکم میں ہے۔اس وجہ سے کہ ضمیر مجرور شدت افتقار کی وجہ سے بمنزل جزء ہے تو اسی قانون سے مُسْلِمِيْ ہوا۔ بعدہ بقانون دِعِيٌّ ثانی مُسْلِمِيَّ ہوا۔نَاصِرُوْيَ سے نَاصِرِيَّ کہ اصل میں نَاصِرُوْنَ پھر نون کو اضافت کی صورت میں حذف کر کے یاء سے ملایا جو حکماً ایک کلمہ ہے۔

[2] ← بُوْيِعَ (ماضی مجہول) میں واو، بَايَعَ (ماضی معلوم) کی الف سے بدل شدہ ہے۔اگر اس میں تعلیل کرتے ہیں تو باب تفعیل کی ماضی مجہول (بُيِّعَ) سے ملتبس ہو جائے گا۔ **فائدہ** مَدَاعِيْوُ (اسم مفعول) والی واو کو يُدْعِيْ کے قانون سے یا کریں گے بعدہ متجانسین والے قانون سے یا کو یا میں ادغام کر کے مَدَاعِيُّ پڑھیں گے۔ مَدَاعِيْوُ مُدَيْعِيْوُ اسم آلہ میں یا الف سے بدلی ہوئی ہے۔اس کا واحد مِدْعَاةٌ ہے اس میں بھی واو کو يُدْعِيْ والے قانون سے یا کرینگے پھر یا کو یا میں ادغام کرینگے۔

بقانون ضُوْرِبَ مَضَارِيْبُ۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ ان تین صفتوں والی واو بھی نہ ہو۔ ① واو مقابلہ عین کلمہ ② بعداز یائے تصغیر ③ یاواو کہ اپنے مکبر مین سالم ہو۔ احترازی مثال مُقَيْوِلٌ مُقَيْوِلَةٌ یہاں واو مقابلہ عین کلمہ کے ہے بعداز یائے تصغیر مکبر میں سالم ہے۔ کیونکہ ان کا مکبر آتا ہے۔ مِقْوَلٌ مِقْوَلَةٌ ۔ اتفاقی مثال قُوَيْوِلٌ قُوَيْوِلَةٌ سے قُوَيِّلٌ قُوَيِّلَةٌ ان کا مکبر قَائِلٌ قَائِلَةٌ ہے یہاں واو سالم نہیں۔ یہ حکم اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف کے تصغیروں میں جاری ہوتا ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ واو کو یا کر کے یا کو یا میں ادغام کرنا جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو یا جمع ہوں۔ احترازی مثال وَشْيٌ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو یا ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال اَبُوْ يَعْقُوْب۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ان دونوں میں سے پہلا ساکن ہو۔ احترازی مثال قُوَيْلِي۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ پہلے کا سکون بھی لازمی ہو عارضی نہ ہو۔ احترازی مثال قَوْيَ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ ان تین صفتوں والی واو ہو۔ ① مقابلہ عین کلمہ ② بعد یائے تصغیر ③ یہ واو اپنے مکبر میں سالم ہو۔ احترازی مثال قُوَيْوِلٌ، مُقَيْوِلٌ یہ تصغیر ہے مَقَالٌ اسم ظرف کی اور قَائِلٌ اسم فاعل کی جہاں واو سالم نہیں۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ یہ صیغہ اسم میں اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔ احترازی مثال اَيْوَمُ۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ واو یا کسی سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال بُوْيِعَ ۔ اتفاقی مثال مُقَيْوِلٌ سے مُقَيِّلٌ پڑھنا جائز ہے"یہ تصغیر ہے مِقْوَلٌ اسم آلہ کی[1]"۔ اور اپنی اصلی حالت پر مُقَيْوِيْلٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔ یہ حکم صرف اسم آلہ کے تصغیروں میں جاری ہوتا ہے۔

فائدہ امام فراء رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ''الایام والليالی'' میں فرماتے ہیں کہ قُوَيِّلٌ والا قاعدہ کلیہ ہے

---

① ← **فائدہ** اجوف کی صفت مشبہ: اجوف کے فَعُلَ سے آنے والی صفت مشبہ عام ابواب کی طرح فَعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے: طَالَ (جو اصل میں طَوُلَ بروزن فَعُلَ تھا) کی صفت مشبہ طَوِيْلٌ آتی ہے۔ لیکن اجوف واوی، یائی میں فَعَلَ کے باب سے اگر صفت مشبہ آئے تو اس میں قلب کا قاعدہ جاری کرتے ہوئے فَعِيْلٌ کی عین کو کسرہ سمیت یاء کی جگہ اور یاء کو سکون سمیت عین کی جگہ منتقل کر دیتے ہیں۔ جس سے فَعِيْلٌ کا صیغہ فَيْعِلٌ بن جاتا ہے، چنانچہ سَادَ يَسُوْدُ سے سَيْوِدٌ پھر واو کو یاء کر کے یاء کو یاء میں ادغام کیا تو سَيِّدٌ ہوا، مَاتَ يَمُوْتُ سے مَيْوِتٌ پھر مَيِّتٌ ۔ لَانَ، يَلِيْنُ، لَيْوِنٌ سے لَيِّنٌ۔ (بدایۃ الصرف)

مگر تین لفظ نادر ہیں اول ضَیْوَنٌ بمعنی گربہ نر، دوم حَیْوَۃٌ بمعنی نام شخصی، سوم حَیْوَانٌ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔

قانون: ہر حرف علت کہ بباعث بیفتد بوقت دور شدن آن باز آید وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے قُوْلَنَّ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ محذوف شدہ حرف علت کا واپس لانا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ حرف علت کسی وجہ سے گر گیا ہو۔ احترازی مثال قَالَ. یہاں حرف علت نہیں گرا بلکہ الف سے تبدیل ہوا ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ حرف علت کے گرنے کا سبب دور ہو جائے۔ احترازی مثال قُلْنَ یہاں گرنے کا سبب دور نہیں ہوا ہے۔ اتفاقی مثال قُلْ یہاں واو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہوا ہے جب اس کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہوا تو لام متحرک ہوا۔ سبب حذفیت ختم ہوا تو وہ واو واپس آیا قُوْلَنَّ ہوا۔ اسی طرح قُلْ سے قُوْلَا۔ قُوْلُوْا الخ [1] ۔لَمْ یَقُلْ سے لَمْ یَقُوْلَا۔ لَمْ یَقَلْ سے لَمْ یَقَالَا۔ خَفْ سے خَافَا۔ بِعْ سے بِیْعَا۔ الخ۔

فائدہ یہ قانون وہاں جاری ہوگا جہاں حرف علت حالت جزم میں بوجہ التقائے ساکنین حذف ہو گیا ہو۔

---

① ← **انتباہ** باب کَانَ کے مضارع میں نون اصلی (لام کلمہ) اور واو اصلی (عین کلمہ) کو حذف کرنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ سکون سے مجزوم ہو رہا ہو اور اس کے بعد ضمیر منصوب متصل یا حرف ساکن نہ آ رہا ہو جیسے: وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً۔ اس باب میں اہل عرب نے دو کام خلاف ضابطہ کئے ہیں ① لام کلمہ کا حذف کرنا جبکہ وہ حرف صحیح ہے۔ ② اور اس کے بعد میں عین کلمہ میں آنے والی واو کو حذف کرنا جبکہ نون کے حذف ہونے کے بعد التقاء ساکنین بھی ختم ہو چکا ہے۔

خلاف القیاس حذف لام وعین کلمہ یہ عمل جوازی ہے وجوبی نہیں چار شرائط کے ساتھ: پہلی شرط یہ کہ مجزوم ہو احتراز کیا من تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ سے کہ یہاں مرفوع ہے۔ دوسری شرط یہ کہ وہ سکون کے ساتھ مجزوم ہو احتراز کیا وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صَالِحِيْنَ سے کہ یہاں جزم باسقاط نون اعرابی سے ہے۔ تیسری شرط یہ کہ اس کے بعد ضمیر منصوب متصل نہ آ رہی ہو احتراز کیا اِنْ یَّكُنْهُ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِ سے کہ یہاں فعل کے بعد ضمیر منصوب متصل آ رہی ہے۔ چوتھی شرط یہ کہ فعل کے بعد حرف ساکن نہ آ رہا ہو اس سے لَمْ یَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جیسے افعال خارج ہو گئے۔

قوانین ناقص

قانون: ہر واو یا کہ واقع شود بعد از الف زائد بر طرف یا در حکم آن را بہ ہمزہ بدل می کنند وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے دُعاءٌ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واؤ یاء الف کے بعد واقع ہوں۔ احترازی مثال وَاعِدٌ یَاسِرٌ۔ یہاں واؤ یاء الف سے پہلے ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ الف زائدہ ہو۔ احترازی مثال ثَایٌ رَایٌ یہاں واو یا سے قبل الف اصلی ہے۔ ثَوَیٌ (بمعنی مکان گوسفندان) رَوَیٌ (بمعنی نیزہ) تھے۔ ان دونوں میں عین کلمہ خلاف قیاس الف ہوگیا ہے۔ اس لئے کہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ لام کلمہ میں تعلیل ہو جو محل تغیر ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو یا آخر میں ہوں حقیقتاً یا حکماً۔ احترازی مثال شِقَاوَۃٌ ھِدَایَۃٌ یہاں واو یا نہ حقیقتاً ① آخر میں ہیں نہ حکماً۔ اتفاقی مثال حقیقتاً کی دُعَاوٌ، مِرْمَایٌ سے دُعَاءٌ، مِرْمَاءٌ۔ حکماً کی مِدْعَاوَانِ، مِرْمَایَانِ سے مِدْعَاءَانِ مِرْمَاءَانِ۔

قانون: ہر واو کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ ماقبل او مکسور باشد آن را بیا بدل کنند وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے دُعِیَ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واو کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو مقابلہ لام کے ہو۔ احترازی مثال وُعِدَ عُوِرَ۔ یہاں لام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال دَعَوَ

---

① ← حقیقتاً کا مطلب یہ ہے کہ واؤ یا بالکل آخر میں ہوں ان کے بعد اور کوئی حرف نہ ہو جیسے دُعَاوٌ، رُوَایٌ۔ حکماً کا مطلب یہ ہے کہ واو یا کے بعد ایسے حروف ہوں کہ کلمہ کی بنا ان کے بغیر درست رہے یعنی کلمہ ان کے بغیر بھی مستعمل ہوتا ہو۔ تثنیہ کا الف اور جمع مذکر کا واو اسی قبیلہ سے ہیں۔ اور جمع کی زیادتی اسی حکم میں ہے۔ پس اس قید سے شِقَایَۃٌ ھِدَایَۃٌ عَدَاوَۃٌ جیسے کلمات خارج ہو گئے۔ اس لئے ان میں تائے لازمہ ہے اور کلمہ اسکے بغیر مستعمل نہیں ہے تو یہ واو یا نہ بر طرف میں ہیں نہ بر طرف کے حکم میں ہے۔ یہ قانون مصدر، جامد، مشتق سب میں جاری ہوگا۔

یَدْعُوْ یہاں ماقبل مکسور نہیں۔اتفاقی مثال دُعِوَ سے دُعِیَ۔ دَاعِوَانِ سے دَاعِیَانِ۔

قانون: یاء کہ واقع شود در آخر فعل فتح غیر اعرابی و ماقبلش مکسور باشد کسرہ ماقبلش را بفتح بدل کردہ جواز اُپس یاء را بہ الف بدل کنند وجوباً بکلیہ قال برلغۃ بنی طیی۔

اس قانون کا نام دُعِیَ کا قانون ہے اس کیلئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ یاء کے ماقبل کی کسرہ کو فتح سے تبدیل کرنا جائز ہے۔پھر یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔قَالَ کے قانون سے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ یاء آخر میں ہو۔احترازی مثال بَیِعَ یَسَرَ۔ یہاں آخر میں نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ صیغہ فعل کا ہو۔احترازی مثال دَاعِیَۃٌ یہ اسم ہے۔**تیسری شرط** یہ ہے کہ اس یاء پر حرکت فتح کی ہو احترازی مثال یَرْمِیُ یہاں مضموم ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ فتح اعرابی نہ ہو یعنی کسی عامل کی وجہ سے نہ ہو۔ احترازی مثال لَنْ یَّرْمِیَ یہاں عامل ناصب نے فتح دیا ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ اس یاء کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال دَعَیَ یہاں مفتوح ہے۔اتفاقی مثال دُعِیَ سے دُعَیَ پڑھنا جائز ہے۔پھر دُعیٰ پڑھنا واجب ہے۔

ملحوظہ: بعض حضرات اس قانون میں تعمیم کرکے اسموں میں بھی جاری کرتے ہیں جیسے: دَاعِیَۃٌ سے دَاعَیَۃٌ پھر دَعَاۃٌ، مَہَایِیُ سے مَہَایَیُ پھر مَہَابَا، اَوْدِیَۃٌ سے اَوْدَیَۃٌ پھر اَوْدَاتٌ۔(بھتر ال)

قانون: ہر واو و یاء مضموم یا مکسور کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ بعد از ضمہ و کسرہ حرکت آن را حذف می کنند وجوباً بشرطیکہ درمیان کسرہ وواو وضمہ و یاء نباشد آن واو و یاء بدل از ہمزہ بابدال جوازی و حرکتش منقول از ہمزہ نباشد۔

اس قانون کا نام ہے یَدْعُوْ یَرْمِیْ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں ۔تین شرطیں وجودی اور تین شرطیں عدمی۔

حکم یہ ہے کہ واو یاء کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو اور یاء مضموم یا مکسور ہوں احترازی مثال لَنْ یَّدْعُوَ لَنْ یَّرْمِیَ۔ یہاں مفتوح ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہوں۔

احترازی مثال يَقُوْلُ يَبِيْعُ یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یاء کا ماقبل بھی مضموم یامکسور ہو۔ احترازی مثال يُدْعَوْ يُرْمَىْ یہاں مفتوح ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو ضمہ اور یاء کے درمیان اور یاء کسرہ اور واو کے درمیان نہ ہوں[1] احترازی مثال تَدْعُوِيْنَ رَامِيُوْنَ یہاں واو ضمہ و یا کے درمیان ہے یا کسرہ و واو کے درمیان ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ واو یا یاء ہمزہ سے جوازی[2] قانون کے ساتھ تبدیل شدہ نہ ہوں احترازی مثال كُفُوْ، مُسْتَهْزِيُوْنَ اصل میں كُفُؤْ مُسْتَهْزِؤُنَ تھے یہاں واو یا یاء ہمزہ سے جوازی قانون کیساتھ تبدیل شدہ ہیں۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ واو اور یاء کی حرکت ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال يَسُوْ، يَجِيْ اصل میں يَسُوْءُ يَجِيْءُ تھے۔ اتفاقی مثال يَدْعُوْ، يَرْمِيْ سے يَدْعُوْ، يَرْمِيْ، دَاعِوٌ سے دَاعٍ رَامِيٌ سے رَامٍ پڑھنا واجب ہے۔

بعض حضرات نے دو اور شرطوں کا اضافہ کیا ہے۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ "یا" کے الف سے بدل نے کا کوئی سبب موجود نہ ہو احترازی مثال: رَخَايَا (رَخِيَّةٌ کی جمع اقصی جب بنائی تو شرائف کے قانون سے یاء زائدہ کو وجوباً ہمزہ سے تبدیل کیا تو رَخَائِيُ بن گیا، پھر رَخَايَا کے قانون سے ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے وجوباً تبدیل کیا تو

---

① ← اگر یہ دونوں شرطیں مفقود ہوں تو اس وقت حرکت ضمہ اور کسرہ کو بغیر نقل کے حذف کر دینگے اور اسکی چھ صورتیں ہیں۔ (۱) واو مضموم ماقبل بھی مضموم اس واو کے بعد اور واو مدہ نہ ہو جیسے يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ۔ (۲) واو مضموم ماقبل بھی مضموم اس واو کے بعد اور واو مدہ ہو جیسے يَدْعُوُوْنَ سے يَدْعُوْوْنَ پھر التقائے ساکنین سے يَدْعُوْنَ۔ (۳) یاء مضموم ماقبل مکسور اس یاء کے بعد اور یا مدہ نہ ہو جیسے يَرْمِيُ سے يَرْمِيْ۔ (۴) یاء مکسور ماقبل بھی مکسور اس یاء کے بعد اور یاء مدہ ہو جیسے تَرْمِيِيْنَ سے تَرْمِيْيْنَ۔ پھر التقائے ساکنین سے تَرْمِيْنَ۔ (۵) یاء مکسور ماقبل بھی مکسور لیکن اس یاء کے بعد مدہ نہ ہو جیسے بِرَامِيٍ سے بِرَامٍ بعد از حذف التقائے ساکنین۔ (۶) واو اور یاء مکسور ماقبل مضموم لیکن ان کے بعد یاء نہ ہو اسکی مثال اجوف میں تو ملتی ہے لیکن ناقص میں مجھے نہیں ملی ہے جیسے قُوِلَ سے قِيْلَ بُيِعَ سے بِيْعَ پھر بُوْعَ بقانون یوسر۔

② ← اگر واو اور یا ہمزہ سے وجوبی قانون سے تبدیل شدہ ہیں تو زیر بحث قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے جَاءٍ اصل میں جَايِئٌ تھا پھر قَائِلٌ کے قانون سے یاء کو ہمزہ سے بدلا جَاءِءٌ ہوا، پھر ہمزہ ثانی کو یاء سے تبدیل کیا تو جَائِيٌ ہوا۔ بعدہ بقانون زیر بحث جَائِيْنْ ہوا، التقائے ساکنین ہوا درمیان یاء و نون تنوین کے یاء کو حذف کیا تو جَاءٍ ہوا۔

رَخَايٌ بن گیا پھر قَالَ کے قانون سے رَخَايَا) یہاں یاء کے الف سے بدل نے کا سبب موجود ہے۔ **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ یاء کے حذف ہونے کا سبب موجود نہ ہو احترازی مثال: رُخَيِيٌ یہاں یاء لام کلمہ میں ہے مضموم بھی ہے کسرہ کے بعد واقع ہوئی ہے پھر بھی یہ قانون اس پر جاری نہیں ہو رہا ہے کیونکہ رُخَيٌّ کے قانون کے تحت اس یاء کا حذف کرنا واجب ہے۔

فائدہ "ہذیل" لغت میں جس "یا" کا ماقبل مکسور ہو اس "یا" کو حذف کرنا جائز ہے بشرطیکہ کسرہ ماقبل باقی ہو، تا کہ حذفیت "یا" پر دلالت کرے جیسے اَلدَّاعِ اَهَانَنِ اصل میں اَلدَّاعِيْ اَهَانَنِيْ تھے۔

> قانون: ہر واو کہ واقع شود سیوم جا چون صاعد شود آن را بہ یاء بدل کنند وجوبا بشرطیکہ ماقبلش مضموم وواو ساکن نباشد۔

اس قانون کا نام ہے یُدْعِیْ کا قانون [۱] اس کیلئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واو کو یا کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو اصل میں تیسری جگہ پر ہو۔ احترازی مثال اِسْتَوْفِی۔ اصل سے مراد ثلاثی مجرد ماضی کا پہلا صیغہ ہے۔ اس کا اصل وَفِیَ ہے یہاں واو پہلی جگہ پر ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ تیسری جگہ سے ترقی کرے۔ احترازی مثال دَعْوَتْ یہاں تیسری جگہ پر ہے ترقی نہیں کی ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو کا ماقبل مضموم نہ ہو۔ احترازی مثال یَدْعُوْ یہاں ماقبل مضموم ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ واو کا ماقبل اور واو ساکن نہ ہو۔ احترازی مثال مَدْعُوْوٌ یہاں واو کا ماقبل اور واو ساکن ہے۔ اتفاقی مثال [۲] یُدْعَوُ سے یُدْعَیُ پھر قال کے قانون سے یُدْعیٰ۔

---

[۱] **فائدہ** بعض علماء کہتے ہیں کہ اس قانون کی ضرورت نہیں۔ واو پر قَالَ کا قانون جاری کیا جائے پس بس۔ لیکن جمہور محققین فرماتے ہیں کہ پہلے یدعی کا قانون جاری کرکے بعدہ قال کا قانون جاری کریں۔ کیونکہ ابطال سے اعمال بہتر ہے۔

[۲] مثال پنجم جگہ کی اِدَّعَوَ سے اِدَّعَیَ ششم جگہ کی اِسْتَدْعَوَ سے اِسْتَدْعَیَ بقانون قَالَ اِدَّعیٰ اِسْتَدْعیٰ مثال ہفتم جگہ کی اِسْتِدْعَاوٌ ہوسے اِسْتِدْعَايٌ بقانون دُعاء اِسْتِدْعَاءٌ ہوا۔

قانون: جمع مکسر ناقص کہ بروزن فَعَلَۃ باشد فا کلمہ وے را حرکت ضمہ می دہند وجوباً۔

اس قانون نام ہے دُعَاۃ کا، اس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ فا کلمہ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ جمع مکسر کا صیغہ ہو احترازی مثال: دَاعُوْنَ کہ جمع سالم ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ناقص ہو احترازی مثال قَادَۃٌ کہ یہ اجوف ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو احترازی مثال دُعَاءٌ کہ اصل میں دُعَاوٌ تھا۔ اتفاقی مثال: دَعَوَۃٌ، رَمَیَۃٌ، نَحَوَۃٌ۔ سے دَعَاۃٌ، رَمَاۃٌ، نَحَاۃٌ۔ پھر اسی قانون سے دُعَاۃٌ، رُمَاۃٌ، نُحَاۃٌ تا کہ مفرد کے صیغوں کے ساتھ التباس نہ ہو۔

قانون: ہر واو لازم غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ما قبلش مضموم باشد یا واو مدہ زائدہ باشد در جمع آن را بیاء بدل کنند وجوباً و در مفرد مانع از وجوب اعلال است آن واو مدہ زائدہ مگر وقتیکہ ما قبلش دیگر واو متحرک باشد۔

اس قانون کا نام ہے اَدْلٍ دَیْنَ کا پہلا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں پہلے حکم کیلئے شرطوں کی تین جماعتیں ہیں۔ پہلی جماعت کیلئے سات شرطیں، دوسری جماعت کیلئے آٹھ شرطیں ہیں۔ تیسری جماعت کیلئے نو شرطیں ہیں۔ دوسرے حکم کیلئے نو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ واو کو یا کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت: پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال رَامِیْ یہاں یاء ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو لازمی ہو۔ احترازی مثال ضَارِبُوْ اصل میں ضَارِبٌ تھا یہاں واو عارضی ہے بقانون جوازی واؤ نون تنوین سے بدل ہے **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ واو ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال کُفُوْ اصل میں کُفُؤٌ تھا۔ یہاں واو ہمزہ سے بدل شدہ ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ وہ واو آخر کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ قَوْلٌ یہاں ابتدا اور درمیان میں ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ وہ واو اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال یَدْعُوْ یہاں فعل کے آخر میں ہے۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ اسم متمکن کے آخر میں ہو (یعنی اسم معرب) احترازی مثال هُوَ یہ اسم غیر متمکن

ہے۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال دَاعِوٌ مَدْعَوٌ یہاں واقع کا ماقبل مفتوح ومکسور ہے۔ اتفاقی مثال اَدْلُوٌ تَبَنُّوٌ سے اَدْلُيٌ تَبَنُّيٌ بعدہ بقانون دِعِيٌّ ''اَدْلِيٌ تَبَنِّيٌ''۔ بقانون يَدْعُوْ ''اَدْلِيْنٌ تَبَنِّيْنٌ'' بقانون التقائے ساکنین ''اَدْلٍ تَبَنٍّ''۔

دوسری جماعت: پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال رَامِيٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو لازمی ہو۔ احترازی مثال ضَارِبُوْ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ واو ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال كُفُؤٌ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ وہ واو آخر کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ قَوْلٌ۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ وہ واو اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال يَدْعُوْ۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ اسم متمکن کے آخر میں ہو احترازی مثال هُوَ۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل اور واو مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال حُوُوٌّ (بروزن فُعُلٌ) یہاں واو کا ماقبل مدہ تو ہے لیکن زائدہ نہیں۔ **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ وہ واو جمع میں ہو۔ احترازی مثال مَدْعُوْوٌ یہاں واو کا ماقبل مدہ زائدہ مفرد میں ہے۔ اتفاقی مثال دُعُوْوٌ یہ دَاعٍ کی جمع ہے۔ دوسری واو کو یا سے تبدیل کیا تو دُعُوْيٌ ہوا بقانون قُوَيْلٌ دُعُيٌّ بقانون اَدْلٍ ثانی دُعِيٌّ وجوباً دِعِيٌّ جوازاً۔

تیسری جماعت: پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال رَاهِيٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو لازمی ہو۔ احترازی مثال ضَارِبُوْ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ واو ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال كُفُؤٌ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ وہ واو آخر کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ وہ واو اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال يَدْعُوْ۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ اسم متمکن کے آخر میں ہو احترازی مثال هُوَ۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل اور واو مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال حُوُوٌّ۔ بروزن فُعُلٌ **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ وہ واو مفرد کے صیغہ میں ہو۔ احترازی مثال دُعُوْوٌ یہ جمع کا صیغہ ہے۔ **نویں شرط** یہ ہے کہ مدہ زائدہ والی واو سے پہلے بھی اور واو متحرک ہو۔ احترازی مثال مَدْعُوْوٌ یہاں واو مدہ زائدہ سے پہلے عین ہے واو نہیں۔ اتفاقی مثال مَقْوُوْوٌ آخری واو کو یا سے تبدیل کیا تو مَقْوُوْيٌ ہوا بقانون قويل مَقْوُيٌّ بقانون ادل ثانی مَقْوِيٌّ ہوا۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ واوکو یا سے تبدیل کرنا جائز ہے۔[1] **پہلی شرط** یہ ہے کہ واوہو۔ احترازی مثال رَامٍ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واولازمی ہو۔ احترازی مثال ضَارِبُوْ، اصل میں ضَارِبٌ تھا۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ واوہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال کُفُوٌ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ وہ واوآخر میں ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ وہ واواسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال یَدْعُوْ - **چھٹی شرط** یہ ہے کہ اسم معرب کے آخر میں ہو احترازی مثال ھُوَ ۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل اور رواو مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال حُوْوٌ۔ **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ مفرد کا صیغہ ہو۔ احترازی مثال دُعُوْوٌ ۔**نویں شرط** یہ ہے کہ وہ واومدہ زائدہ کا ماقبل اوررواومتحرک نہ ہو۔ احترازی مثال مَقْوُوْوٌ یہاں واو مدہ زائدہ کا ماقبل اوررواومتحرک ہے۔ اتفاقی مثال مَدْعُوْوٌ اس آخری واوکو یاء سے تبدیل کیا جوازاتو مَدْعُوِیٌ ہوابقانون قُوِیٌّ مَدْعُیٌ بقانون اول ثانی مَدْعِیٌ ہوا۔

فائدہ ہر وہ مصدر ناقص واوی جو فُعُوْلٌ کے وزن پر ہواس میں اَدْلٍ کا پہلا قانون جاری کرنا جائز ہے اور جاری نہ کرنا اولی ہے جیسے کلام مجید میں ہے: عَتَوْا عُتُوًّا کَبِیْرًا۔ یا جیسے: قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا۔

> قانون: ہر یاء مشدد یا مخفف کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ماقبلش اگر یک حرف مضموم باشد ضمہ آن رابکسرہ بدل کنند وجوبا واگر دو باشد چون دُعِیٌّ ضمہ متصل را وجوبا غیر متصل را جوازاً

اس قانون کا نام ہے دِعِیٌّ اور اَدْلٍ تَبَنٍّ کا ثانی قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں۔
ہر حکم کیلئے پانچ پانچ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ یاء کے ماقبل والے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ یاء ہو۔ احترازی مثال وَعْدٌ یہاں یاء نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ یا آخر میں ہو[2] احترازی مثال بَیْعٌ یہاں یاء درمیان

---

[1] ← **فائدہ** جو واو مقابلہ لام کلمہ اسم مفعول کے ہو اور اس باب کا ماضی مکسور العین ہو (جیسے رَضِیَ) تو اس واو کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے جیسے مَرْضُوْوٌ سے مَرْضُوِیٌ پڑھنا واجب ہے۔

[2] ← یاء آخر میں حقیقتا ہو یا حکما۔ حقیقتا کا مطلب یہ ہے کہ یا کے بعد بالکل اور کوئی حرف نہ ہو۔ جیسے اَدْلُیٌ۔ حکما کا مطلب یہ ہے کہ یاء مقابلہ لام کلمہ کے ہو لیکن اس یاء کے بعد الف ونون تثنیہ یا واونون جمع کا ہوں جیسے طُیَانٌ سے طِیَانٌ۔

میں ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ یاء اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال رَحَیَ یہ فعل کے آخر میں ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ یا اسم متمکن کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال ھِیَ یہ اسم غیر متمکن ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ یاء کے ماقبل میں صرف ایک حرف مضموم ہو۔ احترازی مثال دُعُیٌ۔ یہاں یاء کے ماقبل میں دو حرف مضموم ہیں۔ اتفاقی مثال یائے مخفف کی اَدْلُیٌ تَبَنُّیٌ سے اَدْلِیٌ تَبَنِّیٌ یا مشدد کی مَرْمُیٌ سے مَرْمِیٌ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یاء کے متصل والے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے غیر متصل کو جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا (مشدّد یا مخفف) ہو احترازی مثال وَعْدٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ یاء آخر میں ہو۔ احترازی مثال یُسْرٌ بِیْعٌ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ یاء اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال رَمَیَ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ یاء اسم متمکن (معرب) کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال ھُیَّ حُیَّ۔ یہ اسم غیر متمکن ہیں **پانچویں شرط** یہ ہے کہ یاء سے پہلے دو حرف مضموم ہوں احترازی مثال اَدْلُیٌ تَبَنُّیٌ یہاں یاء سے پہلے ایک حرف مضموم ہے۔ اتفاقی مثال یائے مشدد کی دُعُیٌّ سے دُعِیٌّ وجوبا دِعِیٌّ جوازاً۔ یائے مخفف کی مثال رُحُیٌ سے رُحِیٌ جوازا رِحِیٌ وجوبا۔ پھر یدعو یرمی سے رِحِیْنٌ پھر التقائے ساکنین سے رِحٍ۔

فائدہ دواع میں علماء اہل صرف کے دو گروہ ہیں ایک گروہ پہلے غیر منصرف کا اعتبار کرتا ہے۔ پھر تعلیل کا۔ دوسرا گروہ پہلے تعلیل کا پھر منصرف وغیر منصرف کا۔

پہلے گروہ کی دلیل: دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا بروزن مَفَاعِلُ واو کو یاء سے تبدیل کیا تو دَوَاعِیُ ہوا۔ یاء کو مع حرکت کے حذف کیا اور یائے محذوفہ کے عوض اسکے آخر میں تنوین عوض کا لایا (جو کہ غیر منصرف کے ممنوعات میں سے نہیں) تو دَوَاعٍ ہوا۔

دوسرے گروہ کی دلیل: دَوَاعِوُ میں پہلے تعلیل کرینگے تعلیل ذات کلمہ سے متعلق ہوتی ہے۔ اور غیر منصرف صفت کلمہ سے متعلق ہوتی ہے۔ دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوٌ تھا واو کو یا سے تبدیل کر دیا تو دَوَاعِیٌ ہوا۔ پھر یا کے حرکت کو حذف کر دیا بعد از حذف حرکت اجتماع ساکنین ہوا درمیان یاء و نون ساکن مقدرہ کے پھر یاء اجتماع ساکنین کیوجہ

سے حذف ہوگئی، توصیغہ دَوَاعٍ بروز سَلَامٍ ہوگیا۔اور یہ صیغہ منتہی الجموع کے وزن پر جوکہ غیر منصرف ہونے میں مؤثر ہےاس وزن پر نہ رہالہذا بعداز تعلیل یہ منصرف رہے گااسکی توین،تنوین صرف ہوگی- بہتر ال ۔ فاغتنم۔

قانون: ہر حرف علت کہ واقع شود درآخر فعل مضارع غیر بدل از ہمزہ وقت دخول جوازم وبناء کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ می شود وجوباً۔

اس قانون کا نام لَمْ يَدْعُ اُدْعُ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ حرف علت کوحذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ حرف علت آخر میں ہو۔احترازی مثال يَقُوْلُ یہاں درمیان میں ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ فعل کے آخر میں ہو۔احترازی مثال دَاعٍ رَامٍ۔ یہاں اسم کے آخر میں ہے۔**تیسری شرط** یہ ہے کہ آخر فعل مضارع کا ہو۔احترازی مثال دَعَىٰ رَمیٰ اصل میں دَعَوَ رَمَيَ تھے۔یہاں فعل ماضی کے آخر میں ہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ حرف علت ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔احترازی مثال يَهْنِيْ ، يَجْرُوْ۔ اصل میں يَهْنِئُ يَجْرُءُ تھے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ صیغہ پر حرف [1] جوازم داخل ہو یا اس سے امر حاضر معلوم بنا کریں۔احترازی مثال يَدْعُوْ يَرْمِيْ۔یہاں نہ حرف جوازم داخل ہے نہ امر حاضر معلوم کے بنا کا ارادہ ہے۔اتفاقی مثال يَدْعُوْ، يَرْمِيْ، تَدْعُوْ سے لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَرْمِ، اُدْعُ۔

---

[1] ← جوحرف علت لام کلمہ میں وقت دخول حرف جازم جیسے لَمْ اِنْ شرطیہ یا وقت بنا امر حاضر معلوم حذف ہواوقت اتصال ضمیر فاعل جیسے الف واو یا نون جمع مؤنث یا اتصال نون ثقیلہ اورخفیفہ حرف علت واپس آئے گا جیسے اُدْعُ ۔مفرد۔ مذکر سے اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعُوِيْ، اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَنْ لیکن اُدْعُوْ اُدْعِيْ میں دوسرے قاعدہ کے پائے جانے کی وجہ سے واوحذف ہوگیا ہے۔

قانون: در التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ اگر ساکن اول غیر مدہ واو جمع باشد آں را حرکت ضمہ می دہند وجوبا واگر ساکن اول غیر مدہ یائے واحدہ باشد آں را حرکت کسرہ می دہند وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے لَتُدْعَوُنَّ لَتُدْعَيِنَّ کا قانون اس کیلئے دو حکم ہیں۔

ہر حکم کیلئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ واو جمع کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو احترازی مثال اِحْمَارَّ اُحْمُوْرَّ یہ علی حدہٖ ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ پہلا ساکن غیر مدہ ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبُنَّ اصل میں اِضْرِبُوْ تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہوا تو اِضْرِبُوْن ہو گیا۔ یہاں پہلا ساکن مدہ ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ پہلا ساکن واو جمع کی ہو۔ احترازی مثال لَوِاسْتَطَعْنَا اصل میں لَوْاِسْتَطَعْنَا تھا یہاں واو جمع کی نہیں۔ اتفاقی مثال لَتُدْعَوُنَّ اصل میں لَتُدْعَوْ تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہوا تو لَتُدْعَوْن ہو گیا پھر اسی قانون سے لَتُدْعَوُنَّ ہو گیا۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یائے واحدہ کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو۔ احترازی مثال اِحْمَارَّ اُحْمُوْرَّ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ساکن اول غیر مدہ ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبُنَّ اصل میں اِضْرِبُوْنَّ تھا یہاں ساکن اول مدہ ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ساکن اول یاء واحدہ ہو۔ احترازی مثال ضَارِبَیِ الْقَوْمِ اصل میں ضَارِبَیْنَ تھا (وقت اضافت نون تثنیہ حذف ہوا)۔ یہاں یاء تثنیہ کا ہے۔ اتفاقی مثال لَتُدْعَيِنَّ اصل میں لَتُدْعَیْ تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہوا یا کو حرکت کسرہ کی دی تو لَتُدْعَيِنَّ ہوا۔

قانون: ہر واو لام کلمہ فُعْلیٰ اسمی یاء می شود و یاء لام کلمہ فَعْلیٰ اسمی واو می شود وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے دُعْیٰ فَتْویٰ کا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کیلئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو مقابلہ لام کلمہ کے ہو احترازی مثال قُوْلیٰ وُعْدیٰ یہاں واو لام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ فُعْلیٰ کے وزن پر ہو۔

احترازی مثال دَعْوٰی یہ فَعْلیٰ کے وزن پر ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ فُعْلیٰ اسمی ہو[1]۔ احترازی مثال غُزْوٰی (بمعنی جنگ کرنے والی عورت) یہ فُعْلیٰ صفتی ہے۔ اتفاقی مثال دُعْوٰی دُنْوٰا سے دُعیٰ دُنْیَا کرکے پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یا کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ یا مقابلہ لام کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال بَیْضَا یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ فَعْلیٰ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال دُمْیٰ یہ فُعْلیٰ کے وزن پر ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ فَعْلیٰ اسمی ہو[2] احترازی مثال صَدْیَا (بمعنی

---

[1] ←: **فائدہ** فُعْلیٰ دو قسم پر ہے: (۱) فُعْلیٰ اسمی (۲) فُعْلیٰ صفتی۔ فُعْلیٰ اسمی خفیف ہوتا ہے چونکہ صرف ذات پر دلالت کرتا ہے جیسے: دُنْوٰی اور فُعْلیٰ صفتی میں ثقل ہوتا ہے چونکہ ذات مع الوصف پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: غُزْوٰی لڑنے والی عورت۔ پھر ہر ایک کی دو، دو صورتیں ہیں۔ (۱) فُعْلیٰ اسمی میں لام کلمہ کے مقابلہ میں اگر واو واقع ہو تو اس کو واو کو یاء کرنا واجب ہے تاکہ کلمہ اعتدال پر آجائے جیسے: دُنْوٰی سے دُنْیَا شروع میں ضمہ ثقیل ہے اور آخر میں واو بھی ثقیل ہے تو آخر سے واو کو یاء سے تبدیل کیا تاکہ کلمہ میں خفت پیدا ہو۔ فُعْلیٰ تفضیلی کا بھی یہی حکم ہے جیسے: دُعْوٰی سے دُعْیَا۔ (۲) اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں یاء ہے تو یاء اپنی جگہ سلامت رہیگا کیونکہ یہ کلمہ پہلے سے اعتدال پر ہے شروع میں ضمہ ثقیل حرکت ہے تو آخر میں یاء خفیف ہے جیسے فُتْیَا یہ مؤنث ہے اَفْتیٰ کی۔

(۱) فُعْلیٰ صفتی اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں واو واقع ہو تو واو اپنی جگہ پر سلامت رہیگا جیسے غُزْوٰی تاکہ فُعْلیٰ اسمی اور صفتی میں فرق ہوجائے۔ برعکس نہیں کیا کیونکہ اسم اسبق ہے صفت سے وجوداً تو تعلیلاً بھی اس کو مقدم رکھا گیا۔

(۲) اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں یاء واقع ہو تو یاء اپنی جگہ پر سلامت رہیگا کیونکہ کلمہ پہلے سے اعتدال پر ہے جیسے قُصْیَا شروع میں ضمہ ثقیل ہے تو آخر میں یاء خفیف ہے۔

[2] ←: **فائدہ:** فَعْلیٰ بھی دو قسم پر ہے: (۱) فَعْلیٰ اسمی (۲) فَعْلیٰ صفتی۔ پھر ہر ایک کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) فَعْلیٰ اسمی لام کلمہ کے مقابلہ میں واو ہے تو وہ اپنی حالت پر برقرار رہیگا جیسے دَعْوٰی شروع میں فتح خفیف ہے تو آخر میں واو ثقیل ہے اس لئے کلمہ خود اعتدال پر ہے واو کو یاء کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲) فَعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کے مقابلہ میں اگر یاء ہے تو واو سے بدلنا واجب ہے جیسے تَقْیَا سے تَقْوٰی شروع میں فتح خفیف ہے آخر سے یاء کو (خفیف) واو (ثقیل) سے بدلا، تاکہ کلمہ اعتدال پر آجائے۔

(۱) فَعْلیٰ صفتی۔ لام کلمہ کے مقابلہ میں واو ہے تو اپنے حال پر رہیگا جیسے شَهْوٰی کیونکہ پہلے سے اعتدال پر ہے شروع میں فتح خفیف ہے تو آخر میں واو ثقیل ہے۔ (۲) لام کلمہ کے مقابلہ میں اگر یاء ہے تو اس کو اپنی حالت پر برقرار رکھا جائیگا جیسے صَدْیَا (بمعنی پیاسی عورت) تاکہ فَعْلیٰ اسمی اور فَعْلیٰ صفتی میں فرق ہوجائے کیونکہ اسمی مقدم ہے صفتی سے وجوداً تو تعلیلاً بھی اسکو مقدم رکھا گیا۔ والتفصیل فی احسن الصرف۔

پیاسی عورت) یہ فَعْلیٰ صفتی ہے۔ اتفاقی مثال فَتیٰ تَقیٰ سے فَتْویٰ تَقْویٰ پڑھنا واجب ہے۔

کتابت ''الف'' کا ضابطہ:

قرآن مجید کا اپنا رسم الخط ہے جو نہ کسی دوسرے خط پر قیاس کیا جاسکتا ہے نہ اس پر کسی خط کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔

جمہور علماء کرام کا اتفاق ہے کہ اب اسی رسم الخط کی پیروی واجب ہے جو آج تک حضرت زید بن ثابت کاتب وحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ جس کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن مجید کے وقت اختیار فرمایا تھا۔

☆ **فائدہ** قرآن حکیم میں ہر جمع مزکر اور امر کے آخر میں واو کے بعد الف زائدہ لکھا ہوا ہے، لیکن صرف سورۃ التطفیف کی آیت نمبر ۲ میں ''كَالُوْهُمْ'' اور ''اَوْوَّزَنُوْهُمْ'' میں واو کے بعد الف نہیں اور بہت سے مفرد کے صیغوں میں واو کے بعد الف لکھا ہوا ہے جو قرآن مجید کے خواص میں سے ہے۔ وقد تسقط (الالف) فی مواضع للتنبیه علی اظمحلال الفصل نحو سَعَوْ فِي آيَاتِنَا۔

☆ **فائدہ** اسم اور فعل کے آخر میں جو الف واو سے بدل کر آیا ہو اور تیسری جگہ پر واقع ہو تو اسے الف کی صورت میں جیسے: دَعا، غَزا، شَكا اور جو یاء سے بدل کر آیا ہو اور تیسری جگہ پر واقع ہو تو اسے بصورت یاء لکھا جائے گا جیسے: رَمیٰ، نَھیٰ دُعیٰ۔ اگر اس کے بعد ضمیر منصوب متصل ہو تو اس وقت الف کے ساتھ لکھا جائے گا جیسے: سَقَانَا، رَمَاكَ، نَھَاہُ۔

☆ اگر اسم وفعل کے آخر میں جو الف واو سے بدل کر آیا ہو پھر چوتھی جگہ پر واقع ہو (اَلْمُعْطیٰ، اِعْطیٰ) یا پانچویں جگہ پر (اَلْمُرْتَضیٰ، اِرْتَضیٰ) یا چھٹی جگہ پر (اَلْمُسْتَدْعیٰ، اِسْتَدْعیٰ) یا یاء سے بدل کر آیا ہو پھر چوتھی جگہ پر واقع ہو (اَلْمَرْمیٰ، اِرْمیٰ) یا پانچویں جگہ پر (اَلْمُصْطَفیٰ، اِصْطَفیٰ) یا چھٹی جگہ (اَلْمُسْتَغْنیٰ، اِسْتَغْنیٰ) یا نہ واو سے بدل ہو نہ یاء سے جیسے حُبْلیٰ، قَھْقَریٰ، قَبَعْثَریٰ۔ ان سب صورتوں میں اسے یاء صورت میں لکھا جائیگا۔

☆ اگر الف رابع یا زیادہ کے بعد یاء آجائے تو پھر اسے الف کی صورت لکھا جائیگا جیسے صَدْیَا، اَحْیَا،

خَطَایَا بشرطیکہ علم نہ ہو ورنہ بصورت یاء لکھا جائے گا جیسے: یَحْیٰ۔

☆ یاء اگر فعل مضارع کے آخر میں ہو تو بصورت الف لکھا جائیگا جیسے: یَحْیَا۔ باقی یَحْیٰ صیغہ فعل مضارع از باب سَمِعَ قرآن مجید میں تین مقامات ① سورۃ نمبر ۸ آیت نمبر: ۴۲ ''وَیَحْیٰ''۔ ② سورۃ نمبر ۲۰ آیت نمبر: ۷۴ ''لَایَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰ''۔ ③ سورۃ نمبر ۸۷ آیت نمبر: ۱۳ ''ثُمَّ لَایَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰ'' بصورت یاء لکھا ہوا ہے جو قرآن مجید کے مخصوص عجائبات سے ہے جو تا قیامت باقی رہے گا۔

قانون: ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از الف مَفَاعِلُ قبل از یا و در مفرد قبل از ءا نبود آن را بہ یا مفتوحہ بدل می کنند وجوبا مگر واو کہ واقع شدہ بود در مفردش بعد الف چہارم جا چرا کہ آن ہمزہ را در جمع بواو مفتوحہ بدل کنند وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے رَخَایَا اَدَاوَا کا قانون اس کیلئے دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کیلئے چار شرطیں ہیں دوسرے حکم کیلئے پانچ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ الف کے بعد واقع ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ یہاں ہمزہ سین کے بعد واقع ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مَفَاعِلُ والے الف کے بعد واقع ہو۔ احترازی مثال قَائِلٌ یہاں ہمزہ فَاعِلٌ والے الف کے بعد واقع ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کے بعد یا ہو۔ احترازی مثال شَرَائِفُ یہاں ہمزہ کے بعد فا ہے یا نہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو۔ احترازی مثال جَوَائِئُ اس کا مفرد جَائِیَۃٌ ہے۔ یہاں صیغہ مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے ہے۔ اتفاقی مثال رَخَائِیُ سے [1] (اس کا مفرد رَخِیْوَۃٌ ہے جہاں ہمزہ بالکل نہیں) رَخَائِیُ بقانون قال رَخَایَا ہوا۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو جمع اقصیٰ میں واو مفتوح سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ

---

[1] ← خَطَائِی (اس کا مفرد ''خَطِیْئَۃٌ'' ہے جہاں ہمزہ یاء سے پہلے نہیں بلکہ یاء کے بعد ہے) سے خَطَائِیُ بعدہ بقانون قال خَطَایَا ہوا۔

الف کے بعد واقع ہو۔احترازی مثال سَئَلَ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ الف مفاعل کے بعد واقع ہو۔احترازی مثال قَائِلٌ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کے بعد یاء ہو۔احترازی مثال شَرَائِفُ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو۔احترازی مثال جَوَائِيُ اس کا مفرد جَائِيَةٌ ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ (ان چار شرطوں والا ہمزہ ایسے جمع میں ہو جس کے) مفرد میں واو چوتھی جگہ پر الف کے بعد ہو۔احترازی مثال رَخَائِيُ اسکا مفرد رِخْيَوَةٌ ہے یہاں واو چوتھی جگہ پر یاء کے بعد ہے الف کے بعد نہیں۔اتفاقی مثال اَدَائِيُ سے۔ اَدَاوِيُ پھر قَالَ سے اَدَاوىٰ۔

وضاحت اَدَائِوُ (اس کا مفرد اِدَاوَةٌ ہے بمعنی سورج جہاں واو الف کے بعد چوتھی جگہ پر ہے) بقانون دُعِيَ اَدَائِيُ پھر اس قانون سے اَدَاوِيُ بعدہ بقانون قَالَ اَدَاوىٰ ہوا۔

فائدہ رَخَايَا اصل میں رَخَايِوُ تھا پھر شرائف کے قانون سے رَخَائِوُ ہوا پھر دُعِيَ کے قانون سے رَخَائِيُ ہوا پھر اس قانون سے رَخَايِيُ ہو گیا پھر قال کے قانون سے رَخَايَا ہو گیا۔

> قانون: ہر جا کہ سہ یا در یک کلمہ جمع شوند باین طور کہ اول مدغم در ثانی وثالث متقابلہ لام کلمہ آن ثالث را حذف کنند نسیا منسیاً بشرطیکہ در تصغیر باشد ہم چنین اگر دو یا[1] جمع شوند حذف یکے جائز است چون سَيِّدٌ کہ اورا سَيْدٌ خواندن جائز است۔

اس قانون کا نام ہے رُخَيٌّ رُخَيَّةٌ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ تیسری یاء کو نسیا منسیا حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ تین یاء ہوں۔احترازی مثال حَيَّ یہاں دو یا ہیں۔اصل میں حَيِيَ تھا۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ تینوں یاء ایک کلمہ میں ہوں۔احترازی مثال حَيَّ يَعْقُوْبَ یہاں تینوں یاء ایک کلمہ میں نہیں۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ تینوں یاء جمع ہوں یعنی درمیان میں اور حرف نہ

[1] ←— **فائدہ** جہاں دو یا مقابلہ عین کلمہ کے جمع ہوں وہاں ایک یا کا حذف جائز ہے برائے تخفیف کلمہ جیسے سَيِّدٌ کو سَيْدٌ مَيِّتٌ کو مَيْتٌ پڑھنا جائز ہے۔لیکن منسوب کرتے وقت اسکا حذف واجب ہے جیسے: سَيِّدِيٌّ مَيِّتِيٌّ یہاں یاء پر تشدید پڑھنا جائز نہیں۔

ہو۔احترازی مثال یُؤَیِّدُ یہاں تینوں یاؤں کے درمیان ہمزہ ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ پہلی یاء دوسری یاء میں ادغام کیا ہوا ہو۔احترازی مثال ظُبَیِیٌ یہاں دوسری یا کو تیسری یا میں ادغام کیا گیا ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ تیسری یالام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔احترازی مثال مُقَیِّبِلٌ یہاں تیسری یا مقابلہ لام کلمہ کے نہیں بلکہ زائدہ ہے۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ صیغہ تصغیر کا ہو۔احترازی مثال حَیِّیَ مُحَیِّیٌ یہ فعل اور جاری مجریٰ فعل کے صیغے ہیں۔اتفاقی مثال رُخَیْوٌ رُخَیْوَۃٌ بقانون دُعِیَ رُخَیِّیٌ رُخَیِّیَۃٌ ہوئے۔اب تیسری یا کو حذف کر کے رُخَیٌّ رُخَیَّۃٌ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ اسم مکبر رُخَیٌّ۔ رُخَیَّۃٌ میں دو یائیں (مدغم اور مدغم فیہ) پہلے سے موجود ہیں۔ان پر جب یائے تصغیر کا اضافہ تیسری جگہ پر کیا تو رُخَیِّیٌ رُخَیِّیَۃٌ بن گئے،ان میں سے آخری یاء کو جو لام کلمہ ہے حذف کرنا واجب ہے۔

قانون: ہر واو ویا کہ واقع شود قبل تائے تانیث یا زیادۃ فَعُلَان ماقبلش واو مضموم باشد ضمہ ماقبلش رابکسرہ بدل کنند و جو با واگر غیر واو باشد آں ءا را بواو بدل کنند و واو بر حال خود ماند۔

اس قانون کا نام ہے قَوِیَۃٌ قَوِیَانٌ کا قانون۔اس کیلئے دو حکم ہیں۔ہر حکم کیلئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ واو اور یاء کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ واو اور یا ہوں۔احترازی مثال ضَرَبَۃٌ سَمِعَۃٌ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو، یا، تائے تانیث سے پہلے واقع ہوں یا زیادتی فَعُلَانِ [1] سے پہلے واقع ہوں۔احترازی مثال رَخُوَ نَھُيَ یہاں واو اور یاء کے بعد نہ تائے تانیث ہے نہ الف ونون مزید تاں ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ واو یا یاء کا ماقبل اور واو مضموم ہو۔احترازی مثال رَخُوَۃٌ، نَھُیَۃٌ، رَخُوَانِ، نَھُیَانِ۔ یہاں واو اور یاء کا ماقبل اور واو نہیں۔اتفاقی مثال واو کی قُوُوَۃٌ، قُوُوَانِ سے قُوِوَۃٌ، قُوِوَانِ۔ بعدہٗ بقانون دُعِیَ، قَوِیَۃٌ، قَوِیَانِ۔ یاء کی طَوُیَۃٌ، طَوُیَانِ سے طَوِیَۃٌ طَوِیَانِ ہوئے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یاء کو واو سے تبدیل کرنا اور واو کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ

---

[1] فَعُلَانِ سے مراد وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں الف ونون مزید تان ہیں اس کے لام کلمہ میں واو اور یاء ہوں۔

واؤ اور یاء ہوں ۔ احترازی مثال ضَرَبْتُ سَمِعْتُ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ واو اور یاء تا تانیث یا زیادتی فَعْلان سے پہلے واقع ہوں۔احترازی مثال رَخْوَ نَهُيَ -**تیسری شرط** یہ ہے کہ واؤ اور یاء کا ماقبل اور واو مضموم نہ ہو۔احترازی مثال قَوُوَةٌ قَوُوَانِ ۔طَوُيَتْ، طَوُيَانِ۔ اتفاقی مثال رَخُوَةٌ، رَخُوَانِ۔ کہ اس کو اسی طرح پڑھیں گے اور نَهُيَةٌ نَهُيَانِ میں یاء کو واو سے تبدیل کرکے نَهُوَةٌ نَهُوَانِ پڑھنا واجب ہے۔

> قانون: یا کہ واقع شود در فعل مقابلہ لام کلمہ ماقبل او مضموم باشد واو شود وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے رَمُوَ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ یاء کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ یاء مقابلہ لام کے واقع ہو۔ احترازی مثال بُيِعَ یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ فعل میں ہو۔احترازی مثال نَهُيٌ یہ اسم ہے۔**تیسری شرط** یہ ہے کہ یاء کا ماقبل مضموم ہو۔احترازی مثال رَمِيَ یہاں یا کا ماقبل مفتوح ہے۔اتفاقی مثال رَمُيَ سے رَمُوَ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ نَهُوَ، يَنْهُوْ ۔كَنَى، يَكْنُوْ اصل میں نَهُيَ، يَنْهُيُ۔ كَنِيَ ، يَكْنُيُ تھے بقانون رَمُوَ نَهُوَ، يَنْهُوْ يَكْنُوْ ہوئے پھر يَدْعُوْ کے قانون سے يَنْهُوْ، يَكْنُوْ ہوئے۔اگر يَدْعُوْ کا قانون رَمُوَ کے قانون سے پہلے جاری کریں تو پھر نَهُيَ، يَكْنُيُ ہوں گے۔بعدہٗ بقانون يُوْسِرُ يَنْهُوْ، يَكْنُوْ ہوئے۔

سوال ان دونوں تعلیلوں میں سے اولیٰ کون سی تعلیل ہے۔

جواب تبدیلی دوقسم کی ہوتی ہے ① ذاتی ② صفتی۔ذاتی تبدیلی زیادہ اولیٰ ہے کہ پہلے رَمُوَ کا قانون جاری کریں پھر يَدْعُوْ کا ورنہ لازم آئے گا صفت کا ذات پر مقدم ہونا اور یہ جائز نہیں۔كذافي الشافيه- ویسے تبدیلی بھی حذف حرکت سے اولیٰ ہے۔

فائدہ ناقص اور لفیف کے ابواب میں باب تفعیل کا مصدر وجوباً تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جبکہ مہموز اللام کے ابواب میں جوازاً۔ناقص کی مثال تَزْكِيَةٌ تَنْقِيَةٌ۔مہموز اللام کی مثال تَخْطِئَةٌ، تَخْطِيْئٌ۔

قوانین مہموز

قانون: ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش متحرک باشد ہمزہ دردیگر کلمہ ماسوائے ہمزہ مطلقاً آن ہمزہ ساکن رابوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً بشرطیکہ باعث تحریکش موجودنباشد۔

اس قانون کا نام ہے یَامَنُ یُوْمِنُ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ سُئِلَ یہاں ہمزہ متحرک ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مظہر ہو۔ احترازی مثال سَئَّلَ یہاں مدغم ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو احترازی مثال اِذْهَبْ اُءْ مُرْ یہاں ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے جب ہمزہ وصلی کو حذف کریں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال یَئْمُمُ ادغام کی صورت میں ہمزہ متحرک ہوکر یَئُمُّ[1] ہوجائے گا یہاں ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود ہے۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل اگر ہمزہ ہے تو جدا جدا کلمہ میں ہوں اگر ماقبل ہمزہ نہیں تو پھر مطلقاً یعنی ہمزہ اور اس کا ماقبل ایک کلمہ میں ہوں یا جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال اَءْمَنَ یہاں ہمزہ کا ماقبل ہمزہ ایک کلمہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال یَأمَنُ[2] سے یَامَنُ پڑھنا واجب ہے۔ یُؤْمِنُ سے یُوْمِنُ

---

[1] یَئْمُمُ کو یَامُمُ پڑھنا ممتنع ہے یَئُمُّ پڑھنا واجب ہے کیونکہ ہمزہ کا الف سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ اور میم کو میم میں ادغام کرنا واجب ہے۔ پس وجوب کی رعایت اولیٰ ہے۔ اسی طرح یَئْوُسُ سے یَئُوْسُ جہاں تعلیل اور تخفیف متقابل ہوں تو تعلیل کو ترجیح دی جاتی ہے۔

[2] اس قانون کی امثلہ اتفاقی تین قسم کی ہیں۔ (۱) ہمزہ ساکن کا ماقبل ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہوں جیسے یَقْرَءُ اِءْ زِرْ۔ لَنْ یَقْرَءَ۔ اِءْ زِرْ۔ یِقَارِءِ اِءْ زِرْ ہمزہ وصلی درج کلام میں گرگیا۔ بعدہٗ ہمزہ ساکن کو موافق حرکت ماقبل کے حرف علت سے تبدیل کرکے یَقْرَءُ وْزِرْ۔ لَنْ یَقْرَءَ آزِرْ یِقَارِءِ یْ زِرْ پڑھنا جائز ہے۔ (۲) ہمزہ ساکن کا ماقبل غیر ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے یَقُوْلُ اِءْ ذَنْ لِیْ۔ اِلَى الْهُدَى اِءْ تِنَا۔ وَالَّذِ اُءْ تُمِنَ ہمزہ وصلی درج کلام میں گرجانے کے بعد یَقُوْلُوْ ذَنْ لِّیْ اِلَى الْهُدَى تِنَا۔ وَالَّذِیْتُمِنَ پڑھنا جائز ہے۔ (۳) ہمزہ ساکن کا ماقبل ہمزہ نہ ہو اور ایک کلمہ میں ہوں جیسے یَأْخُذُ یُؤْخَذُ مِأْخَذٌ سے یَاخُذُ یُوْخَذُ مِیْخَذٌ پڑھنا جائز ہے۔

مِتْمَنٌ سے مِيْمَنٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون: ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ما قبلش دیگر ہمزہ متحرک باشد از آن کلمہ آن ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوبا بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد اگر ہمزۂ اول وصلی باشد در درج کلام می افتد و ہمزۂ ثانی بصورت خود عودمی کند وجوبا مگر کُلْ خُذْ مُرْ شاذ اند [1]۔

اس قانون کا نام ہے اٰمَنَ اُوْمِنَ کا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں۔

پہلے حکم کیلئے پانچ شرطیں ہیں۔ دوسرے حکم کیلئے سات شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ یہاں ہمزہ مفتوح ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مظہر ہو۔ احترازی مثال سَئَّلَ یہاں مدغم ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ ساکن سے پہلے ایک اور ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال

---

[1] ←: **سوال** کُلْ، مُرْ، خُذْ، امر حاضر معلوم کے یہ تینوں صیغے اصل میں أُءْ كُلْ اور أُءْ مُرْ اور أُءْ خُذْ تھے پس مذکورہ قانون کے مطابق واجب تھا کہ دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل لتے حالانکہ استعمال میں دونوں ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ **جواب** قولِ اول: ان تینوں میں دوسرے ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس حذف کیا گیا ہے۔ رہا پہلا ہمزہ دوسرے ہمزہ کے حذف کے بعد مابعد متحرک ہوا تو اب اس کی ضرورت نہیں رہی لہذا وہ بھی گر گیا۔ البتہ مُرْ میں اہل زبان نے یہ شاذ صیغہ بھی استعمال کیا گیا ہے اور گاہے گاہے اصل صیغہ أُوْمُرْ بھی استعمال کیا گیا ہے دونوں کا استعمال درست ہے قرآن کریم میں وارد ہے: وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ۔ حدیث پاک میں ہے: مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ۔ اور دونوں فصیح کلام ہیں۔ قولِ ثانی: ان تین شاذ صغیوں کے بارے میں علمائے صرف کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ شاذ نہیں بلکہ قانون قلب کے تحت بنائے گئے صیغے ہیں أُءْكُلْ۔ أُءْمُرْ۔ أُءْخُذْ کا ہمزہ فائے کلمہ سے اٹھا کر عین کلمہ بنا دیا گیا اور عین کلمہ کو ان کی جگہ لے آئے تو صیغہ أُكْءُلْ۔ أُمْءُرْ۔ أُخْءُذْ بن گیا۔ پھر يَسَلُ کا قانون وجوبا جاری ہوا تو صیغے كُلْ۔ مُرْ۔ خُذْ۔ بن گئے۔ ہمزہ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے لفظاً حذف ہو گیا۔ یاد رہے کہ يَسَلُ کا قانون بنیادی طور پر جوازی ہے مگر قلب کے بعد اس کا اطلاق مقلوب صیغے میں واجب ہو جاتا ہے۔ كُلْ، خُذْ میں قلب وجوبی ہے اس لئے وہ تو قلب کے بعد يَسَلُ کے قانون سے كُلْ، خُذْ دائمی طور پر بن گئے۔ لیکن مُرْ میں قلب واجب نہیں بلکہ جائز ہے، لہذا جب قلب کریں گے تو وجوبا مُرْ کہیں گے اور جب قلب نہیں کریں گے تو اس کا اصل صیغہ وأُءْ مُرْلوٹ آئیگا۔ (بداية الصرف)۔

اِقْرَءْ أُنْتُمِرَ ہمزہ وصلی گر گیا تو دونوں ہمزے ساکن ہوگئے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزے ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال یَقْرَءُ ءِ زِرُ یہاں ہمزہ ساکن کا ماقبل اور ہمزہ متحرک ایک کلمہ میں نہیں۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال اَئِمَّۃُ اصل میں اَءْمِمَۃُ تھا ادغام کی صورت میں ہمزہ متحرک ہوجائیگا۔ اتفاق مثال اَءْ مَنَ اُءْ مِنَ اِءْمَانٌ سے آمَنَ اُوْمِنَ اِیْمَانًا پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کو گرا کر ہمزہ ثانیہ کو اپنی اصلی حالت پر لانا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ ساکن ہو احترازی مثال سَئَلَ **دوسری شرط** یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال سَئَّلَ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ ساکن کا ماقبل اور ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال اِقْرَءْ اُنْتُمِرَ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزہ ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال یَقْرَءُ اءْ زِرْ۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال اَءِمُّ۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ پہلا ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال اَءْ مَنَ۔ یہاں پہلا ہمزہ قطعی ہے۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ ہمزہ وصلی درمیان کلام میں واقع ہو۔ احترازی مثال اُءْ تُمِنَ یہاں ہمزہ وصلی درج کلام میں واقع نہیں۔ اتفاقی مثال خَالِدُ اءْ تُمِنَ۔ اس قانون کے حکم اول سے ہمزہ ساکن حرف علت سے تبدیل ہوا تو خَالِدُ اُوْتُمِنَ ہوگیا تو اب خَالِدُ اُوْتُمِنَ میں ہمزہ وصلی ساقط ہوگیا اور دوسرے ہمزہ (جو ہمزہ وصلی کی وجہ سے مثال اول میں واو سے وجوبا تبدیل ہو چکا تھا) پھر سے اپنی اصلی شکل میں واپس آگیا تو اب خَالِدُ نْتُمِنَ پڑھنا واجب ہے اسی حکم کے تحت۔

قانون: ہر ہمزہ مفتوحہ کہ ماقبلش مضموم یا مکسور باشد یا ہمزہ در دیگر کلمہ باشد وماسوائے ہمزہ مطلقاً ہمزہ مفتوحہ را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً

اس قانون کا نام ہے مِیَرٌ غُلَامُہ وَحَمَدُ کا قانون۔ اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ ہمزہ مفتوحہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مفتوحہ ہو۔ احترازی مثال سُئِلَ یہاں ہمزہ مکسور ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ماقبل اسی ہمزہ کا مضموم

یامکسور ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل اگر ہمزہ ہے تو پھر جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال اُئَیْدِمُ یہاں دونوں ہمزے ایک کلمہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال [1] مِئْرٌ سے مِیْرٌ بمعنی کینہ ودشمنی۔ جُئْنٌ سے جُوْنٌ بمعنی ظرفے از ظروف عطار کہ دران خوشبو دارند۔ سُؤَالٌ سے سُوَالٌ۔

قانون: ہرجا کہ دو ہمزہ متحرکہ جمع شوند در یک کلمہ اگر یکے از ایشان مکسور باشد ثانی را بہ یا بدل کنند وجوبا سوائے اَئِمَّةٌ [2] کہ درین جا جائز است واگر ہیچ یکے ایشان مکسور نباشد ثانی را بواو مفتوحہ بدل کنند وجوبا مگر اُءْکْرِمُ شاذ است۔

اس قانون کا نام ہے اُوَیْدِمٌ جَاءٍ شَاءٍ کا قانون۔ اس کیلئے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کیلئے چار چار شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ ثانی ہمزہ کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ دو ہمزے ہوں احترازی مثال سَئَلَ یہاں ایک ہمزہ ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزے متحرک ہوں۔ احترازی مثال اَءْمَنَ یہاں ایک متحرک ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزے جمع ہوں ایک کلمہ میں۔ احترازی مثال یَقْرَءُ اَبُوْكَ۔ یہاں ایک کلمہ میں نہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزوں میں سے ایک مکسور ہو۔ احترازی مثال

---

[1] ہمزہ کا ماقبل ہمزہ ہے تو جدا جدا کلمہ میں ہوں جیسے یَجِیْءُ اَحْمَدُ سے یَجِیْءُ وَحْمَدُ۔ بِقَارِءِ اٰیْتُكَ سے بِقَارِءِ یٖیْتُكَ اگر ہمزہ کا ماقبل ہمزہ نہیں تو پھر مطلقاً یعنی ہمزہ اور اس کا ماقبل ایک کلمہ میں ہوں۔ جیسے مِئْرٌ جُئْنٌ سے مِیْرٌ جُوْنٌ یا جدا جدا کلمہ میں ہوں جیسے یَضْرِبُ اَبُوْكَ سے یَضْرِبُ وَبُوْكَ۔ بِضَارِبِ اٰیْتُكَ سے بِضَارِبِ یٖیْتُكَ پڑھنا جائز ہے۔

[2] اَئِمَّةٌ اصل میں اَئْمِمَةٌ تھا یہ جمع ہے اِمَامٌ کی پہلی میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور میم کو میم میں ادغام کیا تو اَئِمَّةٌ ہو گیا۔

سوال (بر حکم اول) اَئِمَّة میں جمیع شرائط کے باوجود حکم قانون کیوں جاری نہیں کیا گیا۔ **جواب** ① قرآن مجید میں جہاں بھی یہ ہمزہ ہے تو مذکور ہے۔ جیسے کلام مجید میں ہے: اَئِمَّةً یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ۔ حدیث شریف میں ہے: اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ۔ ② ہمزہ ثانی کی حرکت عارضی ہے۔ اس لئے قانون وجوبا جاری نہیں ہوتا۔ **سوال** (بر حکم ثانی) اُءْکْرِمُ میں جمیع شرائط موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا۔ **جواب** ① ہمزہ ثانی کو خلاف قیاس حذف کیا گیا لکثرۃ الاستعمال تو ہمزہ ایک ہی رہ گیا اور قانون میں دو ہمزوں کا ہونا شرط ہے۔ ② ہمزہ ثانیہ کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے جہاں ہمزہ دوم اصلی ہو یہاں دونوں ہمزے زائد ہیں۔

فائدہ اُءْکْرِمُ سے مراد ہر صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم از باب افعال۔

اُئَیْدِمٌ یہاں کوئی بھی مکسور نہیں۔اتفاقی مثال جَائِیٌ شَائِیٌ سے جَائِیٌ شَائِیٌ ہوئے (اصل میں جَایِئٌ تھا قَائِلٌ کے قانون کے تحت یاء کووجوبا ہمزہ سے بدلا تو جَائِئٌ ہوگیا پھر زیر بحث قانون کے تحت دوسرے ہمزہ کو وجوبا یاء سے تبدیل کیا تو جَائِیٌ ہوگیا جو حقیقت میں ہمزہ تھا وہ یاء بن گیا اور جو حقیقت میں یاء تھا وہ ہمزہ بن گیا، پھر) بقانون یَدْعُوْ یَرْمِیْ جَائِیْنٌ شَائِیْنٌ ہوئے پھر التقائے ساکنین سے جَاءٍ شَاءٍ ہوئے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ ثانیہ کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ دو ہمزے ہوں احترازی مثال سَئَلَ۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزے متحرک ہوں احترازی مثال اَءْ مَنَ۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزے جمع ہوں ایک کلمہ میں۔احترازی مثال یَقْرَءُ اَبُوْكَ۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ دونوں ہمزوں میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو۔احترازی مثال جَاءٍ یہاں ایک مکسور ہے۔اتفاقی مثال اَءَ ادِمُ اُئَیْدِمٌ ہمزہ ثانی کو واو سے تبدیل کرکے اَوَادِمُ اُوَیْدِمٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون: ہر ہمزہ متحرک کہ ماقبلش ساکن مظہر قابل حرکت باشد سوائے یائے تصغیر ونونِ انفعال وواوَ ویامدّہ زائدہ در یک کلمہ حرکت آن ہمزہ رانقل کردہ ماقبل دادہ جوازاً ہمزہ راحذف کنندوجوبا مگر مَرَاَةٌ شاذ است۔

اس قانون کا نام ہے یَسَلُ کا قانون۔اس کیلئے ایک حکم اور سات شرطیں ہیں۔چار وجودی تین عدمی۔

حکم یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دینا جائز ہے پھر ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ متحرک ہو۔احترازی مثال یَأْمَنُ یہاں ہمزہ ساکن ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل ساکن ہو۔احترازی مثال سَئَلَ یہاں ہمزہ کا ماقبل متحرک ہے۔**تیسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ مظہر ہو۔احترازی مثال سَأَّلَ یُسَئِّلُ یہاں ہمزہ مدغم ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل قابل حرکت ہو۔احترازی مثال سَائَلَ تَسَاءُلاً یہاں ہمزہ کا ماقبل الف ہے جو کہ قابل حرکت نہیں۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل یائے تصغیر نہ ہو[1] احترازی

---

[1] یہاں صرف یائے تصغیر کی نفی ہے اگر ہمزہ کے ماقبل میں یا ہے لیکن تصغیر کی نہیں تو قانون جاری ہوجائے گا جیسے شَیْئٌ سے شَیٌ۔

مثال سُوَيْئِلٌ اُفَيْئِسٌ یہاں ماقبل ہمزہ یا تصغیر کی ہے۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل نون باب انفعال کا نہ ہو۔ احترازی مثال اِنْئَطَرَ یہاں ہمزہ کا ماقبل نون انفعال ہے۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کا قبل واو یا یاء مدہ[1] زائدہ ایک کلمہ میں نہ ہو[2] احترازی مثال خَطِیْئَۃٌ مَقْرُوْءَۃٌ یہاں ہمزہ کا ماقبل واو، یا مدہ زائدہ ایک کلمہ میں ہے۔ اتفاقی مثال یَسْئَلُ سے یَسَلُ۔

فائدہ ① مَرْئَۃٌ شاذ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مَرْءَۃٌ میں مذکورہ قانون سے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے گی پھر قانون کے مطابق ہمزہ کا حذف کرنا واجب ہوجاتا ہے، لیکن اہل عرب اس ہمزہ کو جوازاً بھی حذف کرنے کے لئے تیار نہیں بلکہ یہاں حذف کے بجائے اس ہمزہ کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اور اسکو الف سے بدل کر مَرَاۃٌ پڑھتے ہیں تاکہ مَرَّۃٌ (بتشدید الرَّاء) کے ساتھ التباس نہ آئے۔

فائدہ ② مادہ رُؤْیَۃٌ کے مجرد مزید فیہ کے جمیع افعال میں نقل حرکت اور حذف ہمزہ دونوں واجب ہے اور اسمائے مشتقہ میں نقل حرکت قانون کے مطابق جائز ہے پھر حذف ہمزہ واجب ہے۔ چنانچہ باب افعال کے اسم فاعل میں آپ مُرْءٍ بھی پڑھ سکتے ہیں اور مُرٍ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

فائدہ ③ مَلَکٌ (فرشہ) اصل میں مَأْلَکٌ تھا (اَلِکَ کے باب سے) اس میں قاعدہ قلب جاری کیا تو فاء کو عین کی جگہ اور عین کلمہ کو فاء کی جگہ لا کر مَلْئَکٌ بنادیا گیا پھر یَسَلُ والے قانون کے تحت ہمزہ کی حرکت نقل کر کے

---

① :← ہمزہ کے ماقبل میں واو یا یاء مدہ اصلی ہوں تو بھی قانون جاری ہوجائے گا جیسے سُوْءٌ، سِیْئَۃٌ سے سُوْسِیَۃٌ اگر ہمزہ کے ماقبل میں واو یا یاء زائدہ برائے الحاق ہیں تب بھی قانون جاری ہوجائے گا۔ جیسے جَیْئَلَ (کفتار) جَوْءَبٌ (فراخ چشم) سے جَیَلَ جَوَبٌ ۔ ھذا ما ظھر لی فی ھذا الباب واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

② :← اگر واو یا یاء مدہ زائدہ اور ہمزہ جدا جدا کلمہ میں ہیں تو وہاں قانون جاری ہوجائے گا جیسے بَاعُوْا اَمْوَالَھُمْ کو بَاعُوَمْوَالَھُمْ۔

سوال ہمزہ قطعی والے قانون کا تقاضا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ والا ہمزہ باقی رہے اس قانون کا تقاضا ہے کہ حذف ہوجائے۔ یہاں دونوں قوانین میں تضاد معلوم ہوتا ہے۔ **جواب** ہمزہ قطعی کے قانون میں ہمزہ کو باقی رکھنے کی شرط ہے کہ بغیر نقل حرکت کے اور اس قانون میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا بعدہ ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے تضاد تب ہوتا کہ جہت واحد ہوتا ہمزہ قطعی میں ہمزہ کو باقی رکھنے کی جہت اور ہے یہاں پر ہمزہ کو حذف کرنے کی جہت اور ہے لہذا ان دونوں قوانین میں کوئی تضاد نہیں۔

ہمزہ کو حذف کیا تو مَلَكٌ بن گیا اس لئے اسکی جمع مذکر مَلَائِكَةٌ آتی ہے ورنہ تو ملک کی جمع اَمْلَاكٌ یا مُلُوْكٌ اوزان پر آنی چاہئے تھی۔

قانون: ہر ہمزہ واقع شود بعد از یائے تصغیر و واو و یاءِ مدہ زائدہ در یک کلمہ آن ہمزہ را جنس ماقبل کردہ جوازاً ادغام می کنند وجوبا۔

اس قانون کا نام ہے اُفَيِّسٌ خَطِيَّةٌ مَقْرُوَّةٌ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور دو شرطیں کامل ہیں۔

حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی جنس کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہمزہ یائے تصغیر کے بعد ہو۔ احترازی مثال اِنْتَطَرَ یہاں ہمزہ نون انفعال کے بعد ہے۔ اتفاقی مثال اُفَيْئِسٌ سے اُفَيِيْسٌ کرنا جائز ہے اُفَيِّسٌ پڑھنا واجب ہے۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل واو، یا ، یاء مدہ زائدہ ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال بَاعُوْا اَمْوَالَهُمْ. اِضْرِبِىْ اَحْمَدَ. یہاں ہمزہ جدا کلمہ میں ہے اور اس کا ماقبل واو مدہ زائدہ جدا کلمہ میں ہے۔ اتفاقی مثال مَقْرُوْئَةٌ خَطِيْئَةٌ کو مَقْرُوْوَةٌ خَطِيْيَةٌ پڑھنا جائز ہے جنس کو جنس میں ادغام کرکے مَقْرُوَّةٌ خَطِيَّةٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون: ہر دو ہمزہ کہ جمع شوند در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف اول ساکن ثانی متحرک باشد آن را بیاء بدل کنند وجوبا۔

اس قانون نام ہے قِرْءٍ يٌ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ ہمزہ ثانی کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ دو ہمزے جمع ہوں۔ احترازی مثال اِقْرَءْ یہاں جمع نہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ کلمہ موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں۔ احترازی مثال سَئَّلَ تَسَئَّلَ یہاں کلمہ موضوع التضعیف میں ہیں [1]۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ پہلا ہمزہ ساکن ثانی متحرک ہو۔ احترازی مثال اَءِ مَنَ یہاں پہلا متحرک دوسرا ساکن ہے۔ اتفاقی مثال قِرْءٍ ءٌ ہمزہ ثانی کو یاء سے تبدیل کرکے

---

[1] ← موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں یعنی باب تفعیل اور تفعّل کے عین کلمہ میں نہ ہوں کہ ادغام اس سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتا ہے

قِرَءِیٌ پڑھنا واجب ہے پھر یُوْمِنُ والے قانون سے قِرَائٌ پڑھنا جائز ہے۔

قانون: ہر ہمزہ متحرکہ منفردہ را کہ ماقبلش نیز متحرک باشد بآن حرکت بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً نزد بعض۔

اس قانون کا نام ہے سَاَلَ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے نزد اخفشؒ۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ متحرک ہو احترازی مثال یَأْمَنُ یہاں ساکن ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ منفرد یعنی اکیلا ہو۔ احترازی مثال أَئِمَّۃٌ یہاں دو ہمزے ہیں۔

تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو۔ احترازی مثال یَسْئَلُ یہاں ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ ہمزہ پر جو حرکت ہے ماقبل پر بھی وہی حرکت ہو۔ احترازی مثال سُئِلَ۔ یہاں ہمزہ مکسور ہے ماقبل اس کا مضموم ہے۔ اتفاقی مثال سَئَلَ سے سَالَ، کُفُؤٌ سے کُفُوٌ۔ مُسْتَهْزِئِيْنَ سے مُسْتَهْزِيِيْنَ۔

قانون: ہر ہمزہ منفردہ مکسورہ کہ ماقبلش حرکت مضموم باشد و مضموم بعد از کسرہ بواو و یاء بدل شود جوازاً نزد اخفش۔

اس قانون کا نام ہے سُوِلَ مُسْتَهْزِيُوْنَ کا قانون۔

اس کیلئے دو حکم ہیں ہر حکم کیلئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو واو سے تبدیل کرنا جائز ہے نزد اخفشؒ۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ ہو احترازی مثال أَئِمَّۃٌ۔ یہاں دو ہمزہ ہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مکسور ہو۔ احترازی مثال سَئَلَ یہاں ہمزہ مفتوحہ ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ اس ہمزہ کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال سَئِمَ یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال سُئِلَ سے سُوِلَ۔ غُلَامُ اِبْرَاهِيْمَ سے غُلَامُ وِبْرَاهِيْمَ پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو یا سے تبدیل کرنا جائز ہے نزد اخفشؒ۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ ہو احترازی مثال اَئِیْدِمُ یہاں دو ہمزے ہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مضموم ہو۔ احترازی مثال سُئِلَ یہاں ہمزہ مکسور ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ اس ہمزہ کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال یَذْرَءُ یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال مُسْتَهْزِءُوْنَ سے مُسْتَهْزِيُوْنَ ۔ بِجَبَلِ أُحُدٍ سے بِجَبَلِ يُحُدٍ پڑھنا جائز ہے۔

قانون: ہر ہمزہ وصلیہ مفتوحہ کہ داخل شود بر آن ہمزہ استفہام آن ہمزہ را با الف بدل کردہ شود وجوبا بمع باقی داشتن التقائے ساکنین۔

اس قانون کا نام ہے آلْحَسَنَ آلْئٰنَ کا قانون۔ اس کیلئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کو الف سے تبدیل کر کے التقائے ساکنین کو باقی رکھنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال ءَاَنْذَرْتَهُمْ یہاں ہمزہ قطعی ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مفتوح ہو۔ احترازی مثال اِكْتَسَبَ یہاں مکسور ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ وصلی پر ہمزہ استفہام کا داخل ہو۔ احترازی مثال جَاءَ الْحَسَنُ یہاں ہمزہ استفہام کا داخل نہیں ہوا ہے۔ اتفاقی مثال ءَ اَلْحَسَنَ سے آلْحَسَنُ ۔ ءَ اَلْاٰنَ سے آلْاٰنَ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ ہمزہ اسم جلالہ پر جب ہمزہ استفہام قسمیہ داخل ہو تو ہمزہ وصلی کو (دفع التباس کے لئے) الف سے بدلنا واجب ہے اور التقائے ساکنین کو برقرار رکھنا بھی واجب ہے۔

جیسے: آللّٰه لَتَرْجِعَنَّ قَبْلَ الْمَغْرِبِ؟

مضاعف یعنی متجانسین کا قانون

قانون: ہرگاہ کہ دو حرف متجانسین اگر جمع شوند در اول کلمہ ثلاثی مجرد یا رباعی ادغام ممتنع است و در اول کلمہ ثلاثی مزید فیہ جائز است در ماضی مطلقاً سوائے مضارع چرا کہ در مضارع وقتے جائز است کہ حاجت بہمزہ وصلی نیفتد واگر ہر دو متجانسین در اول کلمہ نباشد واول ساکن ثانی متحرک باشد ادغام واجب است بوجود پنج شرائط۔ اول اینکہ آن متجانسین دو ہمزہ در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف نباشد چون قِرَءٌ کہ در اصل قِرْءٌ بود۔ دوم اینکہ اول متجانسین ہاء وقف نباشد چون اَغْرَہْ ھِلَالٌ ۔سوم اینکہ اول متجانسین مدہ مبدل بابدال جائز نباشد چون رِئْیًا کہ در اصل رِءْ یًا بود۔ چہارم اینکہ اول متجانسین مدہ در آخر کلمہ نباشد چنانکہ فِیْ یَوْمٍ۔ پنجم این کہ ادغام باعث التباس یک وزن قیاسی بدیگر وزن قیاسی نباشد چنانچہ قُوْوِلَ تُقُوْوِلَ کہ ملتبس می شود بقُوِّلَ وَتُقُوِّلَ واگر آن متجانسین ہر دو متحرک باشد ادغام واجب است بوجود نہ شرائط۔اول اینکہ اول متجانسین مدغم فیہ نباشد چنانچہ حَبَّبَ دوم این کہ یکے از متجانسین زائدہ برائے الحاق نباشد چنانچہ جَلْبَبَ شَمْلَلَ ۔سوم اینکہ اول متجانسین تا افتعال نباشد چنانچہ اِقْتَتَلَ چہارم اینکہ آن متجانسین دو واو در باب اِفْعِلَالَ نباشد چنانچہ اِرْعَوٰی کہ در اصل اِرْعَوَوَ بود۔پنجم این کہ ہیچ یکے از متجانسین مقتضی اعلال نباشد چنانچہ قَوٰی کہ در اصل قَوِوَ بود۔ ششم اینکہ حرکت ثانی عارضی نباشد چون اُرْدُدِالْقَوْمَ ۔ہفتم اینکہ آن متجانسین در دو کلمہ نباشد چو مَکَّنَنِیْ واگر در دو کلمہ باشد پس اگر ماقبل متحرک یا لین غیر مدغم باشد ادغام جائز ورنہ ممتنع ۔ہشتم اینکہ آن متجانسین دو یا نباشد چون حَيِیَ رُمَیِّیَانِ ۔نہم اینکہ آن متجانسین در اسم بر یک از ین پنج اوزان نباشد چون فَعَلٌ (سَبَبٌ) فَعِلٌ (رَدِدٌ) فُعُلٌ (سُرُرٌ) فِعَلٌ (عِلَلٌ) فُعَلٌ (دُرَرٌ) سوائے مصدر حرف مدغم ش رابیابدل کنند وجو باچون دِیْنَارٌ شِیْرَازٌ کہ در اصل دِنَّارٌ شِرَّازٌ بودند۔

اس قانون کا نام ہے مضاعف یعنی متجانسین کا قانون۔اس کیلئے دو حکم ہیں پہلے حکم کیلئے تین شرطیں ہیں۔ دوسرے حکم کیلئے شرطوں کی دو جماعتیں ہیں۔پہلی جماعت کیلئے سات شرطیں ہیں اور دوسری کیلئے گیارہ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ متجانسین حروف کا ادغام کرنا جائز ہے۔ **پہلی شرط** یہ ہے کہ دونوں متجانسین اول کلمہ میں جمع ہوں احترازی مثال مَدَدَ یَمْدُدُ۔ یہاں آخر کلمہ میں جمع ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ ثلاثی مجرد رباعی کے اول میں نہ ہو۔ احترازی مثال دَدَنٌ ضَضْرَبَ۔ کیونکہ ثلاثی مجرد رباعی کے اول میں ادغام کرنا ممتنع ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ اگر کلمہ ثلاثی مزید فیہ کے اول میں ہیں مضارع کے علاوہ میں مطلقاً[1] اور مضارع میں اس شرط کے ساتھ کہ ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑے۔ احترازی مثال تَتَضَارَبُ تَتَصَرَّفُ۔ یہاں ادغام کی صورت میں اِتَّضَارَبُ اِتَّصَرَّفُ ہوں گے۔ تفاقی مثال تَتَرَّكَ سے اِتَّرَّكَ۔ فَتَتَرَّكَ سے فَتَّتَرَّكَ۔ مضارع کی مثال فَتَتَضَارَبُ ، فَتَتَصَرَّفُ سے فَتَّضَارَبُ، فَتَّصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ متجانسین حروف کا ادغام کرنا واجب ہے۔

جماعت اول: **پہلی شرط** یہ ہے کہ متجانسین اول کلمہ میں نہ ہوں۔ احترازی مثال تَتَرَّكَ یہاں اول کلمہ میں ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ متجانسین میں سے پہلا ساکن ثانی متحرک ہو۔ احترازی مثال اِمْتَدِدْ۔ یہاں پہلا متحرک ثانی ساکن ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ وہ متجانسین دو ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف کے اندر نہ ہوں۔ احترازی مثال قِرَءْءٌ یہاں دونوں ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف کے اندر ہیں۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ پہلا متجانسین ہاوقف کی نہ ہو[2] احترازی مثال اَغَرَّهْ هِلَالٌ۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ پہلا متجانسین مدہ جوازی قانون سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال رِيْيَا کہ اصل میں رِئْيَا تھا۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ پہلا متجانسین مدہ

---

① ← اجتماع متجانسین اول کلمہ ماضی میں عام ہے بصورت ادغام ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو یا نہ جیسے تَتَارَكَ تَتَرَّكَ سے اِتَّارَكَ اِتَّرَّكَ یافَتَتَارَكَ فَتَتَرَّكَ سے فَتَّارَكَ فَتَّرَّكَ پڑھنا جائز ہے۔ باقی مضارع کیلئے شرط یہ ہے کہ تا مضارعت سے پہلے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑے جیسے فَتَتَنَزَّلُ سے فَتَّنَزَّلُ۔ قَالُوْا تَتَنَزَّلُ سے قَالُوا تَّنَزَّلُ۔

② ← ہائے وقف میں وجہ عدم تعلیل یہ ہے کہ ہاانفصال کو چاہتا ہے اگر ادغام کریں تو ہا کا فائدہ جو کہ انفصال ہے وہ باقی نہیں رہتا ہے۔

آخر کلمہ میں نہ ہو[1] احترازی مثال فِيْ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَالَنَا۔ یہاں متجانسین یا اور واو مدہ آخر کلمہ میں ہیں۔
ساتویں شرط یہ ہے کہ ادغام باعث التباس نہ ہو یعنی اگر ادغام کرتے ہیں تو ایک وزن قیاسی کا التباس دوسرے قیاسی وزن سے ہوجاتا ہے احترازی مثال قُوْوِلَ تُقُوْوِلَ (باب مفاعلة وباب تفاعل) کا التباس بصورت ادغام قُوِّلَ تُقُوِّلَ باب تفعیل وباب تفعّل سے ہوتا ہے۔ اتفاقی مثال اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ سے اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ۔ مِنْ نَا۔ عَنْ نَا سے مِنَّا عَنَّا پڑھنا واجب ہے۔

جماعت دوم: پہلی شرط یہ ہے کہ متجانسین اول کلمہ میں نہ ہوں۔ احترازی مثال تَتَرَّكَ یہاں متجانسین اول کلمہ میں ہیں۔ **دوسری شرط** یہ ہے کہ دونوں متجانسین متحرک ہوں۔ احترازی مثال اِمْتَدِدْ یہاں دوسرا ساکن ہے۔ **تیسری شرط** یہ ہے کہ پہلا حرف متجانسین کا مدغم فیہ نہ ہو۔ احترازی مثال حَبَّبَ یہاں پہلا مدغم فیہ ہے۔ **چوتھی شرط** یہ ہے کہ کوئی متجانسین زائدہ الحاق کیلئے نہ ہوں[2] احترازی مثال جَلْبَبَ شَمْلَلَ۔ **پانچویں شرط** یہ ہے کہ کوئی متجانسین تا افتعال کی نہ ہو۔ احترازی مثال اِقْتَتَلَ یہاں تاء باب افتعال کی ہے اگر اول متجانسین تاء افتعال ہو تو ادغام کرنا جائز ہے واجب نہیں۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ متجانسین دو واو[3] باب افعلال کے اندر نہ ہوں احترازی مثال اِرْعَوىٰ اصل میں اِرْعَوَوَ تھا۔ **ساتویں شرط** یہ ہے کہ کوئی متجانسین مقتضی اعلال نہ ہو۔ احترازی مثال قَوِيَ کہ

---

(1) ⟵ اول متجانسین اگر مدہ نہیں تو قانون جاری ہوجائے گا جیسے اُوْوَنَصَرُوْا اصل میں اُوْوَنَصَرُوْا تھا۔ اگر اول متجانسین مدہ آخر کلمہ میں نہیں تو ادغام واجب ہے جیسے مَدْعُوٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔

(2) ⟵ جہاں تکرار حرف الحاق کیلئے ہو تو وہاں بھی ادغام جائز نہیں جیسے شَمْلَلَ میں لام ثانی دَحْرَجَ کی ہموزن کرنے کی خاطر لائی گئی ہے۔ الحاق کہتے ہیں ثلاثی میں ایک حرف کا اضافہ کرکے رباعی کے ہم وزن بنایا جائے یا رباعی میں ایک حرف کا اضافہ کرکے خماسی کا ہموزن بنایا جائے تا کہ جو معاملہ ملحق کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی معاملہ ملحق بہ کے ساتھ کیا جائے۔

(3) ⟵ **سوال** اِرْعَوىٰ اصل میں ارعَوَوَ تھا تمام شرائط موجود ہونے کے باوجود ادغام کیوں نہیں کیا گیا ہے۔

جواب جہاں ادغام واعلال کا تعارض ہو وہاں اعلال کو مقدم رکھا جاتا ہے کیونکہ اعلال میں خفت زیادہ ہے تو ارعویٰ میں بھی خفت زیادہ حاصل ہونے کی وجہ سے قال کا قانون جاری کرکے اعلال کو مقدم رکھا گیا ہے۔

اصل میں قَوِوَ تھا۔ یہاں واو ثانی مقتضی اعلال ہے۔ **آٹھویں شرط** یہ ہے کہ دوسرے متجانسین کی حرکت عارضی نہ ہو[1] احترازی مثال اُرْدُدِ الْقَوْمَ اصل میں اُرْدُدْ اَلْقَوْمَ تھا۔ یہاں دال ثانی کی حرکت عارضی ہے۔ بوجہ التقائے ساکنین کے۔ **نویں شرط** یہ ہے کہ وہ متجانسین ایک کلمہ میں ہوں[2] احترازی مثال مَكَّنَنِيْ ایک کلمہ میں نہیں کیونکہ یہاں نون ثانی وقایہ کی ہے یہ دو کلمہ میں ہیں۔ **دسویں شرط** یہ ہے کہ وہ متجانسین دو یا نہ ہوں۔ احترازی مثال حَيِيَ رُمْيِيَانِ۔ یہاں متجانسین دو یا ہیں، اس میں ادغام واجب نہیں ہاں البتہ دیکھا جائیگا کہ یاء ثانی کی حرکت کسی عامل ناصب کی وجہ سے آئی ہے جیسے: لَنْ يَحْيِيَ تو ادغام ممتنع ہے، اسی طرح اگر یاء ثانی کی حرکت تاء تانیث یا الف نون زائدتان کی وجہ سے آئی ہے تب بھی ادغام ممتنع ہے جیسے: مُحْيِيَةٌ، مُحْيِيَانِ، رُمْيِيَانِ، ورنہ ادغام صرف جائز ہوگا۔ **گیارہویں شرط** یہ ہے کہ متجانسین اسم میں ان پانچ اوزانوں فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فِعَلٌ، فُعَلٌ میں سے نہ ہوں۔ احترازی مثال سَبَبٌ۔ رِدِدٌ۔ سُرُرٌ۔ عِلَلٌ۔ دُرَرٌ۔ اتفاقی مثال مَدَدَ فَرَرَ سے مَدَّ. فَرَّ۔ يَمْدُدُ سے يَمُدُّ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ متجانسین جب متحرک ہو اور ماقبل انکا ساکن ماسواء الف کے ہو تو اول متجانسین کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں جیسے يَمْدُدُ سے يَمُدُّ۔ اگر متجانسین کی ماقبل الف ہو تو صرف ادغام کرتے ہیں جیسے حَاجِجٌ سے حَاجٌّ۔ اگر متجانسین کا ماقبل متحرک ہو تو نقل حرکت اور حذف حرکت دونوں جائز ہے جیسے فُرِرَ سے فَرَّ فُرَّ۔ اگر متجانسین کا ماقبل لین ہو تو حذف حرکت متعین ہے نقل حرکت جائز نہیں جیسے ثَوْبُ بَشَرَ سے ثَوْبَّشَرَ پڑھیں گے۔

---

[1] حرکت عارضی نہ ہو کیونکہ حرکت عارضی سکون کے حکم میں ہے یہ شرط صرف اہل حجاز کے نزدیک ہے بنو تمیم والے ادغام کرتے ہیں۔

[2] اگر دو متجانسین دو کلموں میں ہوں تو ادغام کرنا واجب تو نہیں مگر جواز کی دو صورتیں ہیں (1) متجانسین کا ماقبل متحرک ہو جیسے لاتَأْمَنُنَا سے لاتَأْمَنَّا مَكَّنَنِيْ سے مَكَّنِّيْ اگر متجانسین کا ماقبل میں پہلا متحرک نہیں تو ادغام ممتنع ہے جیسے قَوْمُ مَالِكٍ یا متجانسین دو ہمزہ متعدد کلمہ میں ہیں تو بھی ادغام ممتنع ہے۔ جیسے قَرَءَ اَبُوْكَ۔ (2) متجانسین دو کلمہ میں ہوں اور ماقبل لین غیر مدغم ہو تو اس صورت میں بھی ادغام جائز ہے۔ جیسے ثَوْبُ بَشَرٍ سے ثَوْبَّشَرٍ پڑھنا جائز ہے۔

احکام قلب

قلب مکانی ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم و مؤخر کرنے کو کہتے ہیں، قلب مکانی کلام عرب میں بکثرت واقع ہوتی رہتی ہے تاکہ اس تقدیم و تاخیر سے ثقل ختم ہوجائے، جب موزون میں قلب ہوا ہو تو وزن بھی قلب کیا جائیگا تاکہ حروف اصلیہ کے ترتیب پر تنبیہ ہوجائے جیسے آدُرٌ بروزن اَعْفَلٌ کہ اصل میں اَدْءُرٌ مہموز العین تھا۔

یہ قلب کا قانون صرف ایک کلمہ تک محدود نہیں بعض دفعہ دو کلمات میں بھی قلب کا قانون جاری کردیا جاتا ہے جیسے: آیۂ کریمہ: فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ ۔ میں کیا گیا ہے۔" قَابَ "کمان کے درمیان آنے والے ڈنڈے کو کہا جاتا ہے۔ یہاں مقصود یہ ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فاصلہ محض اتنا تھا جتنا ایک کمان کے ڈنڈوں کی مسافت ہوتی ہے۔ تو اصل جملہ یوں بنتا تھا فَكَانَ قَابَيْ قَوْسٍ ،یعنی قَاب کو تثنیہ اور قَوْس کو واحد ہونا چاہئے تھا مگر قلب کے قاعدے کے تحت تثنیہ کے حقدار قَابَ کو واحد اور واحد کے حقدار قَوْسٍ کو تثنیہ کر کے کلام میں ایک نیا حسن پیدا کیا گیا جو قرآن مجید کا اعجاز ہے۔

قلب مکانی کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) فاکلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو فاکلمہ کی جگہ میں رکھیں جیسے آبَارٌ (یہ جمع ہے بِئْرٌ کی بمعنی کنواں) اصل میں اَبْئَارٌ بروزن اَفْعَالٌ تھا پھر "ہمزہ" کو "با" کی جگہ میں اور "با" کو "ہمزہ" کی جگہ میں لائے تو اَءْبَارٌ ہوا پھر بقانون آمن او من ہمزہ کو الف سے بدلا تو آبَارٌ بروزن اَعْفَالٌ ہوا۔

(۲) عین کلمہ کو لام کلمہ کی جگہ میں اور لام کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ میں لے جائیں جیسے قِسِيٌّ (یہ جمع ہے قَوْسٌ کی بمعنی کماں) اصل میں قُوُوْسٌ بروزن فُعُوْلٌ تھا پھر واو اول کو سین کی جگہ اور سین کو واو اولی کی جگہ لے گئے تو کلمہ قُسُوْوٌ بروزن فُلُوْعٌ ہوا پھر اَدْلٍ کے دونوں قانون جاری ہوئے تو قِسِيٌّ بنا۔

(۳) لام کلمہ کو فاکلمہ کی جگہ اور فاکلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو لام کلمہ کی جگہ رکھدیں۔ جیسے اَشْيَاءُ (یہ جمع ہے شَيْءٌ کی بمعنی چیز) اصل میں شَيْئَاءُ بروزن فَعْلَاءُ اجوف یائی مہموز اللام تھا پھر "لام" کو "فا" کی جگہ اور "فا" کو "عین" کی جگہ اور "عین" کو "لام" کی جگہ رکھا تو کلمہ اَشْيَاءُ بروزن لَفْعَاءُ ہوگیا نہ بروزن اَفْعَالُ کیونکہ اَشْيَاءُ کلام عرب میں غیر منصرف ہے اَفْعَالُ وزن نکالنے کی صورت میں کلمہ کا غیر منصرف ہونا بغیر کسی سبب کے لازم

آتا ہے اور یہ ناجائز ہے کہ کلمہ غیر منصرف ہو لیکن غیر منصرف کا کوئی سبب اس میں نہ پایا جاتا ہو۔ اس لئے صرفی حضرات نے اس میں قلب تسلیم کیا ہے تاکہ آخر میں ہمزہ ممدودہ (سبب غیر منصرف جو کہ اثر میں دو کے برابر ہے) ہو تو بعد از قلب کلمہ اَشْيَاءُ بروزن لَفْعَاءُ ہو جائیگا مثل حَمْرَاءُ کے۔

قلب مکانی کے پہچاننے کے چند طریقے ہیں

① اصل سے جس کلمہ میں تغیر ہوا ہو وہ مصدر کے حروف کے ترتیب کے موافق نہ ہو جیسے نَاءَ يَنَاءُ مصدر اسکا نَأْيٌ مہموز العین اور ناقص یائی ہے تو معلوم ہوا کہ ماضی اور مضارع میں قلب ہوا ہے کہ اصل میں نَيَءَ يَنْيَئُ اجوف یائی مہموز اللام تھے بروزن فَلَعَ يَفْلَعُ پھر ان میں تعلیل کی گئی تو نَاءَ يَنَاءُ ہو گئے۔

② نظائر سے جس کلمہ میں تغیر ہوا ہو اس مادہ کے دوسرے کلموں میں حروفوں کی ترتیب مختلف ہو، جیسے جَاهٌ اسکے نظائر جیسے وِجْهَةٌ جِهَةٌ مُوَاجِهَةٌ تَوْجِيْهٌ (سب مثال واوی ہیں) کی ترتیب مختلف ہے تو معلوم ہوا کہ جَاهٌ اصل میں وَجْهٌ تھا پھر فا کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو فا کلمہ کی جگہ رکھا تو کلمہ جَوْهٌ ہو گیا۔ حروفوں کی تقدیم و تاخیر کی وجہ سے حرکتوں میں بھی تغیر لایا گیا تو کلمہ جَوَهٌ بروزن عَفَلٌ بنا پھر بعد از تعلیل جَاهٌ ہو گیا۔

③ عدم تعلیل سے جہاں دو کلموں میں لفظا اور معنی اشتراک ہو ما سواء تقدم و تاخر کے لیکن ان میں سے ایک کلمہ میں باوجود شرائط موجود ہونے کے تعلیل نہ ہوا ہو اور دوسرے کلمہ میں شرائط کے معدوم ہونے کی وجہ سے تعلیل نہ ہوا ہو۔ جیسے أَيِسَ میں یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود تعلیل نہیں ہوا ہے تو اس عدم تعلیل سے معلوم ہوا کہ اس میں قلب ہوا ہے اصل میں يَئِسَ تھا فا کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو فا کلمہ کی جگہ رکھا تو کلمہ أَيِسَ بروزن عَفِلَ ہو گیا۔

④ دو ہمزوں کا جمع ہونا۔ قلب نہ ماننے کی صورت میں امام خلیل نحویؒ کے نزدیک دو ہمزوں کا جمع ہونا لازم آئیگا اور یہ ناپسندیدہ ہے۔ جیسے جَاءٍ اصل میں جَايِئٌ اجوف یائی مہموز اللام تھا قلب نہ کرنے کی صورت میں جَاءِءٌ بَائِعٌ کی طرح ہوتا لیکن دو ہمزوں کے جمع ہونے کی کراہت سے بچنے کی خاطر قلب کیا عین کلمہ کو لام کلمہ کی جگہ پر اور لام کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ پر رکھدیا تو کلمہ جَاءِيٌ بروزن فَالِعٌ ہوا پھر داعٍ کی طرح تعلیل کیا تو جَاءٍ ہو گیا۔

⑤ کلمہ کا غیر منصرف ہونا۔ قلب نہ کرنے کی صورت میں کلمہ کا بغیر کسی سبب کے غیر منصرف ہونا لازم آجائے اور یہ ناجائز ہے جیسے اَشْيَاءُ۔

مزید اسکی تفصیل بالا گزر چکی ہے۔

مُعِینُ الطُّلابُ

فی

خواصِ الابوابُ

ناشر

دار العلوم خضدار بکس ۲۰ ٹاؤن شپ خضدار بلوچستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد میں فرق

ثلاثی مجرد کے مصادر ایسے کثیر الاوزان ہیں کہ کسی وزن کو کسی باب سے اختصاص نہیں اور غیر ثلاثی مجرد میں مصدر کیلئے عام طور پر ایک وزن خاص ہے پس ثلاثی مجرد میں مصدر سے تعیین باب کا ہونا التباس کی وجہ سے متعذر ہے اور غیر ثلاثی مجرد میں التباس کا کوئی محل نہیں اس واسطے ابواب ثلاثی مجرد کے امتیاز کیلئے ماضی اور مضارع کے وزن کو مشترکاً (نام) دستور قرار دیا اور ابواب غیر ثلاثی مجرد کے امتیاز کیلئے مصدر کے وزن کو دستور (نام) قرار دیا۔ ثلاثی مجرد کے ابواب کیلئے کوئی قاعدہ نہیں سماع پر موقوف ہیں۔ ماضی ثلاثی مجرد کے عین کلمہ کی تین حرکتیں ہیں اور مضارع ثلاثی مجرد کے عین کلمہ کی بھی تین حرکتیں ہیں تو تین کو تین میں ضرب دینے سے نو باب باعتبار قیاس کے ہو سکتے ہیں مگر ان میں سے تین ابواب یعنی فَعُلَ یَفْعِلُ (بضم عین ماضی وکسر عین مضارع) اور فَعُلَ یَفْعَلُ (بضم عین ماضی وفتح عین مضارع) اور فَعِلَ یَفْعُلُ (بکسر عین ماضی وضم مضارع) غیر مستعمل ہیں باقی چھ ابواب رہے جن میں سے تین (فَعَلَ یَفْعِلُ ۔فَعَلَ یَفْعُلُ۔ فَعِلَ یَفْعَلُ) اصول ہیں اور تین (فَعَلَ یَفْعَلُ۔ فَعِلَ یَفْعِلُ۔ فَعُلَ یَفْعُلُ) فروع ہیں۔ پس اگر کسی مادہ مجرد کی ماضی تم کو معلوم ہو تاہم مضارع کے عین کلمہ کی حرکت میں لغت کی طرف رجوع کرو اپنے قیاس سے کسی حرکت کی تعیین مت کرو۔ ماضی مضموم العین کیلئے متعین ہو چکا ہے کہ اس کا مضارع مضموم العین ہوگا۔ علم صرف والوں نے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کے واسطے شناختیں (خاصیتیں) مقرر کی ہیں، مگر یاد رکھیں کہ لغت کو مدار شناخت بنانا بہتر اور اولیٰ ہے۔

خاصیت باب فَعَلَ یَفْعِلُ

اظہار مبالغہ: باب مفاعلہ کے معنی مصدری میں جب دو فریق شریک ہوں پھر دونوں برابر رہینگے یا ایک غالب ہوگا لیکن جب ایک فریق ان میں سے غالب ہو۔ اور متکلم اس کے غلبہ کا اظہار کرنا چاہے تو اس وقت اس غلبہ کو ظاہر کرنے کیلئے اس فعل کو باب مفاعلہ کے بعد ضَرَبَ یَضْرِبُ کے وزن پر لایا جائے گا۔ بشرطیکہ مذکورہ فعل ہفت اقسام میں سے مثال واوی یا مثال یائی یا اجوف یائی یا ناقص یائی ہو ہر ایک کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

مثال واوی: جیسے وَاعَدَنِیْ فَوَعَدْتُّهٗ میرے اور اسکے درمیان جب بھی وعدہ ہوا ہے پس میں ایفائے وعدہ میں اس سے جیت گیا ہوں۔

یا جیسے یُوَاعِدُنِیْ فَاَعِدُهٗ میرے اور اسکے درمیان جب بھی وعدہ ہوتا ہے تو میں ایفائے وعدہ میں اس سے جیت جاتا ہوں۔

مثال یائی : جیسے یَاسَرَنِیْ فَیَسَرْتُهٗ۔

اجوف یائی: جیسے بَایَعَنِیْ فَبِعْتُهٗ۔

ان چار صورتوں کے ماسواء میں غلبہ بیان کرنے کیلئے باب فَعَلَ یَفْعُلُ استعمال ہوگا۔

خاصیت باب فَعَلَ یَفْعُلُ

اظہار مبالغہ: جب دو فریق میں سے کسی ایک کا غلبہ بیان کرنا ہو اور باب مفاعلہ کے بعد کسی فعل کو اسی غرض کیلئے لانا ہو تو وہ فعل باب فَعَلَ یَفْعُلُ سے آئیگا خواہ اصل وضع میں کسی اور باب سے ہی مستعمل ہو۔ جیسے ضَارَبْتُهٗ فَضَرَبْتُهٗ۔ مجھ میں اس میں مار پٹائی ہوئی پس میں نے اس کو مار لیا یعنی میں غالب ہو گیا۔ یُضَارِبُنِیْ فَاَضْرُبُهٗ مجھ میں اس میں مار پٹائی ہوتی ہے تو میں اس کو مار لیتا ہوں یعنی میں غالب ہو جاتا ہوں۔ ضَرَبَ مضارع مکسور العین ہے مگر یہاں اَضْرُبُهٗ بضم الراء کہیں گے نہ کہ اَضْرِبُهٗ بکسر الراء۔

باب مفاعلہ کے بعد ایک فریق کا غلبہ ظاہر کرنا ہو تو اکثر باب فَعَلَ یَفْعُلُ ہی آتا ہے بشرطیکہ ہفت اقسام

میں مثال واوی مثال یائی اجوف یائی ناقص یائی نہ ہو کیونکہ ان چار صورتوں میں غلبہ بیان کرنے کیلئے فعل کو باب ضَرَبَ سے لایا جائیگا۔

خاصیت باب فَعِلَ یَفْعَلُ

یہ باب بیشتر لازم ہوا کرتا ہے وہ الفاظ جو رنج، اور خوشی غم اور بیماری اور رنگ، اور عیوب اور حلیہ جسمانی پر دلالت کرتے ہوں وہ اکثر اسی باب سے آتے ہیں جیسے حَزِنَ یَحْزَنُ (غمگین ہونا)۔

فَرِحَ یَفْرَحُ (خوش ہونا) سَقِمَ یَسْقَمُ (بیمار ہونا) سَوِدَ یَسْوَدُ (کالا ہونا) عَوِرَ یَعْوَرُ (کانا ہونا) حلیہ جسمانی سے مراد وہ علامات ہیں جو اعضاء ظاہری میں دیکھی جاتی ہوں جیسے بَلِجَ یَبْلَجُ (کشادہ آبرو ہونا)۔

خاصیت باب فَعَلَ یَفْعَلُ

جتنے الفاظ اس باب سے آتے ہیں ان کے عین کلمہ یا لام کلمہ کی جگہ پر حروف حلقیہ میں کسی ایک حرف کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ عین کلمہ یا لام کلمہ کا حرف حلقی میں سے ہونا اس کی دلیل نہیں کہ وہ لفظ اسی باب سے ہے جیسے وَعَدَ یَعِدُ نَزَعَ یَنْزِعُ عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں کلمہ حرف حلقی ہے لیکن باب فتح سے نہیں مثال کے طور پر یوں سمجھیں کہ ہر کتاب کیلئے کاغذ کا ہونا ضروری ہے لیکن ہر کاغذ کیلئے کتاب کا ہونا ضروری نہیں۔ یعنی جہاں بھی فتح کا باب ہوگا اس کے عین یا لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف حلقی کا ہونا ضروری ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس کلمہ کے عین کلمہ یا لام کے مقابلہ میں حرف حلقی ہو وہ ضرور باب فتح سے ہو بلکہ دوسرے ابواب سے بھی ہوسکتا ہے۔ اگر عین کلمہ و لام کلمہ دونوں ہم جنس ہوں تو وہ لفظ اسی باب سے نہیں ہوسکتا۔ ایسے الفاظ جن میں عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں ہم جنس ہوں سوائے لُبَّ اور حُبَّ دونوں لفظوں کے اور نہیں سنے گئے۔

خاصیت باب فَعِلَ یَفْعِلُ

صحیح میں سے اس باب کے وزن پر صرف دو لفظ حَسِبَ یَحْسِبُ اور نَعِمَ یَنْعِمُ مستعمل ہیں صحیح کے علاوہ جو الفاظ اس باب سے مستعمل ہیں وہ بھی معدود ہیں جیسے وَمِقَ مِقَةً (دوست رکھنا) وَرِثَ وَرْثاً (وارث ہونا)

وَثِقَ وُثُوقاً (اعتماد رکھانا) وَفِقَ وَفْقاً (موافق ہونا) وَرِعَ وَرْعاً (پرہیزگار رہونا) وَرِمَ وَرْماً (سوجنا) وَرِیَ وَرْیاً (چقماق کا آگ نکالنا) وَلِیَ وَلْیاً (قریب ہونا) وَغِرَ وَغْراً (کینہ رکھنا) وَحِرَ وَحْراً (بغض رکھنا) وَلِہَ وَلْہاً (غمگین ہونا) وَہِلَ وَہْلاً ایسی چیز کی طرف وہم جانا جسکا ارادہ نہ ہو) وَغِمَ وَغْماً (کسی کے لئے نعمت کی دعا کرنا) وَطِیءَ وَطْئاً (روندنا) یَئِسَ یَأْساً (ناامید ہونا) یَبِسَ یُبْساً (خشک ہونا)۔

خاصیت باب فَعُلَ یَفْعُلُ

یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور صفات خلقیہ کیلئے مخصوص ہے صفات خلقیہ کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) **صفت خلقیہ:** وہ صفت جو موصوف کے ساتھ پیدائشی ہو اس میں کسب کا کوئی دخل نہ ہو جیسے حَسُنَ یَحْسُنُ حَسَناً (حسین ہونا) قَبُحَ یَقْبُحُ قَبَاحَۃً (بدصورت ہونا) حسن بدصورتی صفات پیدائشی ہیں ان میں کسب کا کوئی دخل نہیں۔

(۲) **صفت خلقیہ حکمیہ:** وہ صفت جو موصوف کے ساتھ پیدائشی تو نہ ہو لیکن بار بار تجربہ اور مشق سے وہ موصوف کے ساتھ لازم ہوگئی ہو جیسے فَقُہَ یَفْقُہُ فَقَاہَۃً (فقیہ ہونا) تو فقاہت اگرچہ پیدائشی صفت تو نہیں لیکن بار بار کے تجربہ و مشق سے پیدائشی صفت کی طرح لازم ہو جاتی ہے اور جدا نہیں ہوتی۔

مجرد باب کو مزید باب بنانے سے ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں

تعدیہ: فعل لازم کو متعدی کرنا۔ اگر فعل مجرد میں لازم ہوگا تو باب مزید میں وہ متعدی بیک مفعول ہوگا۔ جیسے جَلَسَ زَیْدٌ مجرد باب سے لازم ہے یعنی بیٹھا زید۔ مزید کے باب میں لانے سے وہ متعدی بیک مفعول ہوگا جیسے اَجْلَسْتُ زَیْداً میں نے زید کو بٹھایا۔ اگر فعل مجرد میں متعدی بیک مفعول ہے تو باب مزید میں لانے سے وہ متعدی بدو مفعول ہوجائیگا جیسے حَفَرَ زَیْدٌ نَھْراً۔ زید نے نہر کھودی مزید کے باب میں لانے سے وہ متعدی بدو مفعول ہوجائیگا جیسے اَحْفَرْتُ زَیْداً نَھْراً میں نے زید سے نہر کھودوائی۔ اگر فعل مجرد میں متعدی بدو مفعول ہے تو مزید میں لانے سے وہ متعدی بسہ مفعول ہوجائیگا جیسے عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً میں نے زید کو فاضل جانا مزید کے باب

میں لانے سے وہ متعدی بہ مفعول ہوگا جیسے اَعْلَمْتُ عمراً زیداً فَاضِلاً میں نے عمر کو بتلادیا کہ زید فاضل ہے وہ زید۔

تَصْیِیْر: مفعول کو صاحب ماخذ بنادینا ماخذ وہ ہے جس سے فعل بنایا جائے چاہے وہ مصدر ہو یا جامد۔ جیسے اَشْرَكَ النَّعْلَ۔ اس نے تسمہ دار جوتا بنایا۔ ماخذ شِرَاكٌ بمعنی تسمہ۔

تعریض: لغت میں کنایہ سے بات کرنا اصطلاح میں مفعول کو ماخذ کے محل اور موقع میں لے جانا۔ جیسے اَبَعْتُ الحِمَارَ۔ میں گدھے کو بیچنے کی جگہ (منڈی) لے گیا۔ اسکا ماخذ بَیْعٌ ہے اس جگہ ماخذ سے مراد وہ چیز ہے جس سے اس باب کے مصدر کو بنایا ہو۔

وجدان: فاعل کے کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف کرنا جیسے اَبْخَلْتُهٗ۔ میں نے اسے بخیل پایا یعنی بخل والی صفت سے متصف پایا اس میں ماخذ بُخْلٌ ہے۔

ابتداء: کسی فعل کا ابتداء اسی باب سے آنا بغیر اس کے کہ وہ فعل ثلاثی مجرد سے آیا ہو جیسے اَوْقَلَ بمعنی جلدی کی یہ مجرد سے بالکل نہیں آتا۔ اور اگر وہ مادہ مجرد سے آیا ہو تو وہاں وہ معنی نہ ہو جو معنی مزید میں ہے جیسے اَشْفَقَ وہ ڈرا۔ اس کا مجرد شفقت باب سَمِعَ سے مستعمل ہے بمعنی مہربان ہونا)

اتخاذ: ① فاعل کا ماخذ کو بنانا جیسے تَبَوَّبَ زَیْدٌ زید نے دروازہ بنایا ماخذ اس کا بَابٌ بمعنی دروازہ ہے۔

② یا فاعل کا کسی چیز کو ماخذ میں لینا جیسے تَاَبَّطَ زَیْدُ الْکِتَابَ زید نے کتاب کو بغل میں لیا ماخذ اِبْطٌ ہے بمعنی بغل۔

③ یا فاعل کا کسی چیز کو ماخذ بنانا جیسے تَوَسَّدَ زَیْدُ الْحَجَرَ زید نے پتھر کو تکیہ بنایا اسکا ماخذ وِسَادَۃٌ بمعنی تکیہ ہے۔

اشتراک: دو شخصوں کا کسی کام میں شریک ہونا ان میں ہر ایک باعتبار معنی فاعل بھی ہو اور مفعول بھی لیکن باعتبار لفظ ایک فاعل ہوگا دوسرا مفعول جیسے ضَارَبَ زَیْدٌ عَمْرواً زید اور عمر نے ایک دوسرے کو مارا یہاں زید اور عمر دونوں

مارنے میں شریک ہیں یعنی زید نے عمر کو مارا اور عمر نے زید کو لیکن معنی کے اعتبار سے ہر ایک فاعل بھی ہے اور مفعول بھی، لیکن لفظ کے اعتبار سے صرف زید فاعل اور عمر و مفعول ہے۔

اقتضاب: کسی فعل کی ابتداء اسی باب سے ہونا اور ثلاثی مجرد مطلقاً کسی باب سے نہ آتا جیسے تَبَخْتَرَ معنی اکڑ کر چلنا۔

الباس ماخذ: فاعل کا کسی چیز کو ماخذ پہنانا جیسے جَلَّلَ الْفَرَسَ اس نے گھوڑے کو جھول یعنی زین پہنائی۔ ماخذ جُلٌّ ہے۔

بلوغ: فاعل کا ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا برابر ہے کہ ماخذ زمان ہو یا مکان ہو یا مرتبہ ہو۔ زمان کی مثال جیسے: اَصبَحَ زَیْدٌ زید صبح کے وقت آیا اس میں ماخذ صُبحٌ ہے۔ مکان کی مثال جیسے خَیَّمَ وہ خیمے میں آیا اس میں ماخذ خیمہ ہے۔ مرتبہ کی مثال جیسے اَعْشَرَةِ الدَّرَاھِمُ دراہم دس کے (عدد) مرتبہ کو پہنچے اس میں عَشَرَةٌ ماخذ ہے۔

تحوّل: فاعل کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا۔ مثال اول جیسے تَنَصَّرَ رَجُلٌ ایک جوان نصرانی ہو گیا ماخذ نَصْرَانِیْ ۔ فاعل رَجُلٌ ہے جو کہ عین ماخذ یعنی نصرانی ہو گیا۔ مثال دوئم جیسے تَبَحَّرَ وہ وسعت علم میں دریا کی مانند ہو گیا ماخذ اسکا بَحْرٌ ہے۔

تجنب: فاعل کا ماخذ سے پرہیز اور کنارہ کرنا جیسے تَأَثَّمَ زَیْدٌ زید نے گناہ سے پرہیز کیا زَیْدٌ فاعل ہے اور ماخذ اسکا اِثْمٌ ہے بمعنی گناہ یعنی زید نے گناہ سے اپنے آپکو بچا لیا۔

تحویل: فاعل کا مفعول کو ماخذ یا مثل ماخذ بنا دینا۔ ماخذ بنانے کی مثال جیسے نَصَّرَ رَجُلاً اسنے ایک جوان کو نصرانی بنا دیا اسکا ماخذ نصرانی ہے۔ مثل ماخذ بنانے کی مثال جیسے خَیَّمْتُ الرِّدَاءَ میں نے چادر کو (اوپر کھینچ کر) خیمہ کی مثال بنایا۔

تخلیط: فاعل کا مفعول کو ماخذ سے آراستہ کرنا جیسے ذَهَّبْتُ الْاِنَاءَ میں نے برتن کو سونے سے آراستہ کیا

ماخذ ذَھَبٌ ہے جس سے برتن کومزین کیا گیا ہے۔

تخییر: فاعل کا کسی فعل کو اپنی ذات کیلئے کرنا جیسے اِکْتَلْتُ الشَّعِیْرَ میں نے جو اپنے لئے تولا اور اسی قبیل سے ہے قول باری تعالیٰ: اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ۔

تخییل: فاعل کا اپنی ذات میں ماخذ کا حصول دکھانا یا جتانا جس سے صرف دکھاوا مقصود ہو حقیقت میں وہ حاصل نہ ہو فاعل کو اسکا حصول مطلوب ہو جیسے تَمَارَضَ اس نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا۔ تَجَاھَلَ اس نے اپنے آپ کو جاہل ظاہر کیا۔ حقیقت میں جاہل نہیں تھا اسکا ماءخذ جَہَالَتٌ ہے۔

تدریج: فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ بار بار کرنا۔ اور یہ دو قسم پر ہے۔ اول یہ کہ اس کام کا ایک دفعہ حاصل ہونا ممکن ہے جیسے تَجَرَّعَ الْمَاءَ اس نے پانی کو گھونٹ گھونٹ کر پیا ماخذ جُرْعَۃٌ ہے بمعنی گھونٹ۔ انسان پانی ایک دفعہ پی سکتا ہے۔ دوم یہ ہے کہ اسکا ایک دفعہ حاصل ہونا ناممکن ہو جیسے تَحَفَّظَ الْقُرْآنَ اس نے قرآن شریف کو تھوڑا تھوڑا یاد کیا ماخذ حِفْظٌ ہے قرآن کریم کو ایک دفعہ حفظ کرنا ناممکن ہے۔

تصرف: فاعل کا ماخذ کے حصول میں کوشش کرنا جیسے اِکْتَسَبَ الْفَضْلَ اس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی ماخذ کَسْبٌ ہے

فائدہ اِکْتساب اور کَسب میں فرق یہ ہے کہ کسب کسی شئی کا حاصل کرنا جس طور سے بھی وہ حاصل ہو بخلاف اِکْتِسَابٌ کے کہ وہ کسی شئی کا کوشش سے حاصل کرنا ہے۔

تعمل: فاعل کا ماخذ کو اس کام میں لانا جس کام کیلئے وہ بنایا گیا ہے۔ پھر یہ تین قسم پر ہے۔

(۱) اول یہ کہ ماءخذ فاعل کے ساتھ اس طرح ملا ہوا ہو کہ الگ بالکل محسوس ہی نہ ہو جیسے تَدَھَّنَ وہ تیل کو کام میں لایا یعنی جسم پر ملا اسکا ماءخذ دُھْنٌ بمعنی تیل ہے۔

(۲) دوم یہ کہ ماخذ فاعل کے ساتھ ملا ہوا ہو لیکن الگ محسوس ہوتا ہو۔ جیسے تَتَرَّسَ وہ ڈھال کو کام میں لایا یعنی ڈھال سے اپنے آپکو چھپایا ماخذ تُرْسٌ بمعنی ڈھال ہے یہاں ڈھال بدن کے ساتھ متصل ہے لیکن الگ محسوس

ہوتا ہے۔

(۳) سوم یہ کہ ماخذ فاعل کے ساتھ متصل نہ ہو بلکہ قریب ہو جیسے تَخَیَّمَ اس نے خیمہ کو کام میں لایا یعنی خیمہ کو نصب کیا ماخذ خَیْمَةٌ ہے۔

تکلف: فاعل کا اپنے آپکو ماخذ کے حصول میں بناوٹ یا تصنع ظاہر کرنا جو حقیقت میں اس کو حاصل نہ ہو جیسے تَشَجَّعَ زَیْدٌ زید نے اپنے آپ کو بہادر ظاہر کیا ماخذ اس کا شُجَاعَةٌ ہے بمعنی بہادری یعنی زید حقیقت میں بہادر نہیں تھا لیکن بتکلف اپنے آپکو بہادر ظاہر کیا۔

فائدہ تکلف اور تخیّل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں حصول ماخذ فاعل کا مقصود ہوتا ہے یعنی فاعل اپنے اندر ماخذ کے حصول کی کوشش اور خواہش کرتا ہے۔

مگر تخیّل میں فاعل کا ماخذ کو حاصل کرنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی غرض کی وجہ سے اپنے آپکو ظاہراً ماخذ کے ساتھ متصف کرتا ہے محض دکھاوا مطلوب ہوتا ہے۔

حسبان: فاعل کا کسی چیز کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ ماخذ کے معنی کے ساتھ متصف ہے جیسے اِسْتَحْسَنْتُ زَیْداً میں نے اس کو نیک گمان کیا ماخذ حُسْنٌ ہے بمعنی نیک۔

فائدہ حسبان اور وجدان میں فرق یہ ہے کہ وجدان میں یقین پایا جاتا ہے اور حسبان میں گمان وشک۔

حینونت: (یہ حِیْنٌ سے مشتق ہے بمعنی وقت) فاعل کا ماخذ کے وقت میں واقع ہونا یا اس وقت میں پہونچنا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کے کٹنے کا وقت آگیا ماءخذ حِصَادٌ ہے۔

سلب ماخذ: فاعل کا کسی چیز (مفعول) سے ماخذ کو دور کرنا پس اس وقت فعل متعدی ہوگا جیسے لفظ شَکیٰ زَیْدٌ ثلاثی مجرد سے بمعنی زید نے شکایت کی اور اَشْکَیْتُ زَیْداً باب افعال سے بمعنی میں نے زید کی شکایت دور کی۔اس کی ماءخذ شِکَایَةٌ ہے جیسے زید سے دور کیا گیا۔

صیرورت: صیرورت کے تین معنی ہیں اول فاعل کا صاحب ماخذ ہونا جیسے اَلْبَنَ البَقَرُ گائے دودھ والی ہوئی ماخذ لَبَنٌ ہے۔دوم فاعل کا کسی ایسی چیز کا مالک ہونا کہ وہ چیز ماخذ کے ساتھ متصف ہو جیسے اَجْرَبَ الرَّجُلُ ایک

مرد خارشی اونٹ کا مالک ہوا ماخذ جَرْبٌ ہے اَلرَّجُلُ جو کہ فاعل ہے ایسے اونٹ کا مالک ہوا جو جَرْبٌ (خارش) ماخذ کے ساتھ متصف ہے۔سوم فاعل کا زمانہ ماخذ یا مکان ماخذ میں کسی چیز والا ہونا جیسے اَخْرَفَتِ الشَّاةُ بکری موسم خریف میں بچہ والی ہوئی ماخذ خَرِيْف ہے یہ ایک موسم کا نام ہے جو گرمی اور سردی کے زمانہ کے درمیان تین مہینوں کا ہوتا ہے۔

طلب: فاعل کا ماخذ کو طلب کرنا جیسے اِسْتَطْعَمْتُهُ میں نے اس سے کھانا طلب کیا ماخذ طَعَامٌ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ میں اللہ کریم سے بخشش مانگتا ہوں ماخذ مَغْفِرَةٌ ہے بمعنی بخشش۔

قصر: اختصار کی غرض سے مرکب تام سے ایک کلمہ کو مشتق کرنا تاکہ متکلم کو کلام کے نقل کرنے میں اختصار حاصل ہو جائے جیسے هَلَّلَ بَكْرٌ بمعنی بکر نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس میں هَلَّلَ وہ کلمہ جیسے اختصار کی خاطر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مرکب تام سے اشتقاق کے طور پر بنایا گیا ہے۔ رَجَّعَ اس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا۔

لزوم: باب انفعال ہمیشہ لازم ہوتا ہے چاہے اسکا مجرد بھی لازمی ہو جیسے اِنْفَرَحَ (خوش ہوا) اسکا مجرد فَرِحَ (خوش ہوا) بھی لازمی ہے، یا اسکا مجرد متعدی ہو جیسے اِنْصَرَفَ (وہ پھرا) اسکا مجرد صَرَفَ بمعنی پھیرا یہ متعدیہ ہے۔جمہور علماء کے نزدیک اس باب کا متعدی ہونا ضروری ہے۔

علاج: اس باب کا ان افعال میں سے ہونا جن میں ظاہری اعضاء یعنی ہاتھ پاؤں کے وغیرہ کا اثر ہو اور اس معنی کا ادراک حواس ظاہری سے ہو سکے جیسے اِنْكَسَرَ زَيْدٌ بَابًا (زید نے دروازہ کو توڑ دیا) اس میں اعضاء ظاہری کا اثر محسوس ہو رہا ہے۔

لیاقت: فاعل کا ماخذ کے لائق ہونا جیسے اَلَامَ الْفَرْءُ بمعنی سردار ملامت کے لائق ہوا اَلَامَ اصل میں اَلْوَمَ تھا ماخذ اسکا لَوْمٌ ہے بمعنی ملامت۔

مبالغہ: کسی امر کی کیفیت یا اس کی مقدار کو بیاں کرنا۔اسکی تین قسمیں ہیں۔① مبالغہ فعل کی کیفیت میں ہو جیسے صَرَّحَ الْاَمْرُ معاملہ خوب واضح ہوا یا صَرَّحَ زَيْدُ الْاَمْرَ زید نے نفس معاملہ کو خوب واضح کیا۔یہ لازم اور متعدی

دونوں طرح سے آتا ہے۔ یا نفس فعل کی مقدار میں ہو جیسے جَوَّلَ زَیْدٌ زید بہت گھوما یعنی زید نے کئی چکر کاٹے۔ ② مبالغہ فاعل میں ہو جیسے مَوَّتَ الْاِبِلُ۔ بہت اونٹ مرے یہاں مبالغہ اَلْاِبِلُ فاعل میں ہے یعنی اونٹ کثرت سے مرے۔ ③ مبالغہ مفعول میں ہو جیسے قَطَّعْتُ الثِّیَابَ میں نے بہت کپڑے کاٹے یہاں مبالغہ اَلثِّیَابَ مفعول میں ہے۔

فائدہ جس جگہ زیادتی فاعل یا مفعول میں ہوگا وہاں فعل میں بھی ہوگا اور جس جگہ زیادتی فعل میں ہوگا وہاں فاعل یا مفعول میں ہونا ضروری نہیں۔

مطاوعت: ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کالانا جس سے ظاہر ہو کہ مفعول نے فعل اول کے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہے جیسے کَسَرْتُ الْبَابَ فَانْکَسَرَ دوسرے فعل کے لانے سے معلوم ہوا کہ اَلْبَابَ مفعول نے فعل اول کے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے فعل اول کا اثر توڑنا ہے یعنی دروازہ اثر (ٹوٹ گیا) کو قبول کرلیا۔

موافقت: ایک فعل کا دوسرے فعل کے ہم معنی ہونا جیسے سَافَرَ زَیْدٌ (زید نے سفر کیا) سَفَرَ زَیْدٌ (زید نے سفر کیا) پہلا فعل باب مفاعلہ ہے دوسرا باب مجرد ہے لیکن معنی دونوں کا ایک ہے۔

نسبت بماخذ: کسی چیز کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا جیسے فَسَّقَنِیْ (اس نے مجھ کو بدکار کہا)۔ یعنی فسق کی نسبت میری طرف کی ماخذ فِسْقٌ ہے۔

اعطاء ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ دینا۔ پھر اسکی تین قسمیں ہیں ① فاعل کا مفعول کو نفس ماخذ کا دینا جیسے اَعْظَمْتُ الْکَلْبَ میں نے کتے کو ہڈی دی۔ اس مثال میں کَلْبَ مفعول ہے اور ماخذ عَظْمٌ بمعنی ہڈی ہے۔ ② فاعل کا مفعول کو محل ماخذ دینا۔ جیسے اَشْوَیْتُهٗ (میں نے اسکو گوشت بھوننے کیلئے دیا) اس کا ماخذ شَیٌّ ہے اس کا محل گوشت ہے فاعل نے بھوننے کا محل یعنی گوشت دیا۔ ③ فاعل کا مفعول کو ماخذ کا حق دینا۔ جیسے اَقْطَعْتُهٗ قُضْبَانًا بضم قاف قَضِیْبٌ کی جمع ہے بمعنی شاخ میں نے اس کو شاخوں کا قطع دیا یعنی شاخوں کے کاٹنے کی اجازت دی۔

تشارک: دو شخصوں کا فعل کے صدور میں شریک ہونا یعنی معنی کے اعتبار سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی جیسے ضَارَبَ زَيْدٌ عَمْرواً زید وعمرو نے ایک دوسرے کو مارا لفظ کے اعتبار سے صرف زید فاعل اور عمرو مفعول بہ ہے۔

ان معانی کا انحصار دشوار ہے اور تتبع محاورات عرب پر منحصر ہے کتب لغت اور سیاق عبارت سے بسہولت معلوم ہوسکتا ہے کہ اس مقام پر اس لفظ کے کیا معنی ہیں جن علماء نے علم صرف میں مبسوط کتابیں لکھی ہیں انہوں نے بھی خواص الابواب بہت کچھ جمع کیئے ہیں مگر پھر بھی کسی نے اپنی تحقیقات کے جامع ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ چونکہ یہ زوائد قیاسی نہیں ہم اس بحث میں طوالت کرنا متعلم کے حق میں چنداں مفید نہیں سمجھتے اس قدر کافی ہے کہ اس کو کلیہ ''زِيَادَةُ اللَّفْظِ تَدُلُّ عَلٰى زِيَادَةِ الْمَعْنٰى'' یعنی لفظ کی زیادتی معنی کی زیادتی کی دلیل ہے سمجھا کر کتب لغت وادب پر حوالہ کریں اور بطور نمونہ چند خواص تحریر ہیں۔ تفصیل کیلئے تسہیل اور ارتشاف کا مطالعہ فرمائیں۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خاصیات باب افعال

① تعدیہ: جیسے اَخْرَجَ نکالا خَرَجَ معنی نکلا۔ ثلاثی مجرد میں لازم تھا باب افعال بنایا تو متعدی ہوا۔

② تصییر: جیسے اَشْرَكَ النَّعْلَ اس نے تسمہ دار جوتا بنایا (ماخذ شِرَاكٌ بمعنی تسمہ)

③ تعریض: جیسے اَبَعْتُ الْحِمَارَ میں گدھے کو بیچنے کی جگہ (منڈی) لے گیا۔ ماخذ بَيْعٌ ہے۔

④ وجدان: جیسے اَبْخَلْتُهُ میں نے اسے بخیل پایا۔ اس میں بُخْلٌ ماخذ ہے۔

⑤ ابتداء: جیسے اَشْفَقَ وہ ڈر گیا (مجرد شَفَقَ مہربانی کرنا)۔

⑥ بلوغ: جیسے اَعْرَقَ عراق میں پہونچا۔ اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت میں آیا۔

⑦ حینونت: جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھتی کے کٹنے کا وقت آگیا۔ ماخذ حَصَادٌ ہے۔

⑧ سلب: جیسے اَشْكَيْتُهُ میں نے اس کی شکایت دور کی، ماخذ شِكَايَةٌ ہے۔

⑨ صیرورت: جیسے اَلْبَنَ الْبَقَرُ گائے دودھ والی ہوگئی۔ ماخذ اسکا لَبَنٌ ہے۔

⑩ مبالغہ: جیسے اَثْمَرَ النَّخْلُ کھجور کے درخت میں بہت سی کھجوریں لگیں۔

⑪ موافقت: جیسے ① (مجرد) اَقَلْتُ الْبَيْعَ بمعنی قِلْتُهُ یعنی فَسَخْتُهُ ② (تفعیل) اَكْفَرْتُهُ بمعنی كَفَّرْتُهُ میں نے اس کی نسبت کفر کیطرف کی۔ ③ (تفعل) اَخَمْتُهُ بمعنی تَخَيَّمْتُهُ میں نے اسکو خیمہ بنایا۔ ④ استفعال) اَعْظَمْتُ زَيْداً بمعنی اِسْتَعْظَمْتُ زَيْداً میں نے زید کو بڑا سمجھا۔

⑫ نسبت بماخذ: جیسے اَكْفَرْتُهُ میں نے اسے کفر سے نسبت دی۔

⑬ اعطاء ماخذ: جیسے اَعْظَمْتُ الْكَلْبَ میں نے کتے کو ہڈی دی۔

(۱۴) لیاقت: جیسے اَلَامَ الرَّجُلُ جوان قابل ملامت ہوا۔ ماخذ لَوْمٌ ہے۔

(۱۵) الزام: جیسے اَحْمَدَ زَیْدٌ زید قابل حمد ہوا۔

خاصیات باب تفعیل

(۱) تعدیہ: جیسے فَرَّحَنِیْ اس نے مجھے خوش کیا۔ اسکا مجرد فَرِحَ (خوش ہوا) لازمی تھا۔

(۲) تصییر: جیسے وَتَّرَ الْقَوْسَ۔ اس نے کمان زرہ دار بنایا۔ اسکا ماخذ وَتَرَۃٌ (بمعنی زرہ)

(۳) ابتداء: جیسے کَلَّمَ اس نے کلام کیا (مجرد کَلِمَ زخمی کرنا)

(۴) الباس ماخذ جیسے جَلَّلَ الْفَرَسَ اس نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔ ماخذ جُلٌّ ہے (بمعنی جھول)

(۵) بلوغ: جیسے خَیَّمَ وہ خمیہ میں آیا۔ ماخذ اسکا خَیْمَۃٌ ہے۔

(۶) تحویل: جیسے نَصَّرَ اس نے نصرانی بنایا۔ ماخذ اسکا نصرانی ہے۔

(۷) تخلیط: جیسے ذَهَّبَ اس نے سہنرا بنایا۔ ماخذ اسکا ذَهَبٌ ہے (بمعنی سونا)

(۸) سلب: جیسے قَرَّدَ الْاِبِلَ اس نے اونٹ سے چچڑی کو دور کیا۔ ماخذ اسکا قُرَدَۃٌ (بمعنی چچڑی)

(۹) صیرورت: جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شگوفہ دار ہوگیا۔ ماخذ اسکا نَوَارَۃٌ (بمعنی کلی)

(۱۰) قصر: جیسے هَلَّلَ اس نے لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔ هَلَّلَ برائے اختصار لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ مرکب سے مشتق بنایا گیا ہے۔

(۱۱) مبالغہ: جیسے جَوَّلَ وہ بہت گھوما۔ تفصیل ماقبل میں گزر چکی ہے۔

(۱۲) نسبت بماخذ: جیسے فَسَّقَنِیْ اس نے مجھے بدکار کہا۔ ماخذ فِسْقٌ جسکی جانب نسبت کی گئی ہے۔

خاصیات باب مُفاعلة

① اشتراک: جیسے قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرواً زید نے عمرو سے مقاتلہ کیا۔

② موافقت مجرد: جیسے سَافَرَ بمعنی سَفَرَ اس نے سفر کیا دونوں کا معنی ایک ہے۔

موافقت اَفْعَلُ: جیسے بَاعَدْتُهُ بمعنی اَبْعَدْتُهُ۔ میں نے اسکو دور کیا دونوں کا معنی ایک طرح ہے۔

موافقت فَعَّلَ: جیسے ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ اس نے دوگنا کیا۔ دونوں کا معنی ایک ہے۔

③ ابتداء: جیسے قَاسَا بمعنی اس نے تکلیف برداشت کی۔ اسکا مجرد قَسَا ہے (بمعنی سخت دل ہوا)

خاصیات باب تفعّل

① ابتداء جیسے تَكَلَّمَ اس نے کلام کیا۔ اسکا مجرد كَلَمَ ہے (بمعنی زخم کیا ہے)

② اتخاذ: جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ اس نے پتھر کو تکیہ بنایا۔ ماخذ وِسَادَةٌ (بمعنی تکیہ)

③ تجنب: جیسے تَأَثَّمَ اس نے گناہ سے پرہیز کیا۔ ماخذ اِثْمٌ (بمعنی گناہ ہے)

④ تحوّل: جیسے تَنَصَّرَ وہ نصرانی ہوگیا۔ ماخذ نصرانی ہے (یعنی نصرانی مذہب کو اختیار کیا)

⑤ تدریج: جیسے تَجَرَّعَ اس نے گھونٹ کر کے پیا۔ تفصیل ماقبل میں دیکھیں۔

⑥ تعمل: جیسے تَخَتَّمَ اس نے انگوٹھی پہنی۔ ماخذ اسکا خَاتَمٌ ہے۔

⑦ تکلف: جیسے تَشَجَّعَ وہ بہادر بنا۔ ماخذ شُجَاعَةٌ (بمعنی بہادری)

⑧ مطاوعت فَعَّلَ: جیسے عَلَّمْتُهُ فَتَعَلَّمَ میں نے اسے سکھایا پس وہ سیکھ لیا۔ اس باب میں یہ خاصہ زیادہ مستعمل ہے۔

⑨ صیرورت: جیسے تَمَوَّلَ وہ مالدار ہو گیا۔

⑩ موافقت:۔ جیسے تَقَبَّلَ اسنے قبول کیا۔ مجرد قَبِلَ دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

موافقت افعال جیسے تَبَصَّرَ اس نے دیکھا۔ اَبْصَرَ باب کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت تفعیل جیسے تَكَذَّبَ اس نے کذب کی طرف منسوب کیا۔ كَذَّبَ کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت استفعال جیسے تَحَوَّلَ اس نے حاجت طلب کی اِسْتَحْوَجَ کا بھی یہی معنی ہے۔

خاصیات باب تفاعُل

① ابتداء: جیسے تَبَارَكَ اللّٰهُ اللہ بڑی برکت والا ہے (مجرد بَرَكَ بُرُوْکًا۔ اونٹ کا بیٹھنا)

② تخییل: جیسے تَمَارَضَ اس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا۔ ماخذ مَرَضٌ ہے بمعنی بیماری۔

③ مطاوعت مفاعلہ: جیسے بَاعَدْتُهٗ فَتَبَاعَدَ میں نے اسے دور کیا پس وہ دور ہو گیا۔

④ تشارک: جیسے تَشَاتَمَا دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی۔
تفصیل ماقبل میں ملاحظہ کیجئے۔

⑤ موافقت مجرد جیسے تَعَالٰی وہ بلند ہوا۔ علیٰ مجرد کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت افعال جیسے تَيَامَنَ یمن میں داخل ہوا۔ اَيْمَنَ کا بھی یہی معنی ہے۔

خاصیات باب افتعال

① اتخاذ: جیسے اِحْتَجَرَ الْفَارُ چوہے نے بل بنایا۔ ماخذ حُجْرٌ ہے بمعنی بل (سوراخ)

② تخییر: جیسے اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ اس نے اپنے لئے جو، ناپے۔ یعنی اپنی ذات کیلئے کیل کیا۔

③ تصرف: جیسے اِكْتَسَبَ الْفَضْلَ اس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔

④ طلب: جیسے اِكْتَدَّ فُلَانًا اس نے فلانے سے مشقت طلب کی۔

⑤ مطاوعۃ فَعَّلَ جیسے غَمَّمْتُهٗ فَاغْتَمَّ میں نے اسکو غمگین کیا پس وہ غمگین ہو گیا۔

⑥ موافقت مجرد جیسے اِبْتَلَجَ الصُّبْحُ صبح روشن ہوگئی، مجرد بَلَجَ الصُّبْحُ کا بھی یہی معنی ہے

موافقت تفاعل جیسے اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَ عَمْرًا زیداور عمرو نے جھگڑا کیا تَخَاصَمَ زَیْدٌ و عَمْرٌو کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت افعال جیسے اِحْتَجَزَ وہ حجاز میں داخل ہوا، اَحْجَزَ کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت تفعل جیسے اِرْتَدٰی اس نے چادراوڑھ لی۔ تَرَدّٰی کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت استفعال جیسے اِیْتَجَرَ اس نے اجرت طلب کی اِسْتَاجَرَ کا بھی یہی معنی ہے۔

⑦ ابتداء: جیسے اِسْتَلَمَ اس نے بوسہ دیا مجرد اس کا سَلِمَ بمعنی سلامت رہا۔

خاصیات باب انفعال

① ابتداء: جیسے اِنْطَلَقَ وہ گیا (مجرد طَلَقَ طلاق دینا)

② مطاوعۃ فَعَلَ: جیسے کَسَرْتُهٗ فَانْكَسَرَ میں نے اسے توڑ دیا پس وہ ٹوٹ گیا۔

③ مطاوعۃ اَفْعَلَ: جیسے اَغْلَقَ الْبَابَ فَانْغَلَقَ اس نے دروازہ بند کیا پس بند ہو گیا۔

④ لزوم: جیسے اِنْفَرَحَ خوش ہوا مجرد فَرِحَ خوش ہوا دونوں لازم ہیں۔

⑤ علاج: جیسے اِنْفَطَرَ وہ پھٹ گیا جو کہ امور محسوسہ میں سے ہے۔

فائدہ باب انفعال ہمیشہ لازم ہوتا ہے متعدی نہیں خواہ اسکا مجرد لازمی ہو یا متعدی اور ہمشہ ایسے معانی کیلئے آتا ہے جن کا تعلق اعضائے ظاہری سے ہو۔ یہ باب کبھی بھی لزوم وعلاج والی صفتوں سے خالی نہیں ہوگا۔

خاصیات باب استفعال

① وجدان: جیسے اِسْتَكْرَمْتُهٗ میں نے اس کو کرم سے متصف پایا۔ یعنی سخی پایا۔

② ابتداء: جیسے اِسْتَحَانَ زیر ناف کے بال کاٹے۔

③ اتخاذ: جیسے اِسْتَوْطَنَ الْقُرىٰ اس نے دیہاتوں کو وطن بنایا۔ ماخذ وَطَنٌ ہے۔

④ تحول: جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ مٹی پتھر بن گئی۔ ماخذ حَجَرٌ ہے۔

⑤ تکلف: جیسے اِسْتَجْرَئَ اس نے جرات دکھائی۔

⑥ طلب: جیسے اِسْتَطْعَمْتُهٗ میں نے اس سے کھانا طلب کیا۔ ماخذ طَعَامٌ ہے۔

⑦ قصر: جیسے اِسْتَرْجَعَ اس نے اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّااِلَیْهِ رَاجِعُوْن کہا۔

⑧ لیاقت: جیسے اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ کپڑا قابل پیوند ہوا۔ رُقْعَةٌ بمعنی پیوند ماخذ ہے۔

⑨ مطاوعت افعل: جیسے اَقَمْتُهٗ فَاسْتَقَامَ میں نے اسے سیدھا کیا، پس وہ سیدھا ہو گیا۔

⑩ حسبان: جیسے اِسْتَحْسَنْتُهٗ میں نے اس کو اچھا گمان کیا۔ ماخذ حُسْنٌ ہے بمعنی اچھا۔

⑪ موافقت مجرد: جیسے قَرَّ واسْتَقَرَّ۔ وہ ٹھہر گیا مجرد مزید دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

موافقت اَفْعَل جیسے اِسْتَجَابَ۔ بمعنی اَجَابَ (قبول کیا)

موافقت تفعّل جیسے اِسْتَکْبَرَ۔ بمعنی تَکَبَّرَ (اس نے تکبر کیا)

موافقت افتعال جیسے اِسْتَعْصَمَ بمعنی اِعْتَصَمَ (مضبوط پکڑا)

خاصیات باب افعلال و باب افعیلال

① لزوم ولون: جیسے اِحْمَرَّ۔ اِحْمَارَّ (سرخ ہوا) دونوں ہمیشہ لازم ہوتے ہیں۔

② مبالغہ: جیسے اِسْوَدَّ۔ اِدْهَامَّ (بہت سیاہ ہوا) ماخذ سَوَادٌ ۔دُهْمَةٌ ہے باب افعیلال میں مبالغہ زیادہ ہے بنسبت باب افعلال کے۔

③ عیب: جیسے اِحْوَلَّ۔ اِحْوَالَّ۔ بھینگا ہوا۔ یعنی عیب دار ہوا۔

باب افعیعال

① مبالغہ: جیسے اِحْدَوْدَبَ بہت کُبڑا ہو گیا۔ یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے بہت قلیل متعدی بھی آتا ہے جیسے اِحْلَوْلَيْتُهٗ میں نے اسکو میٹھا خیال کیا۔

② موافقت استفعل: جیسے اِحْلَوْلَى التَّمرَ بمعنی اِسْتَحْلٰى (اس نے کھجور کو شیرین سمجھا)

③ مطاوعت مجرد: جیسے ثَنَيْتُ الثَّوْبَ فَاثْنَوْنٰى (میں نے کپڑے کو لپیٹا پس وہ لپٹ گیا)

خاصیات باب افعوّال

① مبالغہ: جیسے اِجْلَوَّزَ وہ بہت تیز دوڑا۔

② لزوم: جیسے اِعْلَوَّطَ وہ اونٹ کی گردن سے لٹک کر سوار ہوا۔ یہ باب اکثر لازم استعمال ہوتا ہے کبھی کبھی متعدی بھی آتا ہے۔

خاصیات باب فعللۃ

① قصر: جیسے بَسْمَلَ اس نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی۔

② الباس ماخذ: جیسے بَرْقَعْتُهَا (میں نے اسکو برقع پہنایا) ماخذ بُرْقَعٌ ہے۔

③ اتخاذ: جیسے قَنْطَرَ (اس نے پل بنایا) اسکا ماخذ قَنْطَرَةٌ بمعنی پل ہے۔

④ تعمل: جیسے زَعْفَرْتُ الثَّوْبَ (میں نے زعفران سے کپڑا رنگا)

خاصیات باب تفعلل

① اقتضاب: جیسے تَهَبْرَسَ (وہ ناز سے چلا) اسکا مجرد بالکل موجود نہیں۔

② مطاوعت فعلل: جیسے دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اسکو لڑھکایا پس وہ لڑھک گیا)

③ تحول: جیسے تَزَنْدَقَ (وہ بے دین ہوا) ماخذ زَنْدَقَةٌ ہے۔

خاصیات باب افعنلال

① لزوم: جیسے اِثْعَنْجَرَ الْمَاءُ (پانی بہ گیا)

② مطاوعت فعلل: جیسے ثَعْجَرْتُهُ فَاثْعَنْجَرَ (میں نے اسکا خوں بہایا پس وہ بہ گیا)

خاصیات باب افعلاّل

① لزوم: جیسے اِطْمَئْنَنْتُ (میں مطمئن ہوا)

② اقتضاب: جیسے اِكْفَهَرَّ النَّجْمُ (شدۃ تاریکی میں ستارہ روشن ہوا)

③ مطاوعت فَعْلَل: جیسے طَمْأَنْتُهُ فَاطْمَأَنَّ (میں نے اسکو اطمینان دلایا پس وہ مطمئن ہوگیا)

❁❁❁❁

امتحان الطلبہ

فی

الصّیغ المشکلہ

ناشر

دار العلوم خضدار بکس ۲۰ ٹاؤن شپ خضدار بلوچستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صیغہائے جوامد از ثلاثی مزید فیہ

موزون	وزن	ترجمہ	موزون	وزن	ترجمہ
اِصْبَعٌ	اِفْعَلٌ	انگلی	طَرْفَاءُ	فَعْلَاءُ	ایک درخت
اَفْکَلٌ	اَفْعَلٌ	کپکپی	جَدْوَلٌ	فَعْوَلٌ	نالہ
تُتْفُلٌ	تُفْعُلٌ	لومڑی	عُرُنْدٌ	فُعُنْلٌ	سخت پیٹھ
مِنْخَرٌ	مِفْعَلٌ	ناک	زُرْقُمٌ	فُعْلُمٌ	سانپ
نَرْجِسٌ	نَفْعِلٌ	دخیل	تَرْقُوَۃٌ	فَعْلُوَۃٌ	ہنسلی کی ہڈی
زَیْنَبٌ	فَیْعَلٌ	ایک خوشبودار درخت	خُنَافِسٌ	فُنَاعِلٌ	شیر
شَأْمَلٌ	فَأْعَلٌ	بادِشمال	خَیْشُوْمٌ	فَیْعُوْلٌ	ناک کی جڑ
جِنْدَبٌ	فِنْعَلٌ	ٹڈی	قِنْعَاسٌ	فِنْعَالٌ	موٹا اونٹ
غَدَوْدَنٌ	فَعَوْعَلٌ	نیند	قُصَیْرٰی	فُعَیْلٰی	بغیر دوم کا سانپ
خَفَیْفَدٌ	فَعَیْفَلٌ	ایک پرندی	تَعْضُوْضٌ	تَفْعُوْلٌ	سیاہ زیادہ میٹھا کھجور
جِرْیَالٌ	فِعْیَالٌ	شراب	تِمْثَالٌ	تِفْعَالٌ	صورت
ذِھْیُوْطٌ	فِعْیُوْلٌ	ایک جگہ کا نام	حِنْطَاْوٌ	فِنْعَلْوٌ	پیٹو
فِرْنَاسٌ	فِعْنَالٌ	چوہدری	جَلَاوِیْخٌ	فَعَاوِیْلٌ	گہری وادی
عَقَنْقَلٌ	فَعَنْعَلٌ	ریت کا بڑا ٹیلہ	کَرَاپِیْسٌ	فَعَایِیْلٌ	چھت کے اوپر کا پائے خانہ
ھَبَیَّخٌ	فَعَیَّلٌ	بے وقوف	رَھْبُوْتٰی	فَعْلُوْتٰی	خوف
فِرْسِنٌ	فِعْلِنٌ	اونٹ کے کھر کا کنارہ	اُسْطُوَانَۃٌ	فُعْلُوَانَۃٌ	کھمبا

آبَابِيْلُ	فَعَالِيْلُ	پرندوں کا ایک گروہ	خَنْدَقُوْقِی	فَنْعَلُوْلِی	ایک بوٹی کا نام ہے
مُكْوَرِّیٌ	مُفْعَلِّیٌ	کمینہ	بَرْدَرَايَا	فَعْلَعَايَا	ایک جگہ کا نام ہے
مُزَيْقِيَاءُ	فُعَيْلِيَاءُ	نام ہے ایک بادشاہ کا	مَرْجَانٌ	فَعْلَانٌ	ایک قسم کا قیمتی پتھر
فَوْضُوْضَیٰ	فَعْلُوْلَیٰ	شریک	اِهْجِيْرَاءُ	اِفْعِيْلَاءُ	عادت
اِنْسَانٌ	فِعْلَانٌ	حیوان ناطق	كُذُبْذُبَانٌ	فُعُلْعُلَانٌ	بڑا جھوٹا
سُلْطُوْءٌ	فُعْلُوْءٌ/فُعْلُوْلٌ	چکنا، پہاڑ	يَقْطِيْنٌ	يَفْعِيْلٌ	بیل والی نباتات
حَيُّوْتٌ	فَعُّوْلٌ	نر سانپ	يَرْمَعٌ	يَفْعَلٌ	پھرکی
عِفْرِيْتٌ	فِعْلِيْتٌ	سخت خبیث	غِسْلِيْنٌ	فِعْلِيْنٌ	پیپ
اِسْحِمَانٌ	اِفْعِلَانٌ	ایک پہاڑ کا نام ہے	تَرْكُضَاءُ	تَفْعَلَاءُ	تکبر سے چلنے کا طریقہ
تَرْنَمُوْتٌ	تَفْعَلُوْتٌ	خوش آوازی سے گانا	حَوْصَلَا	فَوْعَلَاءُ	گھونسلہ
قُمَّحَانٌ	فُعَّلَانٌ	زعفران	مَرْمَرِيْسٌ	فَعْفَعِيْلٌ	سخت مکار
دِيْكَسَاءُ	فِيْعَلَاءُ	بکریوں کا ریوڑ	خَنْفَقِيْقٌ	فَنْعَلِيْلٌ	چالاک عورت
يَنَابِعَاءُ	يَفَاعِلَاءُ	ایک جگہ کا نام ہے	جَزْمَةٌ	فَعْلَةٌ	بوٹ
شَرِيْطَةٌ	فَعِيْلَةٌ	تسمہ	مِنْشَفٌ	مِفْعَلٌ	تولیہ
بُرَحَايَا	فُعَلَايَا	ایک جگہ کا نام ہے	سَافُوْرٌ	فَاعُوْلٌ	کلہاڑا
سَجَّادَةٌ	فَعَّالَةٌ	جائے نماز	قَعَّادَةٌ	فَعَّالَةٌ	چارپائی
سِرَاجٌ	فِعَالٌ	چراغ	مَدْهَنٌ	مَفْعَلٌ	تیل کا پیالہ
غَرْشَةٌ	فَعْلَةٌ	بوتل	صَالُوْنٌ	فَاعُوْلٌ	برآمدہ
صُدْرَةٌ	فُعْلَةٌ	صدری	سُتْرَةٌ	فُعْلَةٌ	کوٹ

صیغہائے جوامد از رباعی مزید فیہ

خُنْبُعْثَةٌ	فُنْعُلَةٌ	جڑ	دَوْدَمِسٌ	فَوْعَلِلٌ	خطرناک سانپ
شُمَّخْرٌ	فُعَّلْلٌ	متکبر مرد	عِلَّكْدٌ	فِعَّلْلٌ	موٹا
جُخَادِبٌ	فُعَالِلٌ	ایک قسم کی ٹڈی	حُبَارِجٌ	فُعَالِلٌ	زرسرخاب
سَمَيْدَعٌ	فَعَيْلَلٌ	فیاض سردار	فَدَوْكَسٌ	فَعَوْلَلٌ	شیر
قَرَنْفُلٌ	فَعَنْلُلٌ	لونگ	قِنْدِيلٌ	فِعْلِيلٌ	فانوس
غُرْنَيْقٌ	فُعْلَيْلٌ	ایک آبابی پرندہ	بَرْنَسَاءُ	فَعْلَلَاءُ	ابن آدم
خَيْتَعُوْرٌ	فَيْعَلُوْلٌ	چمک	شَمَنْصِيْرٌ	فَعَنْلِيْلٌ	ایک پہاڑ کا نام ہے
مَنْجَنِيْقٌ	فَنْعَلِيْلٌ	جنگ میں قلعوں کی دیوار پر پتھر پھینکنے کا مشین	كُنَابِيْلٌ	فُعَالِيْلٌ	ایک جگہ کا نام ہے
جُنَادِبِيْ	فُعَالِيْ	ایک قسم کی ٹڈی	عَبُوْثَرَانِ	فَعُوْلَلَانِ	ایک خوشبودار بوٹی
عُرَيْقُصَانٌ	فُعَيْلُلَانٌ	ایک قسم کی نباتات	جُخَادِبَاءُ	فُعَالِلَاءُ	ٹڈی
زَنْبُوْرٌ	فَعْلُوْلٌ	بھڑ	عَنْكَبُوْتٌ	فَعْلَلُوْتٌ	مکڑی
زَعْفَرَانٌ	فَعْلَلَانٌ	کیر	خَنْدَقُوْقٌ	فَعْلَلُوْلٌ	ایک سبزی کا نام ہے
حَبَرْكَى	فَعَلْلَى	چچڑی	سِبَطْرَى	فِعَلْلَى	متکبرانہ چال
قَرَبُوْسٌ	فَعَلُوْلٌ	زین کے آگے بلند حصہ	كَنَهْوَرٌ	فَعَلْوَلٌ	تہ بہ تہ بادل
قِرْطَاسٌ	فِعْلَالٌ	کاغذ	قِنْطَارٌ	فِعْلَالٌ	کثیر مال

هِنْدَلِی	فِعْلَلِی	ایک سبزی کا نام ہے	سُلَحْفِیَۃٌ	فَعَلِّیَۃٌ	کچھوا
قَمَحْدُوَۃٌ	فَعَلُّوَۃٌ	سر کے پچھلے حصے میں اٹھی ہوئی جگہ	هَنْدَوِیْلٌ	فَعْلَوِیْلٌ	موٹا
كَنَهْبُلٌ	فَنَعْلُلٌ	ایک درخت	جُرْثُوْمَۃٌ	فُعْلُوْلَۃٌ	چیونٹیوں کی بستی
فِرْدَوْسٌ	فِعْلَوْلٌ	سرسبز وادی	لَعْسُوْبٌ	فَعْلُوْلٌ	شہد کی مکھیوں کا بادشاہ
هَبَوْكَرِی	فَعَوْلَلِی	میدان بعد از اختتام جنگ	سِلْقَادِیْدُ	فِعْلَالِیْلُ	
سُنْبُلَاتٌ	فُعْلُلَاتٌ	کھیتی کی میں بالیں	سَلَاسِلُ	فَعَالِلُ	زنجیریں
زُرْزُوْرٌ	فُعْلُوْلٌ		عُرْقُوْبٌ	فُعْلُوْلٌ	

صیغہائے جوامد از خماسی مزید فیہ

قِرْطَبُوْسٌ	فِعْلَلُوْلٌ	ناقہ بزرگ	دُرْدَاقِسٌ	فُعْلَالِلٌ	گدی پر ابھری ہوی ہڈی
قَرَعْبَلَانَۃٌ	فَعَلَّلَانَۃٌ	ایک قسم کا کیڑا	سَمَرْطُوْلٌ	فَعَلُّوْلٌ	طویل مضطراب
سَلْسَبِیْلٌ	فَعْلَلِیْلٌ	نرم	خُزَعْبِیْلٌ	فُعَلِّیْلٌ	باطل
قَبَعْثَرِی	فَعَلَّلِی	بچہ شیر لاغر	مَرْزَنْجُوْشٌ	فَعْلَنْلُوْلٌ	ایک قسم کی سبزی
خَنْدَرِیْسٌ	فَعْلَلِیْلٌ	پرانی شراب	اِبْرِیْسَمٌ	فِعْلِیْلَلٌ	ریشم
عَضْرَفُوْطٌ	فَعَلَلُوْلٌ	گرگٹ	مِغْنَاطِیْسٌ	فِعْلَالِیْلٌ	ایک قسم کا باجہ
دَرْدَبِیْسٌ	فَعْلَلِیْلٌ	بوڑھی	شَمْنَصِیْرٌ	فَعْلَلِیْلٌ	خصائص
قُذَعْمِیْلٌ	فُعَلِّیْلٌ	بڑا	عِنْدَلِیْبٌ	فِعْلَلِیْلٌ	
عَمَرْطُوْسٌ	فَعَلُّوْلٌ		قَمَطْرِیْرٌ	فَعْلَلِیْلٌ	

صیغہائے ثلاثی مجرد صحیح

كَمَا يَعْرِفُوْنَ	وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ	كَرِهْتُمُوْهُ	اِيَّاكَ نَعْبُدُ
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع معلوم از باب ضرب	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع معلوم از باب نصر	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع معلوم از باب سمع	صیغہ جمع مذکر متکلم فعل مضارع معلوم از نصر
يَاٰدَمُ اسْكُنْ	مُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ	سُجَّدًا	لَئِنْ م بَسَطْتَ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم از باب نصر	صیغہ واحدہ مؤنثہ فعل امر حاضر معلوم از باب ضرب	صیغہ جمع مکسر اسم فاعل از باب نصر	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم از باب نصر
وَادْخُلُوا الْبَابَ	مِنْ قَرِيْبٍ	يَاَرْضُ ابْلَعِيْ	خَالِدَيْنِ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم از باب نصر	صیغہ واحد مذکر صفتِ مشبہ تنوین کو حرف علت سے بدلا۔	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ فعل امر حاضر معلوم از باب علم	صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل حالتِ جری از باب نصر
وَاهْجُرْهُمْ	وَلَا تُحَمِّلْنَا	وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ	فَادْخُلِيْ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم از باب نصر	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل نہی حاضر معلوم	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل حاضر معلوم از باب علم	صیغہ واحد مؤنثہ فعل امر حاضر معلوم از باب نصر
يَسْفِكُ الدِّمَآءَ	بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ	اَوْدَمًا مَّسْفُوْحًا	قَبَآئِلَ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب ضرب۔	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع معلوم از باب ضرب۔	صیغہ واحد مذکر اسم مفعول از باب منع۔	صیغہ جمع مکسر صفت مشبہ۔

لِاَقْتُلَنَّكَ	وَالنّٰزِعَاتِ	زُلْفٰى	وَاعْلَمْ **(بغیرامر)**
صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم از باب نصر از باب ضرب۔	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم فاعل، اصل میں نَازِعَات تھا۔	صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل المؤنث از باب نصر۔	صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم از باب علم، حالت وقف۔
لَنَسْفَعًا	لَاتَجْعَلْنَا	مِحْرَابٌ	وَارْكَعُوْا
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم مؤکد خفیفہ اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا نون خفیفہ بصورت نون تنوین لکھا گیا ہے۔از باب منع۔	صیغہ واحد مذکر فعل نہی حاضر معلوم از باب منع۔	صیغہ واحد مذکر اسم آلہ کبریٰ از باب نصر۔	صیغہ جمع مذکر حاضر از باب علم۔
مَعَ الرَّاكِعِيْنَ	خَزَنَتُهَا	حَامِدَازَيْدٍ	اَنْ لَّاتَعْدِلُوْا
صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل حالت جر۔از باب علم۔	صیغہ جمع مکسر اسم فاعل۔از باب ضرب۔	صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے حذف ہوا۔از باب علم	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل نہی حاضر معلوم از باب ضرب۔
عَصْفًا	بَعِيْدًا	سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ	فَارْهَبُوْنِ
صیغہ اسم مصدر۔ از باب ضرب	صیغہ واحد مذکر صفتِ مشبہ نون تنوین کو الف سے تبدیل کیا	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔از باب علم	صیغہ جمع مذکر مخاطبین امر حاضر معلوم از باب علم۔اصل میں اِرْهَبُوْنِيْ تھا۔ نون وقایہ ہے یائے ضمیر واحد متکلم بوجہ وقف گرگیا ہے۔

سَرْعَانَ
اسم فعل بمعنی سَرُعَ

صیغہائے از ثلاثی مزید فیہ

يَتَرَبَّصْنَ	فَنْفَجَرَتْ	لَاانْفِصَامَ لَهَا	مُسْلِمُوْا مِصْرٍ
صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل مضارع معلوم از باب تفعل۔	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ فعل ماضی معلوم از باب انفعال۔	صیغہ مصدر از باب انفعال لازم زائدہ ہے۔	صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل از باب افعال۔
مُدْهَامَّتَانِ	وَلْيَتَلَطَّفْ	اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوْا	اِضْرِبْ
صیغہ تثنیہ مؤنث اسم فاعل۔از باب افعلال	صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم، اصل میں لِيَتَلَطَّفْ تھا از باب تفعّل	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل جحد معلوم اصل میں يَتَدَبَّرُوْنَ تھا، از باب تَفعل۔	صیغہ واحدم متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں اَضْتَرِبُ تھا، از باب افتعال۔
عَقَّدْتُمْ	اِطَّهَّرَ	اَلْمُزَّمِّلُ	فَاَصَّدَّقَ
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم از باب تفعیل	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم، اصلی میں تَطَهَّرَ تھا۔ از باب تفعیل	صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اصل میں مُتَزَمِّلٌ تھا۔ از باب تفعل	صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم اصل میں اِتَصَدَّقُ تھا، منصوب بوجہ اَنْ ہے۔از باب تفعل۔

اِثَّاقَلَ	اَسْتَغْفَرْتَ	قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	اَوِاعْتَمَرَ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں تَثَاقَلَ تھا۔باب تفاعل	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم اصل میں ءَاِسْتَغْفَرْتَ؟ تھا، ہمزہ استفہام کی وجہ سے وصلی حذف ہوا۔ از باب استفعال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع معلوم ہمزہ استفہام کا ہے۔ از باب استفعال	صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم۔از باب افعال
اِنْصَرِمْ	اَوْلَامَسْتُمُ النِّسَآءَ	اَكْرَنْ	نَدَّرِكُ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں اَنْصَرِمُ تھا از باب انفعال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم۔ از باب مفاعلۃ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم نون وقایہ۔از باب افعال	صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَدْتَرِكُ تھا۔از باب افتعال
ضَارِبُوْا	مُزْدَجَرٌ	وَاخْشَوْشَبُوْا	يَسَّمَّعُوْنَ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم۔از باب مفاعلۃ	صیغہ واحد مذکر اسم مفعول اصل میں مُزْتَجَرٌ تھا۔از باب افتعال	صیغہ جمع مذکر غائبین ماضی معلوم۔از باب افعیعال	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع اصل میں يَتَسَمَّعُوْنَ تھا۔از باب تفعل
فَاشَّبِهَا	وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ	هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	وَاسْتَغْفِرِيْ
صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم بنون خفیفہ اصل میں اِشْتَبِهَنْ تھا۔از باب افتعال	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ۔از باب افتعال	صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل۔ از باب افعال	صیغہ واحد مؤنث فعل امر حاضر معلوم۔از باب استفعال

وَلِيُمَحِّصَ	وَاَكْرَمَنِ	اَنْ تُفَنِّدُوْنِ	لَوِاطَّلَعْتَ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ۔از باب تفعیل	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ۔از باب افعال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع معلوم ۔از باب تفعیل	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم اصل میں لَوْ اِطْتَلَعْتَ تھا۔ از باب افتعال
مُصَّدِّقِيْنَ	اِدَّارَكُوْا	وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ	قِسْتُ
صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل اصل میں مُتَصَدِّقُوْنَ تھا۔از باب تفعّل	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں تَدَارَكُوْا تھا۔ از باب تفاعل	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم۔ از باب افعال	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم اصل میں اِقْتَسَدْتَ تھا۔ از باب افتعال
لَمْ اِسْمَعِلَّ	فِصِلَامُوْ	فَصَّبِرُوْا	فَتَّارَثَا
صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم ،اصل میں لَمْ اَسْمَعْلِلْ تھا۔از باب افعلّال۔	صیغہ مصدر،اصل میں اِصْتِلَامٌ تھا۔از باب افتعال۔	صیغہ جمع مذکر امر حاضر معلوم،اصل میں اِصْبِرُوْا تھا۔از باب ضرب۔	صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم نون خفیفہ،اصل میں تَوَارَثَنْ تھا۔از باب تفاعل۔
اِضَّرَّفَا	اِضَّارُبُوْ	يَضَّرَّعُوْنَ	
صیغہ واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم اصل میں تَصَرَّفَن تھا۔ از باب تفعّل۔	صیغہ مصدر اصل میں تَضَارُبٌ تھا از باب تفاعل	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع معلوم اصل میں يَتَضَرَّعُوْنَ تھا۔ از باب تفعّل۔	

صیغہائے مثال

لَمْ يَلِدْ	لَمْ يُلَدْ	نِمَا	تَتْرًا
صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ یَوْلِدْ تھا۔ ازباب ضرب	صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ یُوْلَدْ تھا۔ ازباب ضرب	صیغہ واحد مذکر غائب مخاطب امر حاضر معلوم مؤکد بنون خفیفہ اصل میں اَوْنِمَنْ تھا۔	صیغہ مصدر اصل میں وَتْرًا تھا واو کو خلاف قیاس تا سے تبدیل کیا۔
وَيَنْعِهٖ	لِدُوْا	سَعَةً	وَذَرُوْا الْبَيْعَ
صیغہ مصدر مثال یائی مضاف بسوی ضمیر حالت وقفی۔ ازباب منع	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْلِدُوْا تھا۔ ازباب ضرب	واحد اسم مصدر اصل میں وَسْعٌ تھا، خلاف قانون شاذ طور پر عِدَةٌ جاری ہوا	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْذَرُوْا تھا۔ ازباب فتح
اَوْتَرَا	وَلِوَالِدَیَّ	فَعِظُوْهُنَّ	سَنَسِمُهٗ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم الف اشباع کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ از باب افعال۔	صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل اصل میں والدین تھا، حالت جری ہے، نون اضافت کی وجہ سے حذف ہوا۔ ازباب ضرب۔	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اَوْعِظُوْا تھا۔ از باب ضرب۔	صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَوْسِمُ تھا۔ ازباب ضرب۔
لَاتَذَرْنِیْ	نَرِدُ	دَعَانِیْ (بغیر ناقص)	اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل نہی حاضر معلوم۔	صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَوْرِدُ تھا۔ ازباب ضرب۔	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْدَعَا تھا۔ نون وقایہ یائے ضمیر ہے۔ ازباب منع۔	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع معلوم اصل میں تَوْرِثُوْنَ تھا۔ ازباب حسب۔

مَنَّتَّضِعُ	وَاَوْصَوِّلُ	ذَرُوْنِیْ	اِنِّیْ اَعِظُكَ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَوْتَضِعُ تھا۔ از باب افتعال۔	صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم از باب افعوال۔	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْذَرُوْا تھا۔ از باب فتح	صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم اصل میں اَوْعِظُ تھا۔ از باب ضرب۔
عَلِجِدَةٍ	اِنَّ اَوْهَنَ	هَبْ لِیْ	ءَاَلِدُ
علی حرف جار جِدَة اسم مصدر ہے اصل میں وَحَدَ تھا۔ از باب ضرب	صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل المذکر اصل میں اَوْهَنَ تھا۔ از باب ضرب۔	صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْهَبْ تھا۔ از باب منع۔	صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں اَوْلِدُ تھا۔ از باب ضرب۔
اُقِّتَتْ	نَتَّقِلُ	عِدْعِدَ	تُرَاثٌ
صیغہ واحد مؤنث فعل ماضی مجہول اصل میں وُقِّتَتْ تھا۔ از باب تفعیل۔	صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَوْتَقِلُ تھا۔ از باب افتعال۔	دو صیغے ہیں۔ پہلا صیغہ واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم اصل میں اِوْعِدْ تھا۔ دوسرا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں وُعِدَ تھا۔ از باب ضرب۔	صیغہ مصدر از مثال واوی، واو کو خلافِ قانون تاء سے تبدیل کیا ہے۔ از باب حسب۔
اَلْحَادِیْ	سَتِیْقَنُ	تُقَاةٌ	اِذَا اتَّسَقَ
اصل میں اَلْوَاحِدُ تھا۔ نقل مکانی کرکے فاکلمہ کو لام کلمہ کے مقابلہ میں منتقل کیا ابتداء بالسکون کے الزام سے عین کلمہ یعنی حاء کو الف پر مقدم کیا ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو یا سے بدلا تو اَلْحَادِیْ ہوا۔	صیغہ واحد مؤنث غائبہ فعل مضارع معلوم از باب علم۔	صیغہ مصدر اصل میں وُقَةٌ تھا واو کو سے بدلا اور تا جمیع گردانوں میں لازم ہوگیا یعنی تقیٰ یقیِ ۔ از باب ضرب۔	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں اِوْتَسَقَ تھا۔ از باب افتعال۔

وَالتُّمِنْتُنَّ	فَتَّالَدَا	يُوْسِرَ	فَقَعُوْا
صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی مجہول اصل میں أُوْتُمِنْتُنَّ تھا۔ از باب افتعال۔	صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم نون خفیفہ اصل میں تَوَالَدَنْ تھا۔ از باب تفاعل۔	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول مثال یائی۔ از باب مفاعلۃ۔	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل معلوم اصل میں وَقَعُوْا تھا۔ از باب منع۔

اَوَائِلُ
صیغہ جمع مذکر مکسر اسم تفضیل اصل میں اَوَایِلُ تھا۔

صیغہائے اجوف

لَمْ نَكُ صیغہ جمع متکلم فعل جہد معلوم اصل میں لَمْ نَكُوْنُ تھا۔ واو کو حذف کیا پھر نون کو بھی برائے تخفیف حذف کیا۔ از باب نصر۔	فائدہ: لَمْ نَكُ اِنْ يَكُ لَمْ اَكُ اصل میں لَمْ نَكُوْنُ، اِنْ يَكُوْنُ، لَمْ اَكُوْنُ تھے۔ نون کو حذف کر کے لَمْ نَكُ الخ پڑھتے ہیں۔ جو نون افعال ناقصہ کے آخر میں واقع ہو دخول جوازم کے وقت اس کا حذف کرنا جائز ہے، امام سیبویہؒ نے یہ شرط لگائی ہے کہ نون کے بعد حرف ساکن نہ ہو ورنہ حذف جائز نہ ہوگا۔ جیسے: لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔

لُمْتُنَّنِيْ	فَلْيَصُمْهُ	يَنْصَرِنْ	ثُمَّ ازْدَادُوْا
صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی معلوم اصل میں لَوَمْتُنَّ تھا از باب نصر	صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم اصل میں لِيَصُوْمُ تھا۔ از باب نصر	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل مضارع معلوم اصل میں يَنْصَوِرْنَ تھا۔ از باب انفعال	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم اصل میں اِزْتَوَدُوْا تھا۔ از باب افتعال۔

اَنۡ يَّطَّوَّفَ	لَنۡ	لَمۡ تَسۡطِعۡ	اِزَّانَ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم اصل میں يَتَطَوَّفُ تھا۔ از باب تفعل	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِلْيَنْ تھا۔ از باب علم	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ تَسْتَطِوْعْ تھا۔ از باب استفعال	صیغہ واحد مذکر فعل ماضی معلوم اصل میں اِزْتَوَنَ تھا۔ از باب افتعال
مِتْنَا	لَائِمْ	اَفَضْتُمْ	قُوْلَ
صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معلوم اصل میں مَوِتْنَا تھا۔از باب علم	صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اصل میں لَاوِمٌ تھا۔ از باب نصر	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم اصل میں اَفْيَضْتُمْ تھا۔ از باب افعال	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں قُوِلَ تھا۔از باب نصر۔
فِيْهَا	لَايُجِيْرُ	فَصُرْهُنَّ	فَاَعِيْنُوْنِيْ
صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی مجہول اصل میں فُوِهَا تھا۔ از باب نصر	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم اصل میں لَا يُجْيِرُ تھا۔ از باب افعال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اجوف ۔ از باب نصر	صیغہ مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں اَعْوِنُوْا تھا۔ از باب افعال۔
اَغِثْنَا	وَاسْتَعِيْنُوْا	لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ	اَطِيْعُوا اللّٰهَ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اَغْيِثْنَا تھا۔از باب افعال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم ، اصل میں اِسْتَعْوِنُوْا تھا۔ از باب استفعال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل نفی معلوم مؤکد بلن ناصبہ اصل میں لَنْ تَنْيَلُوْا تھا۔ از باب منع۔	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اَطْوِعُوْا تھا۔ از باب افعال

نَسْتَعِيْنَ	فَاسْتَعِذْ	مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ	فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں نَسْتَعْوِنُ تھا۔ از باب استفعال	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِسْتَعْوِذْ تھا۔ از باب استفعال۔	صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم، اصل میں یُطْوِعُ تھا۔ از باب افعال	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل امر غائب معلوم اصل میں لِیَسْتَجْوِبُوْا تھا۔ از باب استفعال۔
لَاتَمُوْتُنَّ	لَمَدِيْنُوْنَ	لِيَكُوْنًا مِّنَ الصَّاغِرِيْنَ	لَامَ مِيَمَ نُوْنَ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل نہی معلوم مؤکد، یہ نون تاکید ثقیلہ اصل میں لاتَمُوْتُنَّ تھا۔ از باب نصر	صیغہ جمع مذکر سالم اسم مفعول اصل میں مَدْيُوْنُوْنَ تھا۔ از باب نصر	صیغہ واحد مذکر فعل امر غائب معلوم بنون خفیفہ اصل میں لِيَكُوْنَنْ تھا۔ از باب نصر۔	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول قال کی طرح، قیل کی طرح، قول کی طرح۔
فَكِيْدُوْنِ	مُلَاقُوْهُمْ	اَعْلَوْنَ	كِلِيًّا
صیغہ جمع مذکر امر حاضر معلوم، اصل میں اِكْيِدُوْا تھا۔ از باب ضرب	صیغہ جمع مذکر اسم فاعل، اصل میں مُلَاقِيُوْنَ تھا۔ از باب مفاعلہ	صیغہ جمع مذکر سالم اسم تفضیل، اصل میں اَعْلَوُوْنَ تھا۔ از باب نصر۔	صیغہ مصدر، اصل میں كِلِيُوًا تھا۔ از باب ضرب، قانان قویل قویلۃ۔
يَكُوْنَ صیغہ جمع مؤنث ماضی معلوم۔ از باب شرف	جمع قَوْسٌ، اصل میں قُوُوْسٌ تھا۔ عین کلمہ لام کلمہ کی جگہ اور لام کلمہ عین کلمہ کی مقلوب کیا گیا تو قُسُوْوٌ ہوا۔ واو زائد بدستور درمیان میں رہا، عین کلمہ (واو) پر لام کلمہ والے احکام جاری ہوئے تو دِعِيٌّ کی طرح ہوا۔		
وَامْتَازُوْا الْيَوْمَ	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اِمْتَوِزُوْا تھا۔ از باب افتعال		

صیغہائے ناقص

فَبِهَا	رَاعِنَا	اَلطَّاغُوْتُ (مبالغہ)	قُوْلُوْا (بغیرامر)
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں بِهِيَ تھا۔ از باب علم ۔ ''فا'' زائدہ ہے۔	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم، اصل میں رَاعِيْنَا تھا۔ از باب مفاعلہ	طُغْيَانٌ سے مشتق ہے، فَلْعُوْتٌ کے وزن پر اصل میں طَغْيُوْتٌ تھا، قلب مکانی کے بعد یا کو الف سے بدلا۔	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مجہول اصل میں قُوْلِيُوْا تھا۔ از باب مفاعلہ
قَالُوْا (بغیر ماضی)	مُتَنْتَفَنْتَفِیْ	اَرْجِهِ وَاَخَاهُ	اَلتَّنَادِ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں قَالِيُوْا تھا۔ از باب مفاعلہ۔	یہ دو صیغے ہیں، دونوں واحد مذکر غائب ماضی معلوم ،اصل میں مَتٰی اِنْتَفَیَ اِنْتَفَی تھے۔ از باب افتعال۔	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اَرْجِیْ تھا، ضمیر مفعول کا لاحق ہوا تو جِهِ وَ ہوا، جس سے اِبِلٌ کی صورت پیدا ہوئی تو ضمیر مفعول کو ساکن کر کے اَرْجِهِ کر دیا۔ از باب افعال۔	صیغہ مصدر کا ہے اصل میں تَنَادُیٌ تھا۔ از باب تفاعل
تُفَادُوْهُمْ	تَدَّعُوْنَ	مِنَ الْقَالِيْنَ	مَقْضِيًّا
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع معلوم، اصل میں تُفَادِيُوْنَ تھا۔ از باب مفاعلہ۔	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع ،اصل میں تَدْتِعَيُوْنَ تھا۔ از باب افتعال۔	صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل، اصل میں قَالِيُوْنَ تھا۔ از باب ضرب۔	صیغہ مذکر اسم مفعول، اصل میں مَقْضُوْیٌ تھا۔ از باب ضرب۔

حَفِيًّا	مُرْجُوْنَ	لَمْ يُقَالْ	مَنْ يَّعْشُ
صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اصل میں حَفِيْوٌ تھا۔	صیغہ جمع مذکر سالم اسم مفعول، اصل میں مُوْجَيُوْنَ تھا۔ از باب افعال	صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم، اصل میں يُقَالُ تھا۔ از باب مفاعلة	صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم، اصل میں يَعْشُوُ تھا۔ از باب نصر
مَخْلُوْلِيْنَ (بغیر اسم مفعول)	عَنَتِ الْوُجُوْهُ	وَمَا اَنْسٰنِيْهُ	لَايَهِدِّيْ
صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل منفی ماضی مجہول، اصل میں مَا اُخْلُوْلِيْنَ تھا۔ از باب افعیعال۔	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ فعل ماضی معلوم، اصل میں عَنَوَتْ تھا۔ از باب نصر۔	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم، اصل میں اَنْسٰیَ تھا۔ از باب افعال	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم، اصل میں لَايَهْتَدِيْ تھا۔ از باب افتعال۔
اِهْدِنَا	تَعَالَوْا	وَاكْسُوْهُمْ	فَاقْضِ
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِهْدِيْ تھا۔ نا زائد ہے۔ از باب ضرب	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم اصل میں تَعَالَوُوْا تھا۔ از باب تفاعل۔	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اُكْسُوُوْا تھا۔ از باب نصر	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اِقْضِيْ تھا۔ از باب نصر
خَبَثَ	اَلْجَوَارِ	وَاسْتَوَتْ	اَلْمُهْتَدِ
صیغہ واحدہ مؤنثہ فعل ماضی معلوم، اصل میں خَبَوَتْ تھا۔ از باب نصر۔	صیغہ جمع مکسر اسم فاعل، اصل میں جَوَارِيُ تھا۔ از باب ضرب۔	صیغہ واحدہ مؤنثہ فعل ماضی معلوم، اصل میں اِسْتَوَيَتْ تھا۔ از باب افتعال۔	صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اصل میں مُهْتَدِيٌ تھا۔ از باب افتعال۔

لَاتُزَكُّوا	يَدْعُ الدَّاعِ	نُصْلِهِ	اَلْمَاعُوْنَ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل نہی حاضر معلوم ،اصل میں تُزَكِّيُوْنَ تھا۔ از باب تفعیل	یہ دو صیغے ہیں، پہلا صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم دوسرا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ۔ از باب نصر	صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم، اصل میں نُصْلِيُ تھا۔از باب افتعال۔	اصل میں مَعْوُوْنٌ تھا۔ واوکو خلافِ قانون عین سے پہلے لائے تو مَوْعُوْنٌ ہوا۔ یہ اسم جامد ہے
قُوْرِيْنَ	اِذَادَعَانِ	اُتْلُ	سَلُوْنَ
صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی مجہول، از باب مفاعلہ۔	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم، اصل میں دَعَوَ تھا۔ نون وقایہ مکسور ہے بعد حذف یاء متکلم ۔از باب نصر۔	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اُتْلُوْ تھا، از باب نصر۔	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی معلوم۔ از باب شرف۔
نِهِ	فَتَعَالَيْنَ	مَأْتِيًّا	جِثِيًّا
صیغہ جمع مکسر صفت مشبہ، اصل میں نُهُيٌ تھا۔ از باب کرم۔	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی معلوم، اصل میں ، تَعَالَوْنَ تھا۔ از باب تفاعل۔	صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اصل میں مَأْتُوْيٌ تھا۔ از باب ضرب۔	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل، اصل میں جُثُوْوٌ تھا۔ از باب ضرب۔

صیغہائے لفیف

یَتَّقْہِ	رَئِيَيِّ	لِيَلِيَنَّ	تَقْوىٰ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم، اصل میں یَوْتَقِيُ تھا۔ یا جزم سے حذف ہوا اور قاف کو کَتِف سے تشبیہ دی اور ساکن کیا، ہا ضمیر وصل کی وجہ سے کسرہ آیا۔	یہاں پانچ یا ہیں، ا جو کہ عین کلمہ سے بدل کر آیا ہے، ۲ یا جو کہ اصل لام کلمہ ہے، ۳ یا جو الف تانیث سے منقلب ہے، ۴ یا جو الف تثنیہ سے منقلب ہے، ۵ یا اضافت، اصل میں رَؤْيَيَانِ تھا۔ از باب ضرب۔	صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم بنونِ ثقیلہ، اصل میں لِيَوْلِيَن تھا، از باب حسب۔	اصل میں وَقْيٌ تھا واو کو تا سے بدلا اور یا کو واو سے بدلا، یہ اسم جنس ہے۔ از باب ضرب۔
اِنَّلِزَيْدًا	اُوْفُوْفُوْا	قُوْا	تُوْرُوْنَ
صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم، اصل میں اِنْ نَوْلِيُ تھا۔ از باب حسب	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مجہول، اصل میں اُوْفُوْفِيُوْا تھا۔ از باب افعیعال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اِوْقِيُوْا تھا۔ از باب ضرب	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل مضارع معلوم، اصل میں تُوْرِيُوْنَ تھا۔ از باب افعال۔
مُوْصٍ	لَاتَنِيَا	يُوْعُوْنَ	وَتَعِيَهَا
صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اصل میں مُوْصِيٌ تھا۔ از باب افعال۔	صیغہ تثنیہ مخاطبین فعل نہی حاضر معلوم، اصل میں لَاتَوْنِيَا تھا۔ از باب ضرب۔	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع معلوم، اصل میں يُوْعِيُوْنَ تھا۔ از باب افعال۔	صیغہ واحدہ مؤنثہ فعل مضارع معلوم، اصل میں تَوْعِيُ تھا۔ نصب ماقبل کی وجہ سے ہے۔ از باب ضرب۔

يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ	لِنَا	وَاسْتَحْيُنَّ	فِيْ
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع معلوم، اصل میں یُوَلِّیُوْنَ تھا۔ از باب تفعیل۔	صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْلِیْ تھا۔از باب حسب	صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معلوم بانون ثقیلہ اصل میں اِسْتَحْیِیُوْا تھا۔ از باب استفعال۔	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِوْفِیِیْ تھا۔از باب ضرب
یُوْسُفِ	تَوَلَّ	ءِ	
صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اِوْفِیْ تھا۔از باب ضرب۔	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم ،اصل میں تَوَلّٰی تھا۔از باب تفعل۔	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اِوْءِیْ تھا۔از باب ضرب۔	

صیغہائے مہموز

سَلُوْنِیْ	اَلَمْ تَرَ	اَمَّا تَرَیِنَّ	اَنَسْتُمْ
صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اِسْئَلُوْا تھا۔از باب فتح۔	صیغہ واحد مذکر مخاطب جحد معلوم، اصل میں لَمْ تَرْءِیْ تھا۔از باب منع۔	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ فعل مضارع معلوم بانون ثقیلہ، اصل میں تَرْءِیِیْنَ تھا۔ از باب فتح، مضارع مثبت میں جب نون ثقیلہ لاحق ہو تو لام تاکید یا اِمَّا شرطیہ ابتداء میں آتا ہے۔	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم، اصل میں ءَآنَسْتُمْ تھا۔ از باب مفاعلہ۔

شَدَقَّ	یُقَرِیْمَنْ	قَوَلَ (بغیر مجرد)	لَمَا کُلْ
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں اَشْدَقَّ تھا۔ ازباب افعلال۔	یہ دو صیغے ہیں ایک یُقَرْءِءُ اِءْمَنْ تھا پہلا صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم رباعی مجرد مہموز اللام ہے، دوسرا صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اِءْ مَنْ تھا۔ ازباب علم	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں اِقْتَوْءَلَ تھا۔ از باب افعیال۔	صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم، اصل میں لَمْ اَءْکُلْ تھا۔ ازباب ضرب
سَوَّلَ	لَنْ لَنَ	بَرَ	لَمَسَ (بغیر ماضی)
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں اِسْتَوَّلَ تھا۔ از باب افعوال۔	صیغہ واحد متکلم مشترک فعل نفی معلوم اصل میں لَنْ اَلْئَنَ تھا۔ ازباب علم	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم، اصل میں بَرِءَ تھا۔ ازباب علم۔	صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم، اصل میں لَمْ اَسْئَی تھا۔ ازباب منع۔
اِلْمَمْنَعْ	نُوْنَ	اُتُوْا	لَمَرَ (بغیر ماضی)
صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم، اصل میں اِنْ لَمْ اَمْنَعْ تھا۔ ازباب منع۔	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی معلوم، اصل میں نَوَءْنَ تھا۔ ازباب نصر۔	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مجہول، اصل میں اُتِوُوْا تھا۔ ازباب نصر۔	صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم اصل میں لَمْ اَرَیٰ تھا۔ ازباب منع۔

رِمْ رَمْ رِمْ	رِمْ رِمْ	لَنْ رِیَ	لَمْ لَمْ لِمْ
یہ دو صیغے ہیں، اصل میں اُرْمُرِمْ تھے، پہلا صیغہ امر ہے دوسرا صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم رباعی مجرد اُدَحْرِجُ کی طرح حالتِ وقف میں۔	یہ دو صیغے ہیں، پہلا رِمْ عِدْ کی طرح امر ہے، دوسرا صیغہ واحد متکلم مضارع ،اصل میں اُرْءِمْ حالتِ وقفی میں تھا۔ ازباب افعال۔	صیغہ واحد متکلم نفی معلوم مؤکد بلن ناصبہ اصل میں لَنْ اُرْءِیَ تھا۔از باب افعال۔	صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم،اصل میں لَمْ اُلَمْ لِمْ تھا۔ازباب فعللۃ۔
رَجُلًا	نَبِّیْ زَیْدًا	اَنِیْس	مُرُوْا
صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم ، اصل میں اِرْءَیْ تھا،اس میں اصل صیغہ صرف "ر" ہے۔ ازباب منع۔	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم،اصل میں نَبِّیْءْ تھا۔ازباب تفعیل۔	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اَنْ اِءْسَیْ تھا۔ ازباب علم	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اُءْمُرُوْا تھا۔
لَمُلَّ	اِلَمْ	ھِیَ	ھُوَا
صیغہ واحد متکلم جحد مجہول، اصل میں لَمْ اُلْنَنْ تھا،از باب فتح، نون قرب مخرج سے لام ہوکرادغام ہوا	صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم اصل میں اِنْ اَلْنَمْ تھا۔ از باب علم۔ نون قرب مخرج سے لام ہو کرادغام ہوا۔	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں ھُیِیَ تھا۔	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول، اصل میں ھُوِءَ تھا۔

يَلْقِ يَلْقِ	عِدْلِیَ	اِیبَ زَیْدٌ	مَنْوَرِینَّ
یہ دو صیغے ہیں، اصل میں یَلْقِیْ اَلْقِیْ تھے، پہلا صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم اصل میں یَلْقِیْ تھا۔ دوسرا اصل میں اَلْقِیْ تھا۔	یہ دو صیغے ہیں، پہلا صیغہ واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم عِدْ، دوسرا صیغہ واحد مذکر ماضی مجہول اصل میں وُلِیَ تھا۔ از باب ضرب	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں وَءِبَ تھا، از باب علم	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم ثقیلہ، اصل میں مَنْ اَوْرِیَنْ تھا۔ از باب افعال
اُوْاُوْاُوا	اَنسَا	لَمَا	اَرِنَا
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مجہول، اصل اُوْءُوْءُوْا تھا۔ از باب افعیعال	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم، اصل میں اَنْ اَسْئَیٰ تھا۔ از باب افعال	صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم، اصل میں لَمْ اَوْءِیْ تھا۔ از باب ضرب	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اَرْءِیْ تھا۔ از باب افعال۔
اَلْحَمْرُ	لِمرِیْ	فَاَزَرَہٗ	
صیغہ واحد مذکر اسم جامد، اصل میں اَلْاَحْمَرُ تھا۔	صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ فعل امر حاضر معلوم۔ اصل میں لَمْ اِرْءِیْ تھا۔ از باب فعللہ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم، اصل میں اٰءْزَرَ تھا۔ از باب افعال	

خَطَایَا

خَطِیْئَۃٌ کی جمع مکسر، صفت مشبہ، اصل میں خَطَایِئَ تھا۔ بروزن فَعَایِلُ بقانون شرائف خَطَاءِءُ ہوا۔ بقانون ائمۃ خَطَائِیُ ہوا، بعدہ رخایا وقال باع سے خَطَایَا ہوا۔

صیغہائے مضاعف

لَنَفُضُّوْا	لَمَنْصَبَّ	سَتَسَلْسَلْنَ	اَنُمُنَّ
صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم، اصل میں اِنْفَضَضُوْا تھا۔ لام زائدہ ہے۔ از باب انفعال	صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم، اصل میں لَمْ اَنْصَب تھا۔ از باب انفعال	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل مضارع معلوم، اصل میں تَتَسَلْسَلْنَ تھا۔ از باب تفعللۃ	صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں اَنْ نَمُنَّ تھا۔ ان ناصبہ ہے نون متکلم سے ادغام ہوا ہے۔ از باب نصر
اِنَّ اَنَّ	اِبْلَخَّادِمُ	دَسَّهَا	فَظَلْتُمْ
صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی معلوم۔ اصل میں اِنَّنَ اَنَّنَ تھا۔ از باب انفعال	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم اصل میں اِبْلَخْ خَادِمٌ تھا۔ از باب علم	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم، اصل میں دَسَّسَ تھا، دوسرے سین کو حرف علت سے تبدیل کیا تو دَسّٰی ہوا، بقانون قال دَسَّهَا ہوا۔ از باب تفعیل	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم، اصل میں ظَلَلْتُمْ تھا لازم ثانی کو حذف کیا تو ظَلْتُمْ ہوا۔ از باب نصر۔
قَرْنَ	اَتِمُّوْا	فَكُبْكِبُوْا	اُعِدَّتْ
صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اِقْرَرْنَ تھا، پہلی را کی حرکت نقل کر کے ق کو دی اور را کو حذف کیا، ہمزہ اصلی حذف ہوا۔ از باب علم	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں اَتْمِمُوْا تھا۔ از باب افعال۔	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مجہول۔ از باب فعللۃ	صیغہ واحدہ مؤنثہ فعل ماضی مجہول، اصل میں اُعْدِدَتْ تھا۔ از باب افعال

هُزِّیْ	اَعَزُّ	اَضَلَّنَا	فَمَنِ اضْطُرَّ
صیغہ واحدہ مؤنث فعل امرحاضر معلوم ۔از باب تفعیل	صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اصل میں اَعْزَزُ تھا۔ از باب ضرب	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی معلوم، اصل میں اَضْلَلَا تھا۔ از باب افعال	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں اُضْتُرِرَ تھا۔ از باب افتعال
اَلضَّآلِّیْنَ	وَدُّوْا	مُنْفَكِّیْنَ	مَنًّا
صیغہ جمع مذکر اسم فاعل، اصل میں ضَالِلِیْنَ تھا۔ ازباب ضرب۔	صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم، اصل میں وَدَدُوْا تھا۔ ازباب منع۔	صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل، اصل میں مُنْفَكِكِیْنَ تھا۔ ازباب انفعال۔	صیغہ اسم مصدر، اصل میں مَنْنًا تھا۔ ازباب نصر۔
یُصَبُّ	لَمْ یَتَسَنَّهْ		عَضُّوْا
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول، اصل میں یُصْبَبُ تھا۔ ازباب نصر	صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم، لام کلمہ میں اختلاف ہے، (۱) وہ ھا ہے جس طرح اب ہے، (۲) واو ہو حالتِ جزم میں حذف ہوا ہا وقف کو وصل کے حکم میں ٹھہرایا (۳) بعض نے اس کو مضاعف کہا ہے کہ اصل میں لَمْ یَتَسَنَّنْ تھا۔ نون ثالث کو یا سے بدلا اور یا کو الف سے بدل کر جزم میں اس کو حذف کیا۔ ازباب تفعل		صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم، اصل میں عَضِضُوْا تھا۔ ازباب علم
یُوَسْوِسُ			
صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم مضاعف رباعی۔ ازباب فعللة			

صیغہائے مرکبات

قِلِرَ	لَمْ اُودَا
یہ تین صیغے ہیں امر حاضر کے قِ. لِ. رَ کی طرح۔	صیغہ واحد متکلم مشترک فعل جحد معلوم مثال واوی مہموز اللام، اصل میں لَمْ اُوْدَءْ تھا۔ از باب فتح
فَاتَّمُرَنَّ	یہ دو صیغے ہیں، ایک اِتَّ. اصل میں اِتْتَوِ تھا صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم مضاعف ثلاثی وناقص واوی، دوسرا صیغہ ہے مُرَنَّ. مضاعف ثلاثی مُدَّنَّ کی طرح صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم مؤکد بنون ثقیلہ

شِهَابَارٍّ	قِيَاعَنِ الْفِ	شِيًا
یہ دو صیغے ہیں ایک شِهَا. اصل میں شَهِیَ تھا، دوسرا بَارَّ یہ حَابَّ کی طرح، دونوں واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم کے صیغے ہیں	یہ تین صیغے ہیں، ایک قِيَا صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم وقِ یَقِیْ سے، دوسرا عَنْ اصل میں اِعْوَنْ تھا۔ تیسرا اِلْفِ اصل میں اِلْفِیْ تھا۔ اِجْثِ کی طرح، آخری دونوں صیغے واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم کے ہیں۔	صیغہ مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم مؤکد بنون تاکید خفیفہ لفیف مفروق، اصل میں اِوْشِیَنْ تھا، نون خفیفہ کو بصورتِ تنوین لکھا گیا لَنَسْفَعًا کی طرح۔

شِنْ	شُنْ	رَحُصَّ
صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ فعل امر حاضر معلوم مؤکد بنون تاکید خفیفہ اصل میں اِوْشِیِنْ تھا، بعد از تعلیل قِنْ کی طرح ہوا۔ نون خفیفہ بصورت تنوین لکھا ہوا ہے۔	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم یہ قُنْ کی طرح ہے، نون خفیفہ بصورتِ نون تنوین لکھا ہوا ہے۔	یہ دو صیغے ہیں ایک رَحْ. اصل میں اِرْوَحْ تھا۔ خَفْ کی طرح، دوسرا اَصِصُّ واحد متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں اَوْصَصُ تھا۔ اَعِدُ کی طرح ہو کر بعد از تعلیلات رَحُص ہوا۔
لَنَیَا	لِمَیَّ	لَمُوِّقْ
صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم مؤکد بلن ناصبہ، اصل میں لَنْ اَوْیَ تھا۔ (لَنْ اَسْمَعَ کی طرح)	صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم، اصل میں لَمْ اَمْأَیِ۔ (لَمْ اَحْمَرْ کی طرح)	صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم، اصل میں لَمْ اُءْ وِقْ تھا۔ از باب افعال۔
شَشُّ	فَكُنَكَكُنِكَكُنِكَا	
یہ دو صیغے ہیں ایک '' شَشْ '' خَفْ کی طرح دوسرا ''شُ'' اصل میں ''اُشْشُوْ'' تھا بصورت اجتماعی ادغام ہو کر '' شَشُّ '' ہوا۔	یہ تین صیغے ہیں، ایک ''اِكْنُكْ''، دوسرا ''اَكْنِكْ''، تیسرا ''اَكْنِكَنْ''، پس فا کے آنے کے بعد ہمزہ وصلی گر گیا ہمزہ اول کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی گئی اور نون خفیفہ کو الف سے بدلا۔	

❁❁❁❁

بحرالجواھر

فی

کشف المصادر

مصادر بابِ اوّل از ثلاثی مجرد "فَعَلَ يَفْعِلُ"

اَلثَّلْبُ	ملامت کرنا	اَلْعَضْبُ	قطع کرنا	اَلنَّحِيْبُ	رونے میں آواز بلند کرنا
اَلْجَدْبُ	کسی پر عیب لگانا	اَلْغَصْبُ	زبردستی لے لینا	اَلنُّحَابُ	ہرن کا آواز کرنا
اَلْجَذْبُ	کھینچنا	اَلْغَلْبُ	غالب ہونا	اَلنَّذْرُ	نذر ماننا
اَلْجَلْبُ	ہانک کر لے جانا	وَالْغَلَبُ	// //	وَالنُّذُوْرُ	// //
اَلْجُلُوْبُ	// //	وَالْغَلَبَةُ	// //	اَلنَّسَبُ	نسبت کرنا
اَلْحَصْبُ	کنکری سے مارنا	وَالْغُلُبَةُ	پانی کے بہاؤ کا آواز	وَالنِّسْبَةُ	// //
اَلْحَضْبُ	آگ میں لکڑی ڈالنا	وَالْغُلُبِيُّ	// //	اَلنَّعْبُ	کوّے کا کاؤں کاؤں کرنا
اَلْخَرْبُ	ہلاک کرنا	اَلْقَسِيْبُ	پانی کا بہاؤ آواز کے ساتھ	اَلنَّعِيْبُ	// //
اَلْخَشْبُ	خلط ملط کرنا	اَلْقَصْبُ	ٹکڑے کرنا	اَلنُّعَبَانُ	// //
اَلْخَضْبُ	رنگنا	اَلْقَضْبُ	کاٹنا	اَلنِّعَبَانُ	// //
اَلْخُضُوْبُ	درخت کا سرسبز ہونا	اَلْقَطْبُ	ترش روئی کرنا	اَلتَّنْعَابُ	// //
اَلشَّذْبُ	چھال چھیلنا	وَالْقُطُوْبُ	// //	اَلنُّعَابُ	// //
اَلْوُثُوْقُ	بھوسہ کرنا	اَلسِّقَايَةُ	پلانا	اَلضِّيْقُ	تنگ ہونا

اَلضَّرْبُ	پیشاب یا دودھ کو روکنا	اَلْقَلْبُ	پلٹ دینا، دل پہ مارنا	اَلْهَفْتُ	خفت کی وجہ سے اڑنا
اَلصَّلْبُ	سولی دینا	اَلْكَذِبُ	جھوٹ بولنا	اَلْهُفَاتُ	// //
اَلضَّرْبُ	مارنا	اَلْكِذْبُ	// //	اَلنَّتْحُ	پسینہ نکلنا
وَالْمِضْرَابُ	//۔ //	اَلْكَاذِبَةُ	// //	اَلْحُتُوْدُ	اقامت کرنا
وَالتَّضْرَابُ	//۔ //	اَلْمَكْذُوْبُ	// //	اَلْحَرْدُ	ارادہ کرنا
اَلضِّرَابُ	کشتی کرنا	اَلْكِذَّابُ	// //	اَلْحِقْدُ	کینہ رکھنا
اَلْعَصْبُ	لپیٹنا	اَلْكَسْبُ	حاصل کرنا	وَالْحِقْدُ	// //
اَلنَّسْبُ	سانپ کا ڈسنا	اَلْحَطْبُ	لکڑی چننا	اَلضَّرَبَاتُ	زخم تلاش کرنا
اَلْمَكْذُوْبَةُ	جھوٹ بولنا	اَلنُّتُوْحُ	پسینہ نکلنا	اَلْقَصْدُ	ارادہ کرنا

مصادر باب دوم از ثلاثی مجرد "فَعَلَ يَفْعُلُ"

اَلْحَرْزُ	حفاظت کرنا	اَلرُّقُوْبُ	نگہبانی کرنا	اَلْقَحْبُ	کھانسنا
اَلْحَزْبُ	سخت ہونا	وَالرُّقُوْبُ	// //	اَلْقُحَابُ	کھانسنا
اَلْحَسْبُ	مسمار کرنا	وَالرَّقَابَةُ	// //	اَلْقَرْبُ	تلوار کو میان میں داخل کرنا
اَلْحُسْبَانُ	// //	وَالرِّقْبَانُ	// //	اَلْكَتْبُ	لکھنا
اَلْحِسَابَةُ	// //	وَالرِّقْبَةُ	// //	اَلْكِتَابُ	// //
اَلْحِسَابُ	// //	وَالرَّقْبَةُ	// //	اَلْكِتْبَةُ	// //
اَلْحِسْبَةُ	// //	اَلسُّكُوْبُ	پانی بہنا	اَلْكِتَابَةُ	// //

اَلْحُطُوْبُ	موٹا ہونا	اَلسَّكْبُ	″ ″	اَلْكَرْبُ	تنگ کرنا
اَلْحَلْبُ	دوہنا	وَالتِّسْكَابُ	″ ″	اَلْكَلْبُ	گھوڑے کو مہیز مارنا
وَالْحِلَابُ	″ ″	اَلْعَقْبُ	ایڑی مارنا	اَللَّشْبُ	چپکنا
اَلْعُكُوْبُ	اونٹوں کا بھیڑ کرنا	وَاللُّثُوْبُ	″ ″	الطَّوَافُ	گرد پھرنا

مصادر بابِ سوم از ثلاثی مجرد ”فَعِلَ يَفْعَلُ“

اَلتَّرَبُ	محتاج ہونا	اَلْجَنَابَةُ	ناپاک ہونا	اَلذَّرَبُ	تلوار تیز کرنا
وَالْمَتْرَبُ	″ ″	اَلْحَدَبُ	مہربان ہوبا	وَالذَّرَابَةُ	″ ″
اَلتَّعَبُ	مشقت میں پڑنا	اَلْحَرَبُ	سخت غضبناک ہونا	وَالذُّرُوْبَةُ	″ ″
اَلتَّغَبُ	ہلاک ہونا	اَلْحَصَبُ	کھسرا کی بیماری ہیں مبتلا ہونا	اَلذَّهَبُ	سونے کی کان میں بہت سا سونا پا کر حریان ہونا
اَلْجَرَبُ	خارش والا ہونا	اَلْخَصَبُ	سرسبز ہونا	اَلرَّجَبُ	تعظیم کرنا
اَلْجَشَبُ	موٹا ہونا	اَلْخَنَبُ	کمزور ہونا	اَلرَّغَبُ	خواری وذلت سے مانگنا
اَلْجَشَرُ	کھانسنا	اَلْخَنَثُ	ہجڑا ہونا	وَالرَّغْبَةُ	″ ″
اَلشَّبَعُ	سیر ہونا	اَلْجَزَعُ	بے صبری کرنا	اَلْفَزَعُ	گھبرانا
اَلنَّيْلُ	پانا	اَلْوَلَعُ	حریص ہونا	اَللَّزَقُ	چپکنا

باب چہارم از ثلاثی مجرد "فَعَلَ يَفْعَلُ"

اَلتَّعْبُ	مشقت میں پڑنا	اَلسُّحْتُ	حرام مال کمانا	اَلْجَدْحُ	گھولنا
اَلتَّغَبُ	ہلاک ہونا	اَلصَّفْحُ	روگردانی کرنا	اَلْجَرْحُ	زخمی کرنا
اَلْجَفَسُ	بدہضمی ہونا	اَلنَّحْبُ	رونے میں آواز بلدن کرنا	اَلْجَزْءُ	حصہ دینا
اَلْجِفَاسَةُ	// //	وَالنَّحِيْبُ	// //	اَلْجَلْحُ	اوپر کے حصہ کو چر جانا
اَلذَّهَبُ	جانا	اَلنَّحِيْتُ	پیچش ہونا	اَلْجَمْحُ	سرکشی کرنا
وَالذُّهُوْبُ	// //	اَلْبَحْثُ	کھودنا	وَالْجُمُوْحُ	//ـ //
اَلرَّعْبُ	خوف کرنا کر مار ڈالنا	اَلدَّغْتُ	گلا گھونٹ	اَلرَّدْحُ	ثابت قدم رہنا
وَالرُّعْبُ	// //	اَلدَّغْسُ	تاریکی میں داخل ہونا	اَلرُّزُوْحُ	لاغری کی وجہ سے گر جانا
اَلزَّعْبُ	برتن کو بھرنا	اَلرَّغْثُ	ماں کا دودھ پینا	وَالرَّزَاحُ	//ـ //
اَلزَّعْنُ	بیقرار رہنا	اَلرَّغْسُ	بہت دینا	اَلزَّرْحُ	نیزہ چبھونا
اَلسَّحْبُ	زمین پر گھسیٹنا	اَلرَّغْفُ	گندھے ہوئے آٹا کا	اَلرَّشْحُ	برتن کا ٹپکنا

مصادر باب پنجم از ثلاثی مجرد "فَعِلَ يَفْعِلُ"

اَلْحِسَانُ	گمان کرنا	وَالْمَحْسِبَةُ	گمان کرنا	اَلْهَبْصُ	جلد باز ہونا

وَالْمَحْبِسَةُ	// //	اَلنُّعُوْمَةُ	نرم ونازک ہونا	اَلنِّعْمَةُ	خوشحال ہونا

مصادر باب ششم از ثلاثی مجرد "فَعُلَ يَفْعُلُ"

اَلْجُدُوْبَةُ	قحط ہونا	اَلشَّقَاحَةُ	قبیح ہونا	اَلشَّعَارَةُ	شاعر ہونا
اَلْجَنَابَةُ	ناپاک ہونا	اَلصَّبَاحَةُ	چہرے کا روشن ہونا	اَلطَّهَارَةُ	پاک ہونا
اَلْخَطَابَةُ	واعظ ہونا	اَلصَّرَاحَةُ	خالص ہونا	اَلْعُسُرُ	دشوار ہونا
اَلرُّطُوْبَةُ	تر ہونا	وَالصُّرُوْحَةُ	// //	وَالْمَعْسُوْرُ	// //
اَلرَّحَابَةُ	جگہ کشادہ ہونا	اَلطَّلَاحَةُ	تھلنا	اَلْعُقْرُ	بانجھ ہونا
وَالْمَرْحَبَةُ	// //	اَلْفَسَاحَةُ	وسیع ہونا	وَالْعَقَارَةُ	// //

مصادر بابِ اول از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِتْرَابُ	مالدار ہونا	اَلْاِحْسَابُ	پسند کرنا	اَلْاِخْنَابُ	ہلاک ہونا
اَلْاِتْعَابُ	تھکان	اَلْاِحْطَابُ	لکڑی چننا	اَلْاِذْنَابُ	گناہ کرنا
اَلْاِتْغَابُ	ہلاک کرنا	اَلْاِحْقَابُ	پیچھے سوار کرنا	اَلْاِذْهَابُ	سونے کی قلعی کرنا
اَلْاِثْرَابُ	ملامت کرنا	اَلْاِخْرَابُ	ویران کرنا	اَلْاِرْجَابُ	تعظیم کرنا
اَلْاِجْرَابُ	اونٹوں میں خارش پھیلنا	اَلْاِخْصَابُ	سرسبز ہونا	اَلْاِرْطَابُ	تر کرنا
اَلْاِجْدَابُ	گبرا ہونا	اَلْاِخْطَابُ	نزدیک آنا	اَلْاِرْغَابُ	رغبت دلانا
اَلْاِجْدَابُ	بارش نہ ہونے سے خشک ہونا	اَلْاِخْلَابُ	کیچڑ والا ہونا	اَلْاِرْكَابُ	سواری دینا

مصادر باب دوم از ثلاثی مزید فیہ

تصریف اصل میں تصررفًا (دورا) تھا کیونکہ مصدر میں فعل والے حروف کا ہونا واجب ہے، پس دوسری رایا سے تبدیل کیا ان دورا میں سے ایک را بالاتفاق زائد ہے، ابن مالکؒ اور ابن عصفورؒ کا مختار مذہب یہ ہے کہ پہلی زائد ہے کیونکہ ماضی میں ساکن ہے اور ساکن حرف پر حکم زیادتی کا بہتر ہے متحرک حرف سے، ابن حاجبؒ اور یونسؒ کا مختار مذہب یہ ہے کہ دوسری را زائد ہے کیونکہ زیادتی کی احتیاج دوسری را کے تلفظ کے وقت پڑی۔ امام سیبویہؒ کے ہاں ان دو (را) میں سے ہر ایک میں زیادتی کا احتمال ہے۔

(تدریج الاوافی شرح الزنجانی بحوالہ انجاد الصرف)

اَلتَّتْرِیْبُ	خاک ڈالنا	اَلتَّسْرِیْبُ	گروہ گروہ بھیجنا	اَلتَّلْقِیْبُ	لقب دینا
اَلتَّرْتِیْبُ	مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا	اَلتَّسْلِیْبُ	ناتمام بچہ گرنا	اَلتَّنْحِیْبُ	نذر ماننا
اَلتَّثْقِیْبُ	روشن کرنا	اَلتَّشْرِیْبُ	پانی پلانا	اَلتَّنْصِیْبُ	رکھنا
اَلتَّجْرِیْبُ	آزمانا	اَلتَّضْرِیْبُ	بہت مارنا	اَلتَّنْقِیْبُ	خواب اچھی طرح کھود کرید کرنا
اَلتَّجْرِبَۃُ	// //	اَلتَّطْرِیْبُ	گانا	اَلتَّنْکِیْبُ	الگ ہونا
اَلتَّجْلِیْبُ	چیخنا چلانا	اَلتَّطْنِیْبُ	خیمہ لگانا	اَلتَّهْذِیْبُ	جلدی کرنا
اَلتَّجْنِیْبُ	دور ہونا	اَلتَّعْجِیْبُ	تعجب میں ڈالنا	اَلتَّهْرِیْبُ	بھاگنا
اَلتَّقْرِیْرُ	ثابت کرنا	اَلتَّکْرِیْرُ	دُہرانا	اَلتَّکْبِیْرُ	بزرگی بیان کرنا
اَلتَّمْزِیْقُ	کوٹنا	اَلتَّسْهِیْلُ	آسان کرنا	اَلتَّبْشِیْرُ	خوشخبری دینا
اَلتَّبْلِیْغُ	پہنچانا	اَلتَّسْبِیْحُ	پاکی بیان کرنا	اَلتَّحْمِیْدُ	حمد بیان کرنا

مصادر باب سوم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْمُجَاذَبَةُ	کسی سے کشمکش کرنا	وَالضِّرَابُ	تلوار مارنا	وَالْعِلَاجُ	نفع دینا
وَالْجِذَابُ	// //	اَلْمُعَاقَبَةُ	پیچھے آنا	اَلْمُرَاجَةُ	// //
اَلْمُجَانَبَةُ	پہلو میں چلنا	وَالْعِقَابُ	// //	اَلْمُرَاجَحَةُ	جھکنے میں غالب ہونے کے لئے مقابلہ کرنا
اَلْمحَاسَبَةُ	حسابات کی جانچ کرنا	اَلْمُغَاضَبَةُ	غضب پر برانگیختہ کرنا	اَلْمُسَافَحَةُ	بدکاری کرنا
اَلْمُخَاطَبَةُ	باہم گفتگو کرنا	اَلْمُغَالَبَةُ	ایک دوسرے پر غلبہ کی کوشش کرنا	اَلْمُصَالَحَةُ	صلح کرنا
اَلْمُلَاعَبَةُ	باہم کھیلنا	وَالْغِلَابُ	// //	وَالصِّلَاحُ	// //
اَلْمُرَاقَبَةُ	نگہبانی کرنا	اَلْمُكَاتَبَةُ	خط وکتابت کرنا	اَلْمُقَارَحَةُ	روبرو ہونا
اَلْمُشَارَبَةُ	ساتھ پینا	اَلْمُنَاسَبَةُ	مشابہ ہونا	اَلْمُكَاشَحَةُ	دشمنی رکھنا
اَلْمُشَاغَبَةُ	جھگڑا کرنا	اَلْمُنَاقَبَةُ	مناقب پر فخر کرنا	اَلْمُنَاصَحَةُ	ایک دوسرے کو نصیحت کرنا
اَلْمُحَادَبَةُ	لڑائی لڑنا	اَلْمُحَادَثَةُ	گفتگو کرنا	اَلْمُجَالَسَةُ	پاس بیٹھنا

مصادر باب چہارم از ثلاثی مزید فیہ

اَلتَّثَقُّبُ	سوراخ کرنا	اَلتَّغَضُّبُ	غضبناک ہونا	اَلتَّقَمُّتُ	ناپسند ہونا

اَلتَّسَرُّبُ	پانی سے بھر جانا	اَلتَّغَلُّبُ	غلبہ کرنا	اَلتَّحَدُّثُ	گفتگو کرنا
اَلتَّسَلُّبُ	ماتمی کپڑے پہننا	اَلتَّقَلُّبُ	پلٹنا	اَلتَّحَنُّثُ	گناہوں سے نفرت کرنا
اَلتَّشَرُّبُ	جذب کرنا	اَلتَّكَذُّبُ	بتکلف جھوٹ بولنا	اَلتَّرَعُّثُ	عورت کا بالی پہننا
اَلتَّشَعُّبُ	متفرق ہونا	اَلتَّزَلُّجُ	پھسلنا	اَلتَّشَبُّثُ	چمٹنا
اَلتَّطَرُّبُ	خوشی پر برانگیختہ کرنا	اَلتَّلَقُّبُ	لقب پانا	اَلتَّبَرُّجُ	اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہو کر نکلنا
اَلتَّعَتُّبُ	ایک دوسرے پر اظہار ناراضگی کرنا	اَلتَّهَلُّبُ	آگ بھڑکنا	اَلتَّرَبُّثُ	دیر کرنا
اَلتَّعَجُّبُ	تعجب کرنا	اَلتَّنَسُّبُ	ہم نسب ہونے کا دعوی کرنا	اَلتَّطَهُّرُ	پاک ہونا

مصادر باب پنجم از ثلاثی مزید فیہ

اَلتَّجَانُبُ	دور ہونا	اَلتَّخَارُجُ	آپس میں تقسیم کرنا	اَلتَّسَانُدُ	اعتماد کرنا
اَلتَّحَاصُبُ	ایک دوسرے پر کنکری پھینکنا	اَلتَّعَارُجُ	بتکلف لنگڑا بننا	اَلتَّعَاقُدُ	ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کرنا
اَلتَّحَارُبُ	جنگ کی آگ بھڑکنا	اَلتَّمَازُجُ	باہم ایک دوسرے کو ملانا	اَلتَّعَاهُدُ	حلیف بننا
اَلتَّرَاكُبُ	تہ بتہ کرنا	اَلتَّسَامُحُ	نرمی برتنا	اَلتَّفَاقُدُ	بعض کا بعض کو کھونا
اَلتَّضَارُبُ	ایک دوسرے کو مارنا	اَلتَّسَافُحُ	بدکری کرنا	اَلتَّمَاجُدُ	باہم فخر کرنا
اَلتَّعَارُفُ	باہم شناسائی کرنا	اَلتَّنَاسُلُ	نسل چلنا	اَلتَّكَاثُرُ	زیادتی پر فخر کرنا

اَلتَّشَاجُبُ	خلط ملط ہونا	اَلتَّفَاصُحُ	بتکلف فصیح ہونا	اَلتَّنَاشُدُ	ایک دوسرے کے سامنے شعر پڑھنا
اَلتَّعَاتُبُ	ایک دوسرے پر ناراضگی کا اظہار کرنا	اَلتَّمَادُحُ	ایک دوسرے کی تعریف کرنا	اَلتَّبَادُرُ	جلدی کرنا
اَلتَّعَاقُبُ	ایک دوسرے کے پیچھے ہونا	اَلتَّنَاسُخُ	ایک دوسرے کو لغو کرنا	اَلتَّبَاشُرُ	ایک دوسرے کو خوشخبری دینا
اَلتَّقَارُبُ	ایک دوسرے کے قریب ہونا	اَلتَّبَاعُدُ	ایک دوسرے سے دور ہونا	اَلتَّجَاسُرُ	فخر کرنا
اَلتَّكَاذُبُ	ایک دوسرے کو جھوٹا کہنا	اَلتَّجَاهُدُ	کوشش کرنا	اَلتَّحَاقُرُ	اپنے آپ کو ذلیل کرنا
اَلتَّنَاسُبُ	باہم مشابہ ہونا	اَلتَّحَاسُدُ	ایک دوسرے کے زوالِ نعمت کی تمنا کرنا	اَلتَّخَازُرُ	نگاہ تیز کرنے کے لئے پلکوں کو سمیٹنا
اَلتَّخَافُتُ	پوشیدہ رکھنا	اَلتَّرَافُدُ	باہم مدد کرنا	اَلتَّخَاصُرُ	اپنی کمر پر ہاتھ رکھنا
اَلتَّهَافُتُ	لگاتار گرنا	اَلتَّنَاجُحُ	پے بہ پے درست ہونا	اَلتَّدَابُرُ	باہم دشمنی کرنا
اَلتَّحَادُثُ	باہم گفتگو کرنا	اَلتَّنَاصُحُ	ایک دوسرے کو نصیحت کرنا	اَلتَّحَادُرُ	اترنا
اَلتَّوَارِيْ	پوشیدہ ہونا	اَلتَّدَاوِيْ	دوا کرنا	اَلتَّمَارِيْ	شک کرنا
اَلتَّوَالِيْ	پے در پے ہونا	اَلتَّعَالِيْ	بلند و برتر ہونا	اَلتَّنَاهِيْ	ایک دوسرے کو روکنا

مصادر باب ششم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِجْتِهَادُ	کوشش کرنا	اَلْاِدِّرَاسُ	پڑھنا	اَلْاِسْتِبَارُ	تجربہ کرنا
اَلْاِجْتِبَاذُ	کھینچنا	اَلْاِدِّرَاكُ	ملنا	اَلْاِسْتِحَارُ	صبح کے وقت نکلنا
اَلْاِجْتِهَارُ	تعداد میں بہت سمجھنا	اَلْاِدِّخَالُ	داخل ہونا	اَلْاِسْتِتَارُ	چھپنا
اَلْاِجْتِبَارُ	فقر کے بعد مستغنی ہونا	اَلْاِدِّغَامُ	ایک چیز کو دوسرے چیز میں داخل کرنا	اَلْاِسْتِعَادُ	بھڑکنا
اَلْاِثِّمَادُ	تھوڑے پانی کی طرف جانا	اَلْاِدِّخَارُ	وقت ضرورت کے لئے چھپا رکھنا	اَلْاِسْتِلَامُ	چھونا
اَلْاِجْتِرَافُ	کل یا اکثر حصہ کو لے جانا	اَلْاِذِّكَارُ	یاد کرنا	اَلْاِشْتِهَارُ	مشہور ہونا
اَلْاِجْتِذَالُ	خوش ہونا	اَلْاِزْدِهَارُ	روشن ہونا	اَلْاِشْتِمَالُ	جلدی کرنا
اَلْاِجْتِرَامُ	گناہ کرنا	اَلْاِزْدِغَابُ	کاٹ لینا	اَلْاِشْتِغَالُ	مشغول ہونا
اَلْاِجْتِدَاثُ	قبر بنانا	اَلْاِزْدِجَارُ	منع کرنا	اَلْاِصْطِحَاثُ	حفاظت کرنا
اَلْاِجْتِرَاحُ	کمانا	اَلْاِزْدِلَافُ	قریب ہونا	اَلْاِصْطِرَابُ	دودھ کو جمع کرنا
اَلْاِدِّلَاجُ	پوری رات چلنا	اَلْاِزْدِرَاعُ	بونا	اَلْاِصْطِلَابُ	ہڈیوں سے گودا نکالنا
اَلْاِدِّمَاجُ	مضبوط گڑ جانا	اَلْاِطِّلَاعُ	جاننا	اَلْاِصْطِلَاحُ	رضامند ہونا

اَلْاِضْطِرَابُ	متحرک ہونا	اَلْاِطِّعَامُ	مزیدار ہونا	اَلْاِعْتِصَامُ	ہاتھ سے پکڑنا
اَلْاِضْطِمَارُ	مل جانا	اَلْاِظِّفَارُ	کامیاب ہونا	اَلْاِنْتِسَابُ	نسب ظاہر کرنا
اَلْاِضْطِبَاءُ	بازو ظاہر کرنا	اَلْاِظِّلَامُ	ظلم برداشت کرنا	اَلْاِبْتِدَاءُ	ایجاد کرنا
اَلْاِضْطِبَانُ	بغل اور پہلو کے درمیان اٹھنا	اَلْاِجْتِذَابُ	کھینچنا	اَلْاِنْتِظَارُ	انتظار کرنا
اَلْاِسْتِمَاعُ	سننا	اَلْاِكْتِسَابُ	کمانا	اَلْاِنْتِشَارُ	پھیلنا
اَلْاِطِّلَابُ	تکلف کے ساتھ ڈھونڈنا	اَلْاِعْتِذَالُ	اپنے آپ کو ملامت کرنا	اَلْاِعْتِذَارُ	عذر بیان کرنا
اَلْاِطِّفَاحُ	جھاگ نکالنا	اَلْاِحْتِطَابُ	لکڑی چننا	اَلْاِحْتِرَازُ	بچنا
اَلْاِطِّبَاخُ	اپنے لئے پکانا	اَلْاِخْتِطَابُ	منگنی کرنا	اَلْاِقْتِصَارُ	درمیانہ روی کرنا

مصادر باب ہفتم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِنْثِعَابُ	پانی کا بہنا ناک سے	اَلْاِنْصِلَاتُ	آگے نکل جانا	اَلْاِنْشِرَاحُ	کشادہ ہونا
اَلْاِنْجِذَابُ	کھینچ جانا	اَلْاِنْبِعَاثُ	بھیجا جانا	اَلْاِنْعِقَادُ	گرہ لگنا
اَلْاِنْزِدَابُ	تاڑ میں رہنا	اَلْاِنْدِلَاثُ	خودسر ہونا	اَلْاِنْجِرَادُ	ننگا ہونا
اَلْاِنْزِقَابُ	سوراخ میں آنا	اَلْاِنْفِرَاثُ		اَلْاِنْعِمَادُ	ستون کے بل کھڑا ہونا
اَلْاِنْسِحَابُ	گھٹنا	اَلْاِنْبِعَاجُ	برس کر کھل جانا	اَلْاِنْقِصَادُ	ٹوٹنا
اَلْاِنْسِرَابُ	سوراخ میں داخل ہونا	اَلْاِنْبِلَاجُ	صبح کر	اَلْاِنْفِرَادُ	تنہا ہونا

اَلْاِنْسِكَابُ	پانی بہنا	اَلْاِنْدِرَاجُ	ختم ہو جانا	اَلْاِنْتِبَارُ	
اَلْاِنْشِمَارُ	تیز چلنا	اَلْاِنْفِجَارُ	بکثرت آجانا	اَلْاِنْقِشَارُ	چھل جانا
اَلْاِنْصِهَارُ	پگھلنا	اَلْاِنْفِطَارُ	پھٹنا	اَلْاِنْكِدَادُ	تیز دوڑنا
اَلْاِنْعِقَارُ	کونچیں کٹ جانا	اَلْاِنْكِسَارُ	ٹوٹنا	اَلْاِنْكِشَافُ	کھلنا

مصادر باب ہشتم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِسْتِعْجَابُ	تعجب کرنا	اَلْاِسْتِفْتَاحُ	کھولنا	اَلْاِسْتِنْجَادُ	دلیر ہونا
اَلْاِسْتِحْقَابُ	ذخیرہ کرنا	اَلْاِسْتِقْبَاحُ	برا سمجھنا	اَلْاِسْتِنْشَادُ	شعر پڑھنے کو کہنا
اَلْاِسْتِحْلَابُ	دودھ نکالنا	اَلْاِسْتِفْلَاحُ	کامیاب ہونا	اَلْاِسْتِنْفَادُ	نیست ونابود کرنا
اَلْاِسْتِخْلَابُ	خراش لگانا	اَلْاِسْتِمْلَاحُ	ملیح سمجھنا	اَلْاِسْتِحْصَادُ	جتھا بننا
اَلْاِسْتِرْهَابُ	خوف دلانا	اَلْاِسْتِمْنَاحُ	طلب بخشش کرنا	اَلْاِسْتِحْمَادُ	تعریف چاہنا
اَلْاِسْتِصْعَابُ	مشکل ہونا	اَلْاِسْتِنْبَاحُ	بھونکانا	اَلْاِسْتِرْشَادُ	راہ راست پانا
اَلْاِسْتِضْرَابُ	سفید اور گاڑھا ہونا	اَلْاِسْتِخْرَاطُ	پھوٹ پھوٹ کر رونا	اَلْاِسْتِطْرَادُ	فریب دینے کے لئے شکست کو ظاہر کرنا
اَلْاِسْتِطْرَابُ	بہت خوش ہونا	اَلْاِسْتِفْرَاخُ	کبوتر کو بچے نکالنے کے لئے لینا	اَلْاِسْتِحْجَارُ	پتھر کی مانند ہونا
اَلْاِسْتِعْتَابُ	رضامند کرنا	اَلْاِسْتِهْرَاجُ	رائے کا قوی ہونا	اَلْاِسْتِحْرَازُ	محفوظ جگہ میں آجانا
اَلْاِسْتِعْذَابُ	میٹھا وخوشگوار پانا	اَلْاِسْتِجْرَاحُ	فاسد ہونا	اَلْاِسْتِحْسَانُ	اچھا جاننا
اَلْاِسْتِغْرَابُ	نادر پانا	اَلْاِسْتِبْعَادُ	دور ہونا	اَلْاِسْتِخْبَارُ	خبر دریافت کرنا

اَلْاِسْتِنْصَاتُ	خاموش کھڑا ہونا	اَلْاِسْتِغْضَاءُ	پھل چننا	اَلْاِسْتِضْعَافُ	ضعیف سمجھنا
اَلْاِسْتِخْرَاجُ	استنباط کرنا	اَلْاِسْتِفْرَادُ	تنہا کام کرنا	اَلْاِسْتِعْقَابُ	عیوب ونقائص کو طلب کرنا
اَلْاِسْتِدْرَاجُ	قریب کرنا	اَلْاِسْتِفْسَادُ	تباہی چاہنا	اَلْاِسْتِغْلَابُ	غالب ہونا
اَلْاِسْتِغْلَاجُ	کھال کا موٹا ہونا	اَلْاِسْتِمْجَادُ	بزرگی طلب کرنا	اَلْاِسْتِصْبَاحُ	چراغ جلانا

مصادر باب نہم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِخْسِبَابُ	سیاہ سفید سرخ ہونا	اَلْاِشْهِبَابُ	سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا ہونا	اَلْاِزْفِتَاتُ	چورہ ہونا
اَلْاِكْمِتَاتُ	گھوڑے کا کیت ہونا	اَلْاِخْضِرَارُ	سبز ہونا	اَلْاِزْمِقَاقُ	کمزور ہونا
اَلْاِخْرِجَاجُ	سیاہ سفید رنگ والا ہونا	اَلْاِصْفِرَارُ	پیلا ہونا	اَلْاِزْمِكَاكُ	سخت سرخ ہونا
اَلْاِمْلِحَاحُ	مینڈھے کا سیا وسفید ہونا	اَلْاِغْبِرَارُ	گردآلود ہونا	اَلْاِخْضِلَالُ	تر ہونا
اَلْاِرْبِدَادُ	خاکستری رنگ والا ہونا	اَلْاِخْلِسَاسُ	سیاہی مائل سرخی ہونا	اَلْاِمْذِلَالُ	سست ہونا
اَلْاِرْمِدَادُ	// //	اَلْاِرْبِسَاسُ	ملک میں جانا	اَلْاِدْلِمَامُ	گدھے کا سیا ہونا
اَلْاِبْلِقَاقُ	سیاہ وسفید داغوں والا ہونا	اَلْاِرْبِشَاشُ	گھوڑے کا رنگین ہونا	اَلْاِدْهِمَامُ	گھوڑے کا سیاہ ہونا
اَلْاِعْوِجَاجُ	ٹیڑھا ہونا	اَلْاِبْيِضَاضُ	سفید ہونا	اَلْاِسْوِدَادُ	سیاہ ہونا

اَلْاِزْرِقَاقُ	بلی جیسے آنکھوں والا ہونا	اَلْاِرْفِضَاضُ	آنسو بہنا	اَلْاِرْثِمَامُ	ناک کے کنارے پر سفید داغ والا ہونا
اَلْاِحْمِرَارُ	سرخ ہونا	اَلْاِرْقِطَاطُ	سیاہ یا سفید داغوں والا ہونا	اَلْاِزْلِمَامُ	جلدی کوچ کرنا
		اَلْاِلْمِظَاظُ	نیچے کے ہونٹ پر سفیدی		

مصادر باب دہم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِشْهِيْبَابُ	سیاہی میں ملی ہوئی سفید رنگ والا	اَلْاِحْمِيْرَارُ	بتدریج بہت سرخ ہونا	اَلْاِزْمِيْقَاقُ	کمزور ہونا
اَلْاِسْخِيْتَاتُ	زخم کے ورم کا ہلکا ہونا	اَلْاِصْحِيْرَارُ	سرخی مائل مٹیالے رنگ والا ہونا	اَلْاِزْيِقَاقُ	بلی جیسے آنکھوں والا ہونا
اَلْاِكْمِيْتَاتُ	گھوڑے کا کمیت ہونا	اَلْاِصْفِيْرَارُ	زرد رنگ ہونا	اَلْاِخْضِيْلَالُ	تر ہونا
اَلْاِبْلِيْجَاجُ	ظاہر ہونا	اَلْاِغْفِيْرَارُ	روئیں دراز ہونا	اَلْاِدْهِيْمَامُ	گھوڑے کا سیاہ ہونا
اَلْاِخْرِيْجَاجُ	سیاہ وسفید رنگ والا ہونا	اَلْاِزْمِيْرَارُ	متحرک ہونا	اَلْاِزْيِمَامُ	غضبناک ہونا
اَلْاِرْعِيْدَادُ	ملا جلا ہونا	اَلْاِمْلِيْسَاسُ	چکنا ہونا	اَلْاِشْعِيْنَانُ	چلٹ جانا اور غبار آلود ہونا
اَلْاِبْهِيْرَارُ	رات کا دراز ہونا	اَلْاِقْطِيْرَارُ	خشک ہونے لگنا	اَلْاِلْهِيْجَاجُ	گدلا ہونا
اَلْاِخْضِيْرَارُ	سبز ہونا	اَلْاِرْقِيْطَاطُ	سیاہ یا سفید داغ والا ہونا	اَلْاِشْمِيْرَارُ	گندم گوں ہونا

مصادر باب یازدہم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِجْلِوَّاذُ	تیز جانا	اَلْاِخْرِوَّاطُ		اَلْاِعْلِوَّاطُ	

مصادر باب دوازدہم از ثلاثی مزید فیہ

اَلْاِحْدِيْدَابُ	کبڑا ہونا	اَلْاِحْمِيْمَاضُ	کھٹا ہونا	اَلْاِخْضِيْضَالُ	تر ہونا
اَلْاِخْشِيْشَابُ	سخت ہونا	اَلْاِحْرِيْرَافُ	ایک جانب جھکنا	اَلْاِخْشِيْشَاشُ	غضبناک ہونا
اَلْاِغْدِيْدَابُ	خوشگوار ہونا	اَلْاِحْقِيْقَافُ	ٹیڑھا ہونا	اَلْاِقْدِيْدَانُ	پورا لمبا ہونا
اَلْاِعْشِيْشَابُ	زمین کا سرسبز ہونا	اَلْاِخْرِيْرَاقُ	پھٹنا	اَلْاِخْضِيْضَابُ	سرسبز ہونا
اَلْاِعْصِيْصَابُ	سخت ہونا	اَلْاِخْلِيْلَاقُ	بوسیدہ ہونا	اَلْاِعْرِيْرَافُ	آمادہ ہونا
اَلْاِغْلِيْلَابُ	گھنا ہونا	اَلْاِغْرِيْرَاقُ	ڈبڈبا آنا	اَلْاِخْضِيْضَارُ	سبز ہونا
اَلْاِحْلِيْلَاكُ	سخت سیاہ ہونا				

مصادر باب اول رباعی مجرد

اَلزَّفْعَلَةُ	تیز دوڑنا	اَلسَّرْطَعَةُ	گھبراہٹ کی وجہ سے تیز دوڑنا	اَلْحَظْرَبَةُ	مضبوط بٹنا
اَلْحَسْبَلَةُ	حَسْبِيَ اللہ کہنا	اَلسَّغْبَلَةُ	بچے کی اچھی طرح پرورش کرنا	اَلْحَذْرَفَةُ	جلدی چلنا
اَلْقَحْزَمَةُ	لوٹانا	اَلْقَرْصَعَةُ	سکڑنا	اَلْحَرْجَلَةُ	لمبا ہونا
اَلْقَحْزَلَةُ	ڈالنا	اَلْمَرْهَمَةُ	زخم پر مرہم کرنا	اَلْفَرْشَطَةُ	آہستہ سے گرنا
اَلْقَحْزَنَةُ	بچھاڑنا	اَلْبَعْثَرَةُ	بکھیرنا	اَلصَّهْرَجَةُ	لیپنا

اَلْحُدْقَلَةُ	دیکھنے میں آنکھ پھرانا	اَلدَّهْلَبَةُ	بڑے بڑے لقمے کھانا	اَلْجُمْقَلَةُ	کماں پر تانت چڑھانا
اَلشَّمْخَرَةُ	تکبر کرنا	اَلدَّهْمَسَةُ	سرگوشی کرنا	اَلدَّلْمَزَةُ	بڑا لقمہ لینا
اَلضَّرْغَمَةُ	شیر جیسا کام کرنا	اَلزَّرْدَبَةُ	گلا گھونٹنا	اَلزَّغْبَعَةُ	پریشان ہونا
اَلْفَرْتَطَمَةُ	آہستہ سے گرنا	اَلْعَسْكَرَةُ	لشکر تیار کرنا	الزَّخْرَفَةُ	آراستہ کرنا

مصادر باب اول از رباعی مزید فیه

اَلتَّدَعْلَبُ		اَلتَّعَرُّفُ	بزرگی ظاہر کرنا	اَلتَّحَذْلُمُ	جلدی کرنا
اَلتَّعَرْقُبُ	حیلہ کرنا	اَلتَّحَذْبُقُ	خود کو ماہر ظاہر کرنا	اَلتَّدَهْقُنُ	چوہدری بننا
اَلتَّدَحْرُجُ	لڑھکنا	اَلتَّزَنْدُقُ	بے دین ہونا	اَلتَّقَرْفُصُ	کپڑوں میں لپیٹنا
اَلتَّبَخْتُرُ	مکتبرانہ چال چلنا	اَلتَّدَمْلُكُ	چکنا ہونا	اَلتَّعَشْكُلُ	کھجور کے بہت شاخ ہونا
اَلتَّبَعْثُرُ	الٹا پلٹا جانا	اَلتَّصَعْلُكُ	فقیر ہونا	اَلتَّفَرْقُعُ	انگلیوں کا چٹخنا
اَلتَّزَعْفُرُ	زعفران سے رنگا ہوا ہونا	اَلتَّبَرْنُسُ	برنس پہننا	اَلتَّقَرْمُسُ	گڑھے میں چھپنا
اَلتَّعَصْفُرُ	زرد رنگ سے رنگا ہوا ہونا	اَلتَّدَرْبُسُ	آگے بڑھنا	اَلتَّقَرْمُصُ	// //
اَلتَّغَشْمُرُ	مقہور کرنا	اَلتَّسَرْبُلُ	کرتہ پہننا	اَلتَّقَرْفُنُ	نافرمانی کرنا
اَلتَّجَرْمُزُ	لوٹنا	اَلتَّجَرْثُمُ	اوپر سے نیچے گرنا	اَلتَّقَلْفُعُ	چھل جانا

مصادر باب دوم از رباعی مزید فیہ

اَلْاِذْرِنْمَاجُ	الدخول فی الشئ	اَلْاِخْرِنْمَاسُ	خاموش ہونا	اَلْاِبْرِنْشَاقُ	خوش ہونا
اَلْاِبْلِنْدَاحُ		اَلْاِعْرِنْقَاسُ		اَلْاِخْزِنْبَاقُ	الاطراق مع السکوت
اَلْاِسْلِنْطَاحُ	وسیع ہونا	اَلْاِعْلِنْكَاسُ	سیاہ ہونا	اَلْاِدْرِنْفَاقُ	تیز چلنا
اَلْاِحْبِنْجَارُ		اَلْاِبْرِنْدَاءُ	لامر الاستعداد	اَلْاِخْرِنْجَامُ	جمع ہونا
اَلْاِسْحِنْفَارُ		اَلْاِفْرِنْقَاطُ	سمٹنا	اَلْاِخْزِنْشَامُ	تکبر کرنا
اَلْاِصْعِنْفَارُ		اَلْاِهْبِنْقَاءُ	پاؤں کے انگلیوں پر بیٹھنا	اَلْاِخْزِنْطَامُ	سر اور ناک بلند کرنا
اَلْاِخْرِنْمَارُ		اَلْاِهْرِنْمَاءُ	جلدی کرنا	اَلْاِعْرِنْزَامُ	
		اَلْاِقْعِنْفَارُ	الاستیفاز		

مصادر باب سوم از رباعی مزید فیہ

اَلْاِجْلِعْبَابُ	بستر پر دراز ہونا	اَلْاِزْمِهْرَارُ	سخت سردی والا ہونا	اَلْاِشْمِعْلَالُ	الاسداع مع المتفرق
اَلْاِزْلِعْبَابُ	گہرا گھرنا	اَلْاِسْبِكْرَارُ	دراز ہو کر لیٹنا	اَلْاِصْمِحْلَالُ	نیست و نابود ہونا
اَلْاِدْلِعْبَابُ		اَلْاِسْمِدْرَاكُ	نگاہ کمزور ہونا	اَلْاِجْلِخْمَامُ	الاجتماع
اَلْاِسْلِحْبَابُ	راستہ کا سیدھا واضح دراز ہونا	اَلْاِسْمِقْرَارُ	بہت گرم ہونا	اَلْاِدْرِهْمَامُ	بڑی عمر والا ہونا
اَلْاِجْرِهْدَادُ	تیز چلنا	اَلْاِشْمِخْرَارُ	طویل ہونا	اَلْاِدْلِهْمَامُ	سخت تاریک ہونا
اَلْاِسْمِغْدَادُ	غصے سے بھر جانا	اَلْاِكْفِهْرَارُ	سخت تاریک ہونا	اَلْاِسْلِهْمَامُ	رنگ بدل جانا

اَلْاِصْمِقْرَارُ	بہت کھٹا ہونا	اَلْاِصْرِغْطَاطُ		اَلْاِطْرِهْمَامُ	سیدھا قد کا ہونا
اَلْاِبْشِعْرَارُ	گھوڑوں کا دوڑ میں سبقت لے جانا	اَلْاِطْلِخْمَامُ	غرور کرنا	اَلْاِسْبِغْلَالُ	کپڑے کا پانی سے تر ہونا
اَلْاِذْلِعْبَابُ		اَلْاِمْذِقْرَارُ		اَلْاِرْدِخْمَامُ	
اَلْاِبْذِعْرَارُ	متفرق ہونا	اَلْاِنْمِهْلَالُ	لمبا ہونا	اَلْاِصْلِخْدَادُ	سیدھا کھڑا ہونا

تصدیقات اساتذہ کرام

رئیس المحدثین یادگار سلف شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد شریف اللہ نَوَّرَ اللّٰہ مرقَدَہٗ
بانی جامعہ اسلامیہ شمس العلوم رحیم یار خان

عزیز القدر نور چشم مولوی عبید اللہ سلمہ، السلام علیکم ورکاتہ، بعد آنکہ کنز النوادر فی القوانین والمصادر کو دیکھ کر مسرت ہوئی، ان شاءاللہ توقع سے زیادہ مفید ہوگی۔ دعاء ہے کہ اللہ اس کو آخرت کا ذخیرہ کنزی بنائے اور دنیا میں بھی اسی کنز کا فیض عام فرمادے۔

والسلام محمد شریف اللہ عفی عنہ

حامیٔ سنت شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا نصر اللہ خان نَوَّرَ اللّٰہ مرقَدَہٗ، بانی مدرسہ عربیہ بحر العلوم توحید آباد تحصیل صادق آباد، رحیم یار خان

احقر نے کنز النوادر فی القوانین والمصادر کا مسودہ پورے استیعاب سے سنا اور عزیزم مولانا صاحب کو اجازت بھی دی کہ چھپائی کرائیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی سعی کو قبول فرما کر اجر عطا فرمادیں۔ میں اپنے شاگردوں اور احباب کو کہوں گا کہ دعا بھی کریں اور کتاب خرید کر فیضیاب ہوں۔

دعا گوئے ودعا جوئے۔نصر اللہ

امام المعقول والفنون حضرت مولانا استاد شبیر احمد صاحب مدظلہ، صدر مدرس دار العلوم اسعدیہ کوٹ سبزل تحصیل صادق آباد، رحیم یار خان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔امابعد محترم مولانا عبید اللہ صاحب مدظلہ شیخ فن حضرت استاذیم مولانا نصر اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے خصوصی شاگرد ہیں اور خود کئی سالوں سے بقاعدہ گی کے ساتھ ارشاد الصرف کا

دورہ پڑھا رہا ہے۔زیر نظر کتاب کنز النوادر فی القوانین والمصادر انکی تالیف ہے۔میں نے کتاب ھذا کے اکثر مقامات بغور دیکھے اور کتاب کو مفید پایا۔زبان نہایت سادہ اور سلیس استعمال کی گئی ہے۔احترازی واتفاقی مثالوں کی خوب وضاحت کر کے قوانین کے اجراء کی مشق کرائی گئی ہے۔امید ہے کہ علماء وطلباء مولانا کی کاوش کو بنظر تحسین دیکھیں گے اور کتاب ہذا سے افادہ واستفادہ کرنے کی بھرپور کوشش فرمادیں گے۔

وماذالك علی اللہ بعزیز۔

شبیر احمد۔مدرس دارالعلوم اسعدیہ کوٹ سبزل

بحر ذخار شیخ الحدیث حضرت مولانا نیک محمد نَوَّرَ اللہ مرقدہٗ، سابق شیخ الحدیث جامع دارالقرآن کرخ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔امابعد۔مولانا محمد عبیداللہ کی تالیف کنز النوادر کو مختلف مقامات سے دیکھا اور اس سے استفادہ کیا۔ماشاءاللہ ارشاد الصرف پر بہتر تلخیص وتشریح واضافات مفیدہ پر مشتمل پایا۔اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو قبول فرمادے۔اور طلبہ علوم دینیہ کو اس سے استفادہ کی توفیق سے نوازے۔آمین۔

احقر نیک محمد
مدرس دارالقرآن کرخ۔

شیخ التفسیر، استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ سید محمد حسین شاہ صاحب نیلوی نَوَّرَ اللہ مرقدہٗ سابق مدرس مدرسہ امینیہ دھلی (ہند) حال جامعہ ضیاء العلوم سرگودہا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ الحمد للہ رب العٰلمین والعٰقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد۔کتاب مسمی بہ کنز النوادر تالیف کردہ حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب زادہ اللہ علما وفہما وعملا وافادۃ للطلبۃ واھل العلم۔

کا کچھ حصہ میں نے دیکھا۔ ساری کتاب مصروفیات کی وجہ سے نہ دیکھ سکا۔ بہرحال نمونہ ازخروارے اتنے حصے سے معلوم ہو رہا ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ ومنہ وکرمہ یہ کتاب طلبہ علوم عربیہ کیلئے نہایت مفید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلبہ کیلئے مفید بنائے اور مؤلف کتاب کو اپنی بارگاہ میں منظور ومقبول فرمائے اور ان کی محنت کو بارآور فرمائے اور اس کا اجر عظیم عطا فرمائے (آمین)

وانا الاحقر الافقر المدعو محمد حسین صانہ اللہ عن الشین ، المدرس بالجامعہ ضیاء العلوم الواقعۃ ببلاک ۱۸ بلدۃ سرگودھا پاکستان۔

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا قاضی عبدالرحمان نَوَّرَ اللّٰہ مرقدَہٗ ،

سابق امیر جمعیت علماء اسلام قلات، بلوچستان

حضرت مولانا عبید اللہ زید علمہ کی کتاب کنز النوادر فی القوانین والمصادر جو کہ محترم مولانا کی نہایت محنت وعرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ آج بروز جمعرات بذریعہ مولانا نور احمد صاحب مدرسہ جامعہ مالکیہ میں موصول ہوئی۔ اگرچہ کتاب کو مطالعہ کرنے کا موقع نہیں ملا، مگر سرسری نظر سے معلوم ہوا کہ مولانا نے بڑی محنت سے کتاب لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ مولانا صاحب کو اجر جزیل عطا فرمادیں اور امید ہے کہ علم الصرف کے شائقین اس سے ضرور استفادہ فرماویں گے کیونکہ مولانا نے بہت سہل اور سلیس عبارت میں ہر قانون کی توضیح فرمائی ہے اور امثلہ سے کتاب ہذا کو منور کردیا ہے۔ جزاہ اللہ خیرا۔

اگرچہ بندہ اس قابل نہیں کہ کسی کتاب کی تقریظ کرے تاہم مولانا کی وجہ سے تقریظ کرنا پڑا۔

فقط: عبدالرحمن عفی عنہ القریش

(جامعہ مالکیہ منگچر)

تعارف دار العلوم خضدار

دارالعلوم دیو بند دنیا کی تمام تعلیمی اداروں میں ایک منفرد اسلامی درسگاہ اور عظیم تحریک ہے جنوبی ایشیاء میں امت مسلمہ کیلئے دارالعلوم دیو بند آج بھی اس شجر سایہ دار کی مانند ہے جس کی جڑیں اگر زمین کی گہرائیوں میں پھیلی ہوئی ہیں تو شاخوں کی بلندی آسمان کو چھو رہی ہیں اوراس کے پھلوں کی مہک مدارس اسلامیہ کی شکل میں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔اور دنیا اس کی مہک سے فیض یاب ہو رہی ہے۔

دارالعلوم خضدار بھی انہی مدارس اسلامیہ کی ایک کڑی ہے جو مسلک اہل سنت والجماعت کی اشاعت وترویج کیلئے مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ۔مطابق ۱۰/۱۱پریل ۲۰۰۱ء بروز منگل ولی کامل حضرت مولانا عبداللہ صاحب نور اللہ مرقدہ وڈھ کے ہاتھوں جس کا سنگ بنیاد رکھوایا گیا۔

الحمدللہ دارالعلوم خضدار میں درجہ کتب سابعہ تک تعلیم کا سلسلہ جاری ہے، ایام تعطیلات میں دورة الصرف والنحو کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے جس میں اندرون ملک پانچوں صوبوں کے طلبہ کے علاوہ بیرون ملک کے بھی طلبہ شریک ہوتے ہیں ان کی رہائش وطعام دارالعلوم کے ہی ذمہ ہیں مدرسہ انتہائی محدود وسائل کے باوجود اللہ تعالی کے فضل سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔

والحمدللہ تعالی علی ذالك

فہرست مضامین